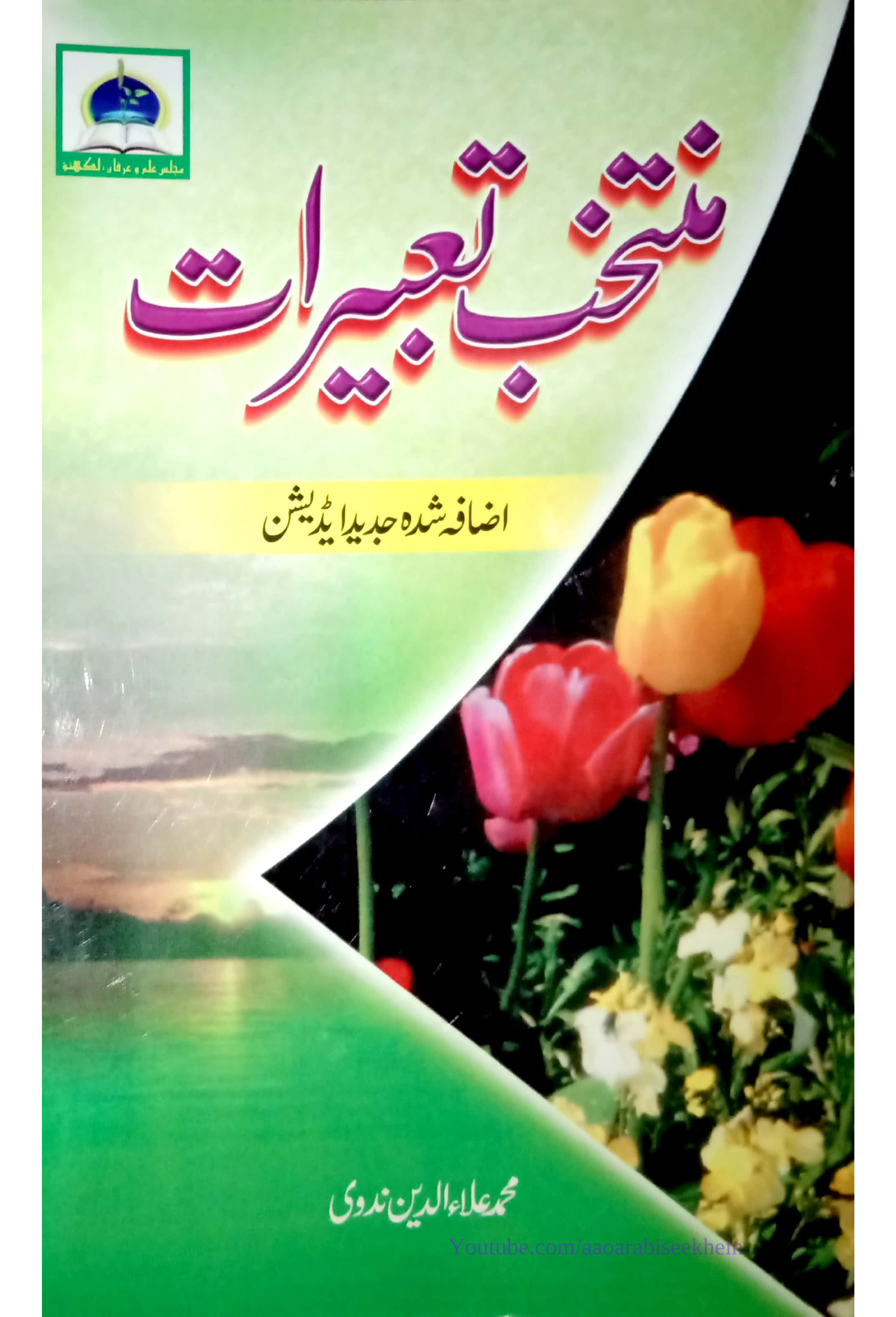
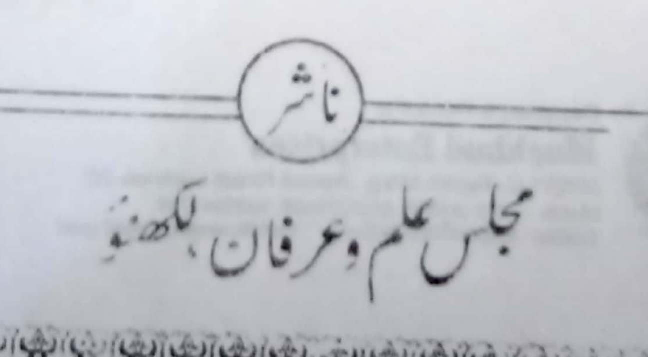

مجلس علم و عرفان، لکھنؤ
منتخب تعبیرات
اضافہ شدہ جدید ایڈیشن
محمد علاء الدین ندوی

منتخب تعبیرات

محمد علاء الدین ندوی



ناشر

مجلس علم وعرفان، لکھنؤ

نام کتاب	:	منتخب تعبیرات
مؤلف	:	محمد علاء الدین ندوی
ساتواں اڈیشن	:	دسمبر ۲۰۱۴ء
تعداد	:	ایک ہزار

ملنے کے پتے

- مکتبۂ ندویہ، پوسٹ باکس ۹۳، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- مکتبۃ الشباب العلمیۃ، ندوہ روڈ لکھنؤ
- احسان بکڈپو، شباب مارکیٹ، ندوہ روڈ، لکھنو
- مکتبۂ دارین، ندوہ روڈ، لکھنو
- سمیع بکڈپو، شباب مارکیٹ، لکھنؤ



Designed & Printed at :
Mashhud Enterprises
504/21-C, Tagore Marg, (Nadwa Road) Lucknow-20
Mobile : 9839133588, 8127276666, 9451947786
Telefax : 0522-4009800 E-mail : mailofficeindia@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتواں اڈیشن

میں اللہ کے حضور سربسجود اور سراپا شکر و سپاس ہوں کہ "منتخب تعبیرات" کا ساتواں اڈیشن ہمارے عربی مدارس کے طلباء کے ہاتھوں میں پہنچنے جا رہا ہے، مؤلف کو حیرت زا خوشی ہونی ہی چاہئے کہ توقع سے کہیں زیادہ یہ کتاب مفید ثابت ہو رہی ہے اور عربی زبان و ادب کے شائقین طلبہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پانچویں اڈیشن میں بھی **حکایات، نوادر و لطائف** اور **فکاہات** کے عناوین سے چند صفحات کا اضافہ کیا گیا تھا، ماشاء اللہ با ذوق طلباء نے اس اضافے کو پسند کیا اور حکایات و لطائف کے سہل و سادہ تعبیرات سے فائدہ اٹھایا۔ اب جبکہ اس کا ساتواں ایڈیشن شائع ہو رہا ہے کتاب کے سائز کو تبدیل کیا جا رہا ہے تاکہ عبارتوں کا اجلاپن نمایاں ہو جائے اللہ ہمیں دین و علم کی خدمت میں لگائے رکھے، اپنی خوشنودیاں عطا فرمائے اور اس عمل کو قبول فرما کر اسے مولف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، **و باللہ التوفیق**۔

خاکسار

محمد علاء الدین ندوی

دار العلوم ندوۃ العلماء

۱۵/۲/۱۴۳۶ھ

۸/۱۲/۲۰۱۴ء

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

(ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ دامت برکاتھم)

کسی بھی زبان میں بولنا اور لکھنا محض ذہانت سے اور اصول وضوابط کو جان لینے سے نہیں ہوتا، اسکے لئے اہل زبان سے سن کر یا اہل زبان کی بولی یا لکھی ہوئی چیزوں کو پڑھ کر ہی اس جیسا بولنا اور لکھنا ممکن ہوتا ہے، اس لئے تجربہ کار لوگ یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اہل زبان کو بولتے ہوئے سنو اور ان کی لکھی ہوئی چیزیں پڑھو، طالب علم کا یہ عمل جتنا زیادہ ہوگا اس زبان کے استعمال کی صلاحیت اس میں اتنی ہی حاصل ہوگی۔

عزیز مکرم مولوی محمد علاء الدین نے بہت اچھا کیا کہ عربی زبان کے بہت سے محاورے، جملے اور عبارتیں انتخاب کر کے جمع کی ہیں، عربی سیکھنے کی خواہش رکھنے والے اس سے فائدہ اٹھائیں، اور اپنے اس مطالعے کے ذریعہ عربی تحریر وگفتگو کی صلاحیت حاصل کرنے میں مدد لیں، اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے

جو مفید عبارتیں اور جملے سینکڑوں صفحات پڑھنے کے بعد ملتے وہ کم مقدار کے صفحات پڑھنے سے مل جائیں گے، ان جملوں اور عبارتوں کو طلبہ توجہ سے پڑھیں اور یاد رکھیں، یاد رکھنے کے لئے ان کو بار بار پڑھنا ہوگا، پھر اپنی عبارتوں میں استعمال کر کے مشق کرنا ہوگی۔

مولوی محمد علاء الدین نے اس کے ساتھ ترجمہ کرنے، مضمون لکھنے کے وہ گر بھی بتائے ہیں جو تجربہ سے اہل علم نے بتائے ہیں، ان اصول پر عمل کر کے اچھا ترجمہ اور اچھا مضمون لکھنے کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔

میں مولوی محمد علاء الدین صاحب ندوی کو اس پیش کش پر سراہتا ہوں اور اس کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی قدر کا اظہار کرتا ہوں، اللہ تعالی اس کو زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

محمد رابع ندوی
مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۶/۵/۱۴۱۸ھ
۳۰/۹/۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی

مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الحمدلله و کفی وسلام علی عباده الذین اصطفی!

ہندوستان میں عربی زبان وادب کی تعلیم کے میدان میں جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں ہیں، جو لوگ یہاں کی علمی تاریخ سے واقف ہیں وہ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی بدولت یہاں کے علمی حلقے او عربی کی عظمت اور وسعت پذیری پر یقین رکھنے والے اہلِ علم تاریخ کے دور اول سے اس زبان کو سیکھنے اور اس میں مہارت پیدا کرنے کے لیے دل وجان سے کوشاں رہے ہیں، اسی شوق وشغف کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان میں عربی نثر ونظم کے ماہرین، ادباء وشعراء پیدا ہوئے اور ان کی عربی دانی کا سکہ اہل زبان پر بھی چلا اور انہوں نے ان سے خراج تحسین اور اعتراف حقیقت کا تمغا حاصل کیا۔

بہت ہی اختصار کے ساتھ اس کا جائزہ لیا جائے تو بارہویں صدی ہجری میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے باکمال فرزندان کرام اور چوہودیں صدی ہجری میں علامہ سید عبدالحی حسنی کے قلم گہر بار سے عربی نثر کا عظیم اور اعلی ترین نمونہ ان کی تصنیفات کے ذریعہ اسلامی کتب خانہ کی زینت بنا اور اسی طرح بارھویں صدی ہجری میں علامہ مرتضی بلگرامی

صاحب تاج العروس نے عربی لغات پر نہایت عظیم کتاب تصنیف کی جو اہل عرب میں بھی بہت مقبول ہوئی اس موقع پر شیخ غلام علی آزاد بلگرامی کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے عربی شاعری میں کمال حاصل کیا۔

ان کے علاوہ گذشتہ صدیوں میں بھی عربی زبان اور ادب کے میدان میں بہت سے نابغۂ روزگار اور اہل قلم پیدا ہوئے اور ہندوستان کی علمی تاریخ میں انہوں نے ایک اہم اضافہ کیا ان سب کا ذکر اور ان کے علمی کارناموں کا استیعاب اس مختصر سے مقدمے میں ناممکن ہے۔

لیکن عربی زبان وادب کے میدان میں ندوۃ العلماء کا کردار اس ملک کی تاریخ میں اس قدر نمایاں اور روشن ہے کہ اس کا انکار کرنا ایک بہت بڑی حقیقت پر پردہ ڈالنے کے مرادف ہوگا، ندوۃ العلماء کے بنیادی مقاصد میں عربی زبان کو ایک عظیم زندہ زبان کی حیثیت سے پیش کرنا اور زندگی سے اس کو ہم آہنگ کرنا شامل تھا، الحمدللہ اس نے اس مقصد میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور ایک صدی کے عرصہ میں اس نے عربی زبان وادب کو زندگی اور نشاط سے بھرپور زبان وادب کی حیثیت سے عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا اور عرب دنیا اور اس کے ماہرین علماء، ادباء، اور اہل قلم سے جو اپنے زمانے میں حجت سمجھے جاتے تھے خراج تحسین حاصل کیا، آج یہ عظیم ادارہ عالمی مرتبہ کے عظیم اور جید عالم، داعی، مفکر، اور ادیب کی سرپرستی میں ترقی وامتیاز کی جو منزلیں طے کر رہا ہے وہ عالم آشکارا ہے میری مراد اس صدی کے عظیم عالم ومفکر اور ادیب، صاحب اسلوب، انشاپرداز، اور داعی الی اللہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کی ذات سے ہے، اللہ تعالیٰ ان کے سایہ علم وتربیت کو دراز سے دراز تر فرمائے (آمین)

انہیں کا فیض ہے کہ ندوۃ العلماء کے فضلاء میں عربی زبان وادب کی امتیازی صفت نمایاں طریقہ سے پائی جاتی ہے۔ اور زمانے کے مزاج کو سامنے رکھ کر اپنی علمی وادبی کاوشیں جاری رکھتے ہیں، ندوۃ العلماء کے ممتاز فضلا۔ میں اس کتاب کے مولف مولانا محمد علاء الدین ندوی بھی ہیں جو اس سے قبل (بھی) عربی زبان وادب کے موضوع پر اپنی قابل

قدر کتاب ’’روعة البیان فی الحوار القصصی ‘‘ شائع کر کے اہل علم وادب کے طبقہ میں متعارف ہو چکے ہیں۔

پیش نظر کتاب کو انہوں نے عربی زبان وادب سیکھنے کا شوق رکھنے والے طلبہ کے لئے تیار کیا ہے اور منتخب عربی تعبیرات کو اردو مین منتقل کر کے ان کے اندر صحیح عربی زبان کا ذوق اور ملکہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، انہوں نے کتاب کو مندرجہ ذیل عناوین میں تقسیم کیا ہے۔

منتخب تعبیرات ،رائج الوقت جدید اسالیب ۔اخبارات اور رسائل کی شہ سرخیاں۔ ضرب الامثال (کہاوتیں)۔اسلامی ثقافت کے آداب ۔رسائل اور کتابوں کے منتخبات۔ اردو اشعار عربی کے قالب میں اور عربی زبان کے مختلف الانواع اسالیب بیان کر دیئے ہیں۔

خطوط نویسی کے ضمن میں مرسل الیہ کے شایان شان القاب ذکر کر کے نمونے بھی دے دیے ہیں، رموز واوقاف کا بیان بھی کتاب کی زینت ہے، عربی زبان کے طلبہ کے لئے متعدد اشعار کی نحوی ترکیب بھی کتاب کا حصہ ہے، آخر میں عربی مشق وتمرین اور انشا پردازی کے رہنما اصول بتلا دیے ہیں۔

دعاء ہے اللہ تعالی اس کتاب سے عربی زبان وادب کا شوق رکھنے والے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور مؤلف کو ان کی اس محنت کا بہترین ثمرہ عطا فرمائے۔

سعید الاعظمی

۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

۱۶/ اگست ۱۹۹۷ء

عرض مؤلف

حامداً ومصلیاً! عربی زبان یا دنیا کی کوئی بھی غیر مادری زبان کے سیکھنے سکھانے کا کام ترجمہ سے کرنا نہ صرف یہ کہ بہت زیادہ کامیاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک غیر فطری عمل بھی ہے، پھر بھی دو مقاصد کے تحت میں نے زیر نظر "منتخب تعبیرات" کو اردو کا جامہ پہنا کر طلبہ کے سامنے پیش کرنا چاہا ہے:

ایک تو یہ کہ ترجمہ سے جملوں کا مفہوم اور ان کی ساخت کو سمجھنے میں مدد ملے۔

دوم یہ کہ عربی سے اردو ترجمہ یا ترجمانی کا شوق رکھنے والے طلبہ رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اسی مقصد کی خاطر عربی زبان کی اچھی تعبیرات کو اردو کے مؤثر اسلوب میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

الحمدللہ ہمارے مدارس عربیہ دینیہ کے طلبہ نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اساتذہ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا، اب جب کہ تیسرا ایڈیشن منظر عام پر آرہا ہے کتاب پر نظر ثانی کی گئی ہے سابقہ مواد پہ خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے، نیز پوری کتاب کی از سر نو کمپوزنگ کی گئی ہے، اور یہ کام ہمارے ہونہار بچوں، ثریا اور عبداللہ سلمہما اللہ نے انجام دیا ہے۔ اب اس کتاب کی معنویت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، امید ہے، ہمارے عربی داں حلقے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

وماتوفیقی إلا باللہ

۲۶/۱/۱۴۲۴ھ

۲۸/۳/۲۰۰۳ء

محمد علاء الدین ندوی

ندوۃ العلماء لکھنو

التعبيرات المختارة

(منتخب تعبیرات)

إسمعْ شخصاً يَقرَعُ البابَ.	سنو! کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
إذهبْ وَافْتَحِ البابَ.	جاؤ! دروازہ کھولو۔
مِن فضلكَ مااسْمُكَ الكريمُ؟	آپ کا اسم گرامی؟
أهٰذا البيتُ للسيّدِ عبدِ اللّٰه؟	یہ گھر جناب عبداللہ کا ہے؟
نعم، وهو الآن مشغولٌ.	ہاں! لیکن ابھی وہ مشغول ہیں۔
طيّبٌ، لاأريدُا أن أُشوّشَ عليه.	ٹھیک ہے، میں انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا۔
لامطلقاً، تفضّلْ وَاجلِسْ.	قطعاً نہیں! آپ تشریف رکھیں۔
مررتُ عليكم مرّتين فى الأسبُوعِ الماضى.	پچھلے ہفتے میں دو مرتبہ حاضر ہوا تھا۔
كنتُ مسافراً الى الخارجِ.	میں باہر کے سفر پر تھا
ومِنَ المَفرُوضِ أن أرجِعَ بعد أسبوعينِ ولكنْ لم أتمكّن من هٰذا.	اور دو ہفتہ کے بعد واپس آجانا چاہئے تھا مگر ایسا نہ کرسکا۔
أُهنّئُكم على وُصُولكم بالسلامةِ.	بخیریت واپسی پر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
إسمحُوالِى أن أعودَ الى البيت.	اجازت دیں کہ گھر واپس جاؤں۔
أنا متأسّف إنّنى لم أتَمَتَّعْ بِمُسَامَرَتكم طويلاً.	مجھے افسوس ہے کہ آپ سے زیادہ گفتگو نہ کرسکا۔
لابأسَ سأُحاوِلُ أن أزورَكُمْ مرّةً ثانيةًفى أقربِ وقتٍ مُمْكِنٍ.	کوئی بات نہیں، میں کوشش کرونگا کہ پہلی فرصت میں آپ سے دوبارہ مل سکوں۔

الاتنتظر قليلاً حتى تَتَعَشّى معنا   کیا آپ تھوڑا انتظار نہیں کریں گے کہ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔

معذِرة. لايمكن لي أن أمكث اليوم طويلا   معذرت چاہوں گا، آج میرے لئے زیادہ ٹھہرنا ممکن نہیں۔

انّ زيارتكم في الحقيقة قصيرةٌ جدًّا   درحقیقت ملاقات بہت ہی مختصر رہی۔

ياحبّذا لو يمكن لي أنْ أجلس معك طويلا   زہے نصیب کاش میں دیر تک بیٹھ سکتا!

لي بعض الأشغال المهمة.   مجھے ایک ضروری کام ہے۔

اذا كان الأمرُ هكذا فلا أمنعكُمْ.   ایسی بات ہے تو میں آپ کو نہیں روکوں گا۔

أسعد الله صباحكم.   صبح بخیر۔

أسعد الله أوقاتكم.   خدا مبارک کرے۔

أنا سعيد بزيارتك.   مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

من فضلك أرني هذا الكتاب.   برائے مہربانی مجھے یہ کتاب دکھائیے۔

أأنت مستعدّ للذهاب.   کیا آپ جانے کے لئے تیار ہیں؟

لا، لستُ مستعدًّا.   نہیں میں تیار نہیں ہوں۔

أريدُ أنْ أبقى.   میں ٹھہرنا (رہنا) چاہتا ہوں۔

أنا مُرتاح هنا.   میں یہاں خوش ہوں۔

أرجو إعادةَ ماقلت   کیا فرمایا؟

الحمدُلله أنا مبسوط   خدا کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں۔

سَلّم على عائلتكَ   اپنے گھر والوں کو سلام کہئے۔

قدّم شُكري إلى الأستاذ   استاذ کی خدمت میں میرا شکریہ پیش کردیں۔

تأمرون آخر — کوئی اور حکم؟

يجبُ عليَّ ألاّ أكلّفكم كثيرا. — میں آپ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالوں گا۔

أستودعكم الله. — خدا حافظ۔

ما دُمتمْ بخيرٍ. — ہمیشہ سکھی رہیں۔

كيف تشعُرُون بصحّتكم. — اپنی طبیعت کیسی محسوس کرتے ہیں۔

بغاية البهجةِ والسُّرُور. — بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

أظنُّ كذلك. — میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔

دَعْنِي وحدي/أُتركني وشأني. — مجھے تنہا چھوڑ دو۔

لم أكُنْ مبسُوطاً منذُ أيّامٍ. — میں چند دنوں سے ٹھیک نہیں ہوں۔

صِحّتي ليستْ جيّدةً. — میری طبیعت اچھی نہیں ہے۔

شكراً لك على إحسانك. — آپ کے احسان کا شکریہ۔

إجْتَهِدْ بأنْ تأتِيَ علينا مرّةً ثانيةً. — کوشش کریں کہ دوبارہ آئیں۔

سأحاوِلُ بأسرَعِ ما يُمكنُ. — جتنا جلد ممکن ہوگا کوشش کروں گا۔

أتسمحُ لي أن أطْلُبَ منك؟ — اجازت دیں تو ایک درخواست کروں؟

إسألْ ما بدا لك. — جو جی میں آئے پوچھو۔

أنا آسفٌ لإزعاجك. — آپ کو پریشان کرنے کا مجھے افسوس ہے۔

الضرورةُ تُحوِجُني إلى ذلك. — ضرورت سے مجبور ہوں۔

هذا أمرٌ معروفٌ طبعاً. — ظاہر بات ہے۔

هذا أحسنُ للغاية. — یہ بہت ہی عمدہ ہے۔

كيف حالُ الطقس/الجوّ — موسم کیسا ہے۔

الجوُّ صافٍ — مطلع صاف ہے۔

الطقسُ جميلٌ — موسم اچھا ہے۔

أُحِسُّ البُرُودةَ.	ٹھنڈک کا احساس ہو رہا ہے۔
الجوُّ مُتَغيِّمٌ.	مطلع ابر آلود ہے۔
صارَ الضُبابُ.	کہر ہے۔
إنّما هي زُفَّة مَطرٍ.	یہ محض بارش کی ایک پھوار ہے۔
هو في رَيعانِ الشبابِ/	
هو في شَرْخِ الشبيبةِ.	وہ نوجوان ہے۔
لم يَعتَرِهِ داءٌ مُطلَقاً.	اسے کبھی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔
هذا مُدهِشٌ.	یہ حیرتناک بات ہے۔
إنّي في غايةِ الإنذِهال	
إنّي متحيّرٌ جداً.	میں سخت اچنبھے میں ہوں۔
هذا لا يُوصَفُ.	اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔
هذا فوقَ ما يُوصَفُ.	یہ بیان سے باہر ہے۔
يا لهُ مِن حَظٍّ/	
يا لها من سعادةٍ.	ہائے کیسی قسمت۔
هذا عيبٌ/هذا شَيْنٌ.	یہ عیب کی بات ہے۔
هذا عارٌ عليكَ.	یہ تمہارے لئے شرم کی بات ہے۔
أنا مخطئٌ/غلطانُ.	مجھ سے غلطی ہوئی۔
أنا غاضبٌ عليكَ/زَعْلانُ.	میں ناراض ہوں۔
لا عُدتَ تَفعلُ ذلكَ/	
لا تُكَرِّر ثانياً.	دوبارہ ایسی حرکت نہ کرو۔
لا تُرِيدُ أن تَقفَ عندَ حَدِّكَ.	باز نہ آؤ گے۔
أُخْرُجْ من أمامِي.	میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔

كم مضى مِن الوقت و أنتَ هنا؟	تم کب سے یہاں ہو؟
وصلتُ آنفاً/حالاً.	میں ابھی آیا۔
متیٰ صادفتَ زَمِیلی.	میرے ساتھی سے کب ملے۔
مضى له شهرٌ علی الأقلّ.	کم سے کم ایک مہینہ ہو گیا۔
مادأبُه سِوی اللَّعِبِ.	کھیل کے علاوہ اسے کوئی کام نہیں۔
ليس له شُغلٌ سِوی اللَّعِبِ.	کھیل کے علاوہ اسے کوئی کام نہیں۔
هو مشغولٌ بكتابةِ التمرينات.	وہ اکسرسائز لکھ رہا ہے۔
مِن فَضلِكَ لاتَهُزُّ الطاوِلةَ.	برائے مہربانی میز نہ ہلائیں۔
أُخرجْ من الغرفةِ قليلاً.	ذرا تم کمرے سے باہر جاؤ۔
لماذاتَدْفَعُنِي.	کیوں مجھے دھکا دے رہے ہو۔
سأرفَعُ الشَّكْوَى إلى المُعلِّمِ.	استاذ سے میں شکایت کروں گا۔
لاأبالِي مُطلقاًبِشكواكَ.	تمہاری شکایت کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔
إفْعَلْ مابدالكَ.	جو جی میں آئے کرو۔
هويَشتكِي عَلَيَّ زُوراً.	وہ میرے خلاف جھوٹی شکایت کر رہا ہے۔
من أی شیءٍ صدرتْ هٰذه المشاجرةُ/بأیِّ سببٍ وقع هٰذا النِزاعُ.	یہ جھگڑا کیوں ہوا۔
سأُخبِرُكَ بكلِّ شيءٍ ياسيِّدي.	جناب میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں۔
كِلاكُمامُخطئان.	تم دونوں کی غلطی ہے۔
يجبُ أن تَتصالَحا.	تم دونوں کو صلح کر لینا چاہئے.
أُسْكُتُوا،المشرفُ يُراقِبُكم.	خاموش رہو، نگراں دیکھ رہا ہے۔
عن أيِّ شيءٍ تَتكلَّمُون.	کس بارے میں گفتگو ہو رہی ہے؟
لاتُضَيِّعُوا أوقَاتَكم بالكلام الفارغِ.	لایعنی باتوں میں اپنا وقت برباد مت کرو۔

هذاالورقُ لايَصْلُحُ لِشئي.	یہ کاغذ کسی کام کا نہیں۔
تـعـالْ يـاصديقي نَجْلِسْ سَوِيّاًتحتَ هذه المِظَلّةِ.	یار آؤ ہم اس سائبان کے نیچے بیٹھیں۔
أناأُحِبُّ مِثلَ هذاالمكانِ الطَلْقِ.	مجھے ایسی کھلی جگہ پسند ہے۔
أُريدُ أن أنصرفَ.	میں واپس جانا چاہتا ہوں۔
لستَ ذاهباالى مكانٍ مَّا.	تم کہیں نہیں جاؤ گے۔
إِقْتَرِبْ الَيَّ/ أُدْنُوْمِنّي.	میرے قریب آؤ۔
ماذاتريدُمِنّي؟	مجھ سے کیا چاہتے ہو؟
أتَفْهَمُ كلامي.	میری بات سمجھ رہے ہو؟
ماذاتَعنِي /تقصدبذلك.	تمہارا کیا مقصد ہے؟
إنْهَضْ حالاً/قُم سريعاً.	جلد کھڑے ہو جاؤ۔
تَقَدَّمْ، وارْجع الآنَ.	آگے بڑھو، اب واپس آؤ۔
إصْعَدْمَعِيَ.	میرے ساتھ اوپر آؤ۔
خَلِّ سبيلَهُ.	اسے جانے دو۔
هوفي كَنَفِ الله.	وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔
عَبَثاً/بدونِ جدْوَى/بلافائدةٍ.	بے کار ہے۔
يَطلُبُ مِنّي إحساناً/معروفاً/بِرّاً.	وہ مجھ سے احسان کا طالب ہے۔
يَتَسوَّلُ طُولَ النهار.	دن بھر بھیک مانگتا ہے۔
لاتتكلّم بصوتٍ عالٍ.	بلند آواز میں بات نہ کرو۔
رُبَّماأحدٌيسمعُ كلامَكَ.	ہو سکتا ہے کوئی تمہاری بات سن رہا ہو۔
أتتكلّمُ باللغة العربية؟	کیا تم عربی بات کرتے ہو؟
قليلاً جداً يا سيّدي.	جناب بہت معمولی۔

إنتظرني ساعةً.	ایک گھنٹہ میرا انتظار کرو۔
سَنَتَبادلُ الآراءَ بعد الحِصَّة الأُولىٰ.	پہلے گھنٹے کے بعد ہم تبادلۂ خیال کریں گے۔
وَنَتجاذبُ أطرافَ الحديثِ.	اور مختلف پہلوؤں پر گفتگو کریں گے۔
الحصَّةُ الثانيةُ لنا اليومَ فارغةٌ.	آج ہمارا دوسرا گھنٹہ خالی ہے۔
مهما يكُنْ من أمرٍ /	
أياً كان الأمرُ.	خواہ معاملہ کچھ بھی ہو۔
لأمرٍ مَّا غِبْتَ عنِ الحضورِ في المدرسةِ بلا إجازةٍ.	کوئی بات تو ہے کہ بلا رخصت تم آج مدرسہ سے غائب رہے۔
عندِي علمٌ بذلك.	مجھے معلوم ہے۔
خَرَجَ ماشياً للتنَزُّهِ.	وہ تفریح کے لئے پیدل نکلا۔
مَنَعَنِي عن الذهابِ إلى السوقِ.	اس نے مجھے بازار جانے سے روک دیا۔
أتدَخّنُ/أتشربُ الدُّخانَ؟	کیا تم سگریٹ پیتے ہو؟
عجباً لك، أتُشاهِدُ الأفلامَ الماجنة.	تعجب ہے، کیا تم فحش فلمیں دیکھتے ہو؟
يحتاجُ إلى التأديبِ.	
هو في حاجةٍإلى التأديبِ.	اسے گوشمالی کی ضرورت ہے۔
إلى أيِّ غايةٍ مَشيتَ؟	تم کہاں تک چلے؟
هو مُغرَمٌ باللَّعِبِ.	وہ کھیل کا دلدادہ ہے۔
هومُوْلَعٌ بالمطالَعةِ.	وہ مطالعہ کا گرویدہ ہے۔
إشتريتُ هذه الحُلّةَ بثمَنٍ غالٍ.	میں نے یہ سوٹ بہت مہنگا خریدا ہے۔
أعجَزَهُ المرضُ فلايقدرُعلى الحَرَكةِ.	بیماری سے وہ بے بس ہے، چل پھر نہیں سکتا۔
الطعامُ حارٌّ جدّاً فلا يُؤ كَلُ.	کھانا اتنا گرم ہے کی کھایا نہیں جاتا۔
إفعلْ تماماًكماأمرتُ.	بالکل اسی طرح کرو جیسا میں نے کہا ہے۔

التمرُ حُلوٌ كالعسَل تماماً. — کھجور بالکل شہد کی طرح میٹھا ہے۔

ماأسعدهُ. — کس قدر وہ خوش ہے!

ماأصاب عينيكَ؟ — تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا؟

أناليومَ أسوأُ حالاً. — میری حالت آج زیادہ ہی خراب ہے۔

عندی نقودٌ كافيةٌ. — میرے پاس کافی رقم ہے۔

بحثتُ عنهُ فی كُلّ مكانٍ. — میں نے اسے ہر جگہ ڈھونڈھا۔

أرغمَنی أبی عَلی استجابةِ أمرهِ. — میرے والد نے مجھے اپنی بات ماننے پر مجبور کیا۔

أكادُ أنْ لاأستسِيغَ الكلامَ. — تقریباً مجھے یہ بات نہیں بھاتی۔

لم أرهُ فی حياتی تقريباً. — میں نے بمشکل ہی اپنی زندگی میں اسے دیکھا ہو۔

لم يَكَدْ يبلُغُ الخامسةَ من عُمرِهِ. — وہ بمشکل پانچ سال کا ہوگا۔

كاد يموتُ/أشرف علی الموتِ. — وہ مرنے ہی والا ہے۔

هو أرشحُ فؤاداً. — وہ تیز خاطر ہے۔

يُحسِنُ السّباحةَ كما يُحْسِنُ الركوب. — وہ ایسا ہی تیرتا ہے جیسی اچھی سواری کرتا ہے۔

لاتُحسِنُ الطبخَ كماتُحسِنُ الخياطةَ. — وہ اتنا اچھا نہیں پکاتی جتنا اچھی سلائی کرتی ہے۔

أنافی غايةِ الصّحةِ والهَناءِ. — میں بالکل تندرست اور خوش ہوں۔

يَعْرِفُنی حقَّ المعرفة. — وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔

عَهْدِی به قريبٌ. — میری اس سے قریبی شناسائی ہے۔

أشكرُ لكَ كلَّ الشكرِ/

أقدّم إليكَ شكرا جزيلا. — آپ کا بہت بہت شکریہ۔

ما تقوله حقٌّ لا ريبَ فيه. — تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ بلاشبہ سچ ہے

أثر فيه الحزنُ كُلَّ التاثيرِ/

غَلبتْ عليه الاحزانُ كُلَّ الغلبةِ. — وہ رنج وغم سے بالکل مغلوب ہوگیا

يَغلبُ على ظنيّ أنه أبلهُ/	
يخطرُ ببالي أنهُ أحمقُ/	میرا خیال ہے کہ وہ احمق ہے۔
أخالُ أنهُ سفيهٌ.	
كنتُ أودُّ لو تاتِيَ لِتَزُورَنِي.	میری خواہش تھی کہ کاش آپ مجھ سے ملنے آتے۔
كُنْ حريصا كلَّ الحرصِ على القيامِ بواجباتك.	اپنے فرائض کی انجام دہی کی بھرپور فکر کرو۔
لا يمكنُ أن يَحضرَ.	وہ نہیں آسکتا۔
ما تقولُهُ مستحيلٌ.	جو تم کہہ رہے ہو وہ ناممکن ہے۔
يحتملُ أن يكونَ هناكَ الآنَ.	ممکن ہے اب وہ وہاں ہو۔
قد تُمطرُ السماءُ غداً إذنْ لا يُمكنُ لنا الذهابُ.	ہوسکتا ہے کل بارش ہو تو پھر ہمارے لے جانا ناممکن نہ ہوگا۔
رُبَّما يَحضرُ قريباً.	ہوسکتا ہے وہ جلد ہی آئے۔
أشكُّ في أنّهُ يأتي.	مجھے اس میں شبہ ہے کہ وہ آئے گا۔
مِن المُحتملِ أن يَصِلَ هذه الليلةَ.	ہوسکتا ہے وہ آج رات ہی پہنچے۔
نَجَاحُهُ غيرُ مُنتَظَرٍ.	اس کی کامیابی کی امید نہیں۔
هو الرجلُ الوحيدُ كان إسلامياً.	وہ تنہا شخص تھا جو اسلام پسند تھا۔
فعلَ هذا هو نفسُهُ.	یہ کام اس نے خود کیا۔
سَآتي حَتْماً/أكيداً/قطعاً/بالفعل.	میں یقینی طور پر آؤں گا۔
حقاًلا أدري ما أفعلُه.	درحقیقت میں نہیں جانتا کہ کیا کروں۔
حقاًلقد قُلتَ الصِدقَ.	یقیناً تم نے سچی بات کہی۔
تأسّفتُ من خبرِ مرضِه.	اس کی بیماری کی خبر سے مجھے بڑا رنج ہوا۔

طارَ لُبِّي بِنَعْيِ مَوتِهِ.	اس کی موت کی خبر سے میری عقل جاتی رہی۔
هو آئسٌ لِفَشْلِهِ.	وہ اپنی ناکامی کی وجہ سے ناامید ہے۔
اضطرَّ الرجلُ أن يذهبَ الى شُغله.	آدمی مجبور ہے کہ اپنے کام پر جائے۔
إحذَرْ مِنْ أنْ تتسلَّقَ الشجرةَ وتقَعَ منها.	درخت پر چڑھنے اور گرنے سے بچو۔
حَملتُه على الخُروجِ.	میں نے اسے باہر جانے پر آمادہ کیا۔
أقْنَعْتُه أنّه اِقترفَ جريمةً.	میں نے اسے باور کرایا کہ اس نے جرم کیا ہے۔
البحيرةُ ملآنٌ بالأسماكِ.	جھیل مچھلیوں سے بھری ہے۔
هٰذه الأحذيةُ تتحمَّلُ سنتَينِ.	یہ جوتے دو سال تک چلیں گے۔
أصابه المرضُ مُنْذُ أمدٍ بعيدٍ.	اسے ایک لمبے عرصے سے بیماری لاحق ہے۔
جَعلني أنتظِره الى ربعِ ساعة.	اس نے مجھے پندرہ منٹ تک انتظار کروایا۔
جَعلني أتجوّلُ السوقَ منذُ الساعةِ الرابعةِ.	اس نے مجھے چار بجے سے بازار میں چکر لگوایا۔
إنّي متعوّدٌ العملَ الشاقَّ.	میں پر مشقت کام کرنے کا عادی ہوں۔
ألم تزل راغِباً في زيارةِ المُتْحَفِ.	کیا تم میوزیم دیکھنے کے خواہش مند نہیں ہو؟
أمازِلتَ تُصدِّقُ هٰذا الخبرَ.	کیا تمہیں اس خبر پر یقین نہیں؟
ليت شعري لم يفعلْ.	کاش میں جانتا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے
حاولنا الهرْبَ فلم نتمكّن من	ہم نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کر سکے
أخّر السفرَ الى يومِ الثلاثاءِ.	منگل تک اس نے اپنے سفر کو ملتوی رکھا۔
ليس لي معرفةٌ به.	میری اس سے شناسائی نہیں ہے۔
ما كان لي علمٌ بذلك /	
ما كنتُ عرفتُ ذلك.	مجھے اس کا علم نہ تھا۔
حلّ شَخصٌ مَحلّي في غيابي	میری غیر حاضری میں کوئی شخص میری جگہ پر آ گیا۔

لم أكْشِفْ إلى الآنِ حقيقةَ المسألة/ لم أقف إلى الآن على كُنْهِ الامرِ. — اب تک میں معاملے کی حقیقت سے نا بلد رہا۔

أُخْرِجَ السجينُ/أُطلِقَ سراحُهُ. — قیدی رہا کردیا گیا۔

المُستشفٰی ملاصقةٌ للبيتِ. — ہاسپٹل گھر سے ملا ہے۔

هذا مخالفٌ لهُ/معاكسهُ/ مغايرٌ لهُ. — یہ اس کے برعکس ہے۔

اعتادَ الذهابَ إلى هناك منذُ سنوات عديدة. — چند سالوں سے وہاں جانے کا وہ عادی ہے۔

تُصنعُ الاحذيةُ بالماكيناتِ. — جوتے مشینوں سے بنائے جاتے ہیں۔

هذه الملابس مُلَوَّنَةٌ بالوَسِخِ. — یہ کپڑے گندگی سے لت پت ہیں۔

فی الغرفةِ قليلٌ من الاثاثِ. — کمرے میں معمولی فرنیچر ہے۔

ضَبطتِ الشرطةُاللصَّ. — پولس نے چور کو پکڑ لیا۔

قَبضتِ الشرطةُعلى السارقِ. — پولس نے چور کو گرفتار کرلیا۔

البصاقُ فی الشارعِ عادةٌقبيحةٌ. — سڑک پر تھوکنا بری عادت ہے

العَجلةُ تستخدمُ لنقلِ البضائعِ. — بیل گاڑی سامان ڈھونے میں استعمال ہوتا ہے۔

النباتُ لا يَنبتُ بدونِ الأتربةِ. — مٹی کے بغیر پودا نہیں اگتا۔

قَارَنُوا هذا بذاک. — انہوں نے اس کا مقابلہ اس سے کیا۔

فی وُسْعِنا الأستغناءُ عن هٰذه الآلاتِ. — ان مشینوں کے بغیر بھی ہم رہ سکتے ہیں۔

أخبَرُونی بالكارثةِ. — حادثہ کے بارے میں انہوں مجھے بتایا۔

أنت مسئولٌ عن سُلُوکِهِ. — تم اس کے برتاؤ کے ذمہ دار ہو۔

هو خَجِلٌ عن سُلُوکِهِ. — وہ اپنے برتاؤ پر شرمندہ ہے۔

لقدأنذَرتُهُ بالخَطرِ. — میں نے خطرے کی گھنٹی بجادی تھی۔

کُن مُكِبّاًفی عملِکَ. — اپنے کام میں لگے رہو۔

لايهُمُّني أن أكونَ وحيداً. — مجھے اس کی پروا نہیں کہ میں تنہا ہوں۔

إِحْتَرِسْ من أن تَقْتَرِبَ من الفيلِ. — ہاتھی کے قریب جانے سے بچو۔

عملتُ كلَّ ماوُسعِي لِإرضاءِ ه. — اس کے خوش کرنے کے میں نے سارے جتن کر ڈالے۔

يَظهرُ أنكَ ضللتَ الطريقَ. — لگتا ہے تم راستہ بھٹک گئے۔

إنَ المعركةَ ليستْ سهلةً. — جنگ آسان نہیں ہے۔

إنَّ رَحى الحربِ طاحنةٌ كلَّ إمكانيّاتٍ. — جنگ نے تمام امکانات کا ستیاناس کر دیا۔

أغراهُ الروسُ بالمالِ والمنصِبِ ليتخلَّى عن عَمَلِيَّتِهِ. — روس نے اسکو مال اور عہدہ کا لالچ دے کر ورغلایا تا کہ وہ اپنے کاز سے سبکدوش ہو جائے۔

فرفضَ المالَ والمنصِبَ وخِيانةَ إسلامِهِ وبلدِهِ وقومِهِ. — تو اس نے مال وعہدہ کی پیش کش ٹھکر دی اور اپنے دین، اپنے ملک اور اپنی قوم سے غداری گوارانہ کیا۔

أَخضَعَ هواهُ لِماجاء به شرعُ اللّٰهِ. — اس نے اپنی خواہش کو شریعت کے تابع کر دیا۔

كانت حياتُه زاخرةً بالجهادِ و الأعتزازِ بالأسلامِ. — اس کی زندگی جہاد اور اسلام پہ فخر کے جذبہ سے لبریز تھی۔

بِالرَّغمِ من المسائلِ التي تعَرَّضَ لهاهذاالشعبُ. — ان تمام مصیبتوں کے علی الرغم جن کا اس قوم کو سامنا تھا۔

لم يُفكِّرْفي الخيانةِ،والتراجُعِ عن فِكرِهِ أبداً. — اس نے کبھی بھی خیانت کا ارتکاب کرنے اور اپنی فکر سے تنازل اختیار کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔

زُجَّتْ بالشعبِ الصُومالي برُمَّته. — پوری صومالی قوم قید وبند میں جکڑ دی گئی۔

دَعْ عنكَ القَلَقَ وابْدأْ الحياةَ الجديدةَ. — اپنی پریشانیاں چھوڑو، اور نئی زندگی کا آغاز کرو۔

تَفَاءَ لُوا بالخيرِ ستجِدُوهُ.	بھلائی کی امید رکھو اسے پالو گے۔
إنَّ الآمالَ معقودةٌ عليكم/إنَّ الآمال منوطةٌ بكم.	اُمیدیں تم سے وابستہ ہیں۔
إنَّ البلادَ محتاجةٌالى سواعدِكُم .	ملک کو تمہارے بازوؤں کی ضرورت ہے۔
مَاأشبَه اليومُ بالبارحةِ.	آج اور کل میں کیسی یکسانیت ہے۔
النظامُ الأمريكيُّ و أذنابُه.	امریکی نظام اور اس کے دم چھلے۔
بَلغنى أنّك مُنصرفٌ.	مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ واپس ہونے والے ہیں۔
لاساعياًفى فسادٍمحبوبٌ.	فسادانگیزی میں کوشاں رہنے والا کوئی شخص پسندیدہ نہیں ہوسکتا۔
لامُتقِناً عملَه يَفشلُ فيهِ.	نہ ہی باکمال شخص ناکام رہتا ہے۔
تَهلَّلَ وجهُهُ بِشراً.	خوشی سے اس کا چہرہ چاند سا ہو گیا۔
تَفَتَّحَ وجهُهُ وَردةً.	وہ گلاب کی مانند کھل اٹھا۔
تَعْبَسُ الدنياويَعُمّهاالظلامُ.	دنیا اندھیری ہوگئی اور تاریکی کا دور دورہ ہو گیا۔
راقنى ذلكَ المنظرُ البهيجُ.	وہ دلکش منظر مجھے بھا گیا۔
ألبسكَ الله ثوبَ العافيةِ.	خدا تمہیں صحت و عافیت کا لبادہ اڑھائے۔
ظلَّ المطرُ هاطلاً.	دن بھر موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔
هَدأتِ الثائرةُ /العاصفةُ.	آندھی تھم گئی۔
تنفّس الناسُ الصُّعَدَاءُ.	لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا۔
شَهِق شَهْقَةَ الموتِ.	موت کی ہچکی لی۔
أبصَرُواالموتَ عِياناً.	انھوں نے موت کو کھلی آنکھوں دیکھا۔
صَفَّرَ الحَكَمُ إيذاناًبَبدْأِ اللَّعِبِ.	امپائر نے کھیل کے آغاز کا بگل بجادیا۔

عربی	اردو
مباراةٌ فاترةٌ تبعثُ المَلَلَ.	بے جان میچ جو اکتاہٹ پیدا کرتی ہے۔
أثاروا الحربَ لأتفهِ أسبابٍ.	معمولی بات پہ انہوں نے جنگ چھیڑ دی۔
إنتشرت الإضطراباتُ الطائفيَّةُ.	فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔
بعُد عهدى بديارِ قومى.	اپنے ہم وطنوں سے ملے ایک عرصہ ہو گیا۔
يَكدحون كدحاً لبناءِ مجتمعٍ جديدٍ.	ایک نئے معاشرے کی تعمیر کے لئے وہ سخت کوشاں ہیں۔
بَنَى بِعيالهِ/ بِزوجهِ.	س نے شبِ زفاف منایا۔
أَعْيَتْنِى فيک الحيلةُ.	تمہارے معاملے میں تدبیریں بے کار ہو گئیں۔
إنّى هَيِّنٌ عليهم.	ان کے مقابلے میں میں بہت حقیر ہوں۔
فلم يَجِدْ ذلک يسعُ بنى عمى.	یہ میرے چچازاد بھائیوں کے لیے کافی نہ ہو گا۔
لا عدتُ بمثلها أبداً.	دوبارہ ایسی حرکت کبھی نہ کروں گا۔
فأخذَ يُعَلِّلُنِى بالحديثِ.	باتوں سے میرا جی بہلانے لگا۔
إغرورقتْ عيناى بالدموعِ.	میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔
هَلّا يَرتدعُ الغاوى عن غيّهِ.	بے راہ رو اپنی بے راہ روی سے کیوں باز نہیں آتا۔
ألّا تتوبَ من ذنبک.	کیا تم اپنے گناہ سے نہ پھرو گے۔
دانت لهُ الرقابُ. /أتتهُ راغمةً.	اس کے سامنے گردنیں جھک گئیں۔
ذلک ما کُنّا نَبغِى مِن ذِى قبلُ.	یہی تو ہم پہلے سے چاہتے تھے۔
رجلٌ ممتلئٌ صحّةً وقُوَّةً وتماسُكاً.	ہٹا کٹھا آدمی۔
فانبريتُ لهُ دون الجالِسينَ.	دوسروں کے بجائے میں سامنے آیا
لم يعثُر أحدٌ بعُدَ على أثَرٍ.	بعد میں اس کا کچھ اتا پتا نہ چلا۔
أنتَ فى مَهْلٍ قبلَ حُلولِ الأجلِ.	موت کی آمد سے پہلے پہلے تمہارے لئے مہلت ہے۔

لستُ أری ان اُمَـکّـن من کتابِ اللّٰہ ذمّیّاً غیرہُ.

غیریت کا تقاضا ہے کہ کسی ذمی کو یہ حق دینا مناسب نہیں سمجھتا۔

کَشفَ اللّثَامَ عن وجهِہٖ/

أزاح السِتارَ عن وجهِہٖ/

کَشفَ القِناعَ عن وجهِہٖ.

اس نے چہرے سے پردہ ہٹایا۔

عَظُمَ فی عَینِی مَصرَعُہُ.

میری نگاہ میں اس کا مرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

اُراناقد أضررنَا بالقَومِ.

ہمارا خیال ہے کہ ہم نے لوگوں کو تکلف میں ڈال دیا۔

نَاهِیکَ بمالکم هذامالاً.

بس یہ مال تمہارے لئے کافی ہے۔

تَعودُ حربُهم لکَ حرباً بینَهم.

تم سے جنگ کرنے کے بجائے وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

فلمّاأجنّہ اللیلُ رُفِعَتْ لہ نارٌ.

جب رات ہوگئی تو آگ جلتی نظر آئی۔

اِشتغلُوابالنظرِ اِلیکَ عن العملِ.

تمہیں دیکھ کر وہ کام سے غافل ہو گئے۔

فلمّا هَمَّ بالحَرَکَةِ.

جب چلنے کا اس نے ارادہ کیا۔

عضَّ الرجُلُ علی شَفتہ تَلَهُّفاً.

مارے افسوس کے آدمی نے اپنے ہونٹ چبالئے۔

عَضَّتِ المرأۃُعلی الأَناملِ ندامةً.

مارے پشیمانی کے عورت نے انگلیاں کاٹ لیں۔

فماثبت لرجُلٍ بعدها قائمةٌ.

اس کے بعد کسی کے پاؤں نہ جم سکے۔

لم تتّخذ الحکومةُ الإجراء اتِ اللازمةَ.

حکومت نے ضروری کاروائیاں نہیں کیں۔

أعلنَ الرئیسُ الاِقتراحاتِ علی مَلَاءٍ مِن النّاس.

صدر نے لوگوں کی موجودگی میں تجاویز کا اعلان کیا۔

مَهلاً یا صَدیقِی.

میرے یار! ٹھہرو۔

هَوِّنْ عليكَ.	اپنے پہ دھیرج رکھو۔
عَلى رِسلكَ.	توقف کرو۔
مااَستطيعُ أن أُذعِنَ لها.	میں اس پہ یقین نہیں کر سکتا۔
مايُدريكَ؟	تم کو کیا معلوم؟
وَماذاكَ؟	کیا ہے وہ؟
ذاكَ أنِّي لاأرى رأيَكَ.	وہ یہ ہے کی میں تمہاری رائے کا ہم نوا نہیں۔
سَنَسْتأنِفُ الحديثَ في ذلكَ.	اس معاملے میں ہم پھر سے گفتگو کریں گے۔
دَعنِي أُفَكِّرْ. وَادْعُ نُدَماءَكَ.	مجھے سوچنے دو اور اپنے ہم نشینوں کو بلاؤ۔
أوَى إلى مَضجَعِهِ فاستوفَى حَظَّهُ مِن نَومٍ مُطمئنٍ.	بستر پر لیٹ گیا اور اپنی نیند پوری کر لی۔
كانَ صادِقاً كُلَّ الصِدقِ.	وہ بالکل سچا تھا۔
ومُصمِّماً كُلَّ التصمِيمِ.	اور عزم مصمم کئے ہوئے تھا۔
كانَ يَعلَمُ حَقَّ العِلمِ.	وہ اچھی طرح جانتا تھا۔
كانَ رجُلاً فاترَ الرائي.	وہ ضعیف الرائے شخص تھا۔
يُعرِضُ عمَّامَضَى.	اسے ماضی سے کوئی سروکار نہ تھا۔
طَوَى كَشْحَهُ دَونَهُ.	اس نے اس کے سامنے پہلوتہی برتی۔
ولايَنتظرُماسيؤتِي.	اسے مستقبل کا انتظار نہ تھا۔
فأمَّا أن يُشايِعَ صديقَهُ وَليسَ إلى ذلكَ مِن سبيلٍ.	یا تو وہ اپنے دوست کا ساتھ دے لیکن اس کی کوئی صورت نہ تھی۔
وللناسِ فيما يَعْشقُونَ مذاهِبُ.	عشق کے معاملے میں لوگوں کے طریقے گوناگوں ہوتے ہیں۔
يومٌ لناويومٌ علينا	زمانہ کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی مخالف۔

لاتؤخّر عمّل اليومِ إلى غدٍ.	آج کا کام کل پر مت ٹالو۔
كُلُّ الناسِ عن عقلِهِ راضٍ.	ہر شخص کو اپنی عقل پر ناز ہوتا ہے۔
اِستَرعَى هذاالكتابُ اهتمامَ المَشغُوفين به.	اس کتاب نے شائقین کی توجہ مبذول کر لی۔
قد عَرضَ لهُ عارضُ سُوءٍ.	اسے کوئی آفت لاحق ہوگئی۔
قد إستدركتُ فارطَ أمرِى.	میں نے اپنی لغزش کی تلافی کر لی ہے۔
إنّا لانكتب بالمِدَادِ.. ولكنْ بدمِ القلبِ، فَمَعْذِرَةٌ إذاظَهرَفى سُطُورِنا أثرُ الجِراحِ.	ہم روشنائی سے نہیں لکھتے ہیں بلکہ خونِ دل سے لکھتے ہیں لہذا ہم معذرت چاہیں گے اگر زخم کے نشانات ہماری تحریروں میں نمایاں ہو جائیں۔
أنتَ فِى كنَفِ اللّٰهِ.	تم اللہ کی حفاظت میں ہو۔
إمشِ على هُونِكَ.	اپنی روش پہ چلو۔
إمشِ على هِينَتِكَ.	نرمی سے چلو۔
ذهَبَ فلانٌ فلايُدرَى أينَ سَكَعَ وأينَ هَلَعَ.	وہ شخص گیا تو نہیں معلوم کی کہاں مرکھپ گیا۔
وماكان ربّكَ فيُهلكَ القرىٰ.	خدا کا یہ کام نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کرے۔
أخذَهُ فَرَدَعَ به الأرضَ.	اس نے اس کو زمین پر پٹک دیا۔
لم يَرشَحْ له بشئى.	اس نے اس کو کچھ نہیں دیا۔
عَقَدَتْ فلانةٌحُبُكَ النِطاق.	فلاں عورت نے کمر کس لی۔
شمَّر فلانٌ عن ساقِ الجدِّ.	فلاں مرد نے کمر کس لی۔
المعدةُ بيتُ الدواءِ.	معدہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔
والحِميَةُ رأسُ الدواء.	اور پرہیز اصل علاج ہے۔
أمسيتُ أخاعيلَةِ.	میں فقیر و قلاش ہو گیا۔
بثُّوا رَباياهُم.	انہوں نے اپنے دیدبانوں کو پھیلا دیا۔

أجلِبْ عليهم بخَيلِك ورَجِلِك. اپنے تمام لاؤلشکر سمیت ان پر چڑھائی کرو۔

رُمِيَ فلانٌ بِخُطوب شُوْشٍ. فلاں پہ سخت مصیبت آئی۔

ذهب النومُ شَعَاعاً. خواب بکھر گیا۔

ذَهبتْ نفسُهُ شعاعاً/

طارت نفسُه شَعَاعاً/ اس کے ہوش وحواس اڑ گئے۔

طار لُبُّهُ فَزِعاً.

ان الحذرَ لايُنجي من القَدَرِ. تقدیر کے سامنے تدبیر بےبس ہے۔

حَكَّ هٰذافي صدري. /تردَّدَهٰذافي

خاطري. /خَطَرَهٰذاببالي. میرے دل میں یہ خیال آیا۔

أَوْمَضَتْ إمراءةٌ بِعَينِها. عورت نے دوزدیدہ نگاہوں سے دیکھا۔

قَرَعَ الشّاربُ جبهته بالاناءِ. پورے کا پورا پی گیا۔

قَوّمتُ دِرْأَهُ. میں نے اس کی اصلاح کردی۔

السُوءُ يُعدِي قَرينَهُ. بُراہم نشیں اپنے ساتھی کو بُرا بنادیتا ہے۔

حرامُ اللّٰهِ لاأفعلُ هذا/ بخدا میں نہ کروں گا۔

يَمِينُ اللّٰهِ لا أفعلُ هذا.

خَفِّضْ من غُلْوَائِك. اپنی سرکشی پہ لگام دو۔

وَرَتْ بك زِنادِي. تمہاری وجہ سے میری ضرورت پوری ہوگئی۔

إختلطِ الحابلُ بالنابلِ/

إختلط الخاثرُ بالزُّبادِ/ معاملہ گڈمڈ ہوگیا۔

إختلط الغثُّ باليمين.

لامَحالَةَ/لامَحيدَ/لامناصَ/لامعدِلَ/ یہ لازمی ہے۔

لابُدَّ/لا مَفرَّمن هٰذاالأمر.

مايُغني عنكَ هذاشيئاً.	یہ تمہارے لئے مفید نہیں۔
لأفعلنَّه كائناًما كانَ.	جو بھی ہو میں کر کے رہوں گا۔
نفى الأمرَ رأساً.	سرے سے معاملہ کا انکار کر دیا۔
أتْبِع الدَّلوَ رشائَها.	متعلقہ کاموں کو ایک ساتھ کرو۔
شِمتُ ريحَ الموتِ.	مجھے موت کا یقین ہو گیا۔
تَلَبَّس حُبُّه بِدَمِي/	
أخذحُبُّه بمجامع قلبي.	اس کی محبت گھر گئی۔
أرغى الرجلُ وأزبدَ.	آپے سے باہر ہو گیا۔
نفضتُ يدي منهم وتركتُهم و شأنَهم.	میں نے ان سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔
هو منّي مكانَ الفرقدَينِ/	ہم میں اس میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔
هو منّي مناطَ الرُّيا.	
أرسلنارُسُلناتَتْرىٰ.	ہم نے پیہم رسولوں کو بھیجا۔
هم يتهافتُون تَهافُتَ الفِراشِ و يَتماوجُونَ تماوجَ الجَرادِ.	وہ پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور ٹڈیوں کی طرح امنڈ پڑتے ہیں۔
رجلٌ خِبٌّ ضِبٌّ.	دغاباز وشاطر آدمی۔
هويَحرِق على أسنانِهِ.	وہ دانت پیس رہا ہے۔
ليس بشئٍ فلاتُعرِّج عليه.	کچھ بھی نہیں ہے لہذا تم دھیان مت دو۔
فلكَ في سائر الناس مندوحةٌ.	تمہارے لئے گنجائش ہے۔
مايتعسَّرُ في وقتٍ يتيسَّرُ في آخرَ.	جو ایک وقت میں دشوار ہے وہ دوسرے وقت میں آسان ہے۔

بَرَکَ علیهم الدهرُ بکَلْکَلِه، وطِئَهم

بِمَناسِمِهِ، وضع علیهم بجرانِه. — وہ مصائب زمانہ سے دوچار ہیں۔

قد بیَّن الصبحُ لِذِی عینین . — صبح کا اجالا پھیل رہا ہے۔

التعَزِّی أجملُ من الجَزَعِ. — صبر واویلا کرنے سے بہتر ہے۔

هٰذاأمرٌ قد قُدِّرَبلیلٍ. — یہ سازش رات میں رچی گئی۔

الموتُ أکرمُ نزَّالٍ علی الحُرَمِ،

نِعمَ الخَتَنُ القبرُ،

دَفنُ البناتِ من المکرُماتِ. — عورتوں کے لئے مرجانا بہتر ہے۔

ثُلَّ عرشُه وتثَلَّمَ. — اس کی مٹی پلید ہوگئی۔

نَعوذُ باللّٰه من صَفَرِ الأناء وقَرَعِ الفناءِ. — قحط کی آمد اور مال کی تباہی سے خدا کی پناہ۔

کان ذلک فی عامِ کذا، وهَلُمَّ

جرَّاًإلی الیوم. — یہ واقعہ فلاں سال میں پیش آیا اور آج تک ایسا ہی ہے۔

إنَّ لی حاجةًإلیک أرجوأن تُفَضِّلوا

علیَّ بِإِسعَافِها. — مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے گزارش ہے کہ میری مدد فرمائیں۔

خَامرنی سرورٌعجیبٌ لاعَهدَ لی بهِ،

إعترانی نشوةٌ لم أعرِفْهامن قبلُ. — مجھے ایسی حیرت انگیز مسرت لاحق ہوئی جس کا پہلے سے اندازہ نہ تھا۔

وکان یوماًمشهوداً. — وہ ایک تاریخی دن تھا۔

وکان یوماًأغرَّ. — وہ نہایت خوشی کا دن تھا۔

خافَ الناسُ أن یَتَوَرَّطُوا فی حرامٍ. — لوگوں کو حرام میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو گیا۔

وکانَ أهنأ عیشٍ من ذی قبلُ — اس سے پہلے وہ کہیں زیادہ خوش حال تھا۔

أصبحتِ الفکرةُ المعارضةُأثراً من

آثارِ التاریخِ. — مخالف سوچ داستان پارینہ بن گئی۔

ملأعليه الأرضَ /ضاقت عليه الأرضُ. اس کا جینا دوبھر ہوگیا۔

لاأُبالی/أَقُمتَ أم قَعدتَ، سواءٌ عليَّ قيامُكَ وقعودُكَ. مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں (ڈرانا اور نہ ڈرانا دونوں برابر ہے)۔

إستغفرت لهم أم لم تستغفر لهم. معافی چاہنا اور نہ چاہنا دونوں یکساں ہے۔

رماهُ اللّٰهُ. خدا اسے سخت مصیبت میں مبتلا کرے

مات حَتفَ أنفِهِ. طبعی موت مرگیا۔

شَدَّ اللّٰهُ بينكما أواصرَ الإخاء. خدا آپ دونوں کے درمیان اخوت کے رشتے کومضبوط کرے۔

هو يَركُضُ في كل حَلْبةٍ من حَلَباتِ المَجْدِ. وہ ہرفن مولا ہے۔

هو أحنَى النّاسِ ضُلُوعاً عليكَ. وہ تم پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔

ليستِ النائحةَ كا الثكلَى/ ليس التخلُّق بالأخلاقِ كالخُلُقِ. نقل اصل کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

رجعتُ أدراجِي. میں الٹے پانوں لوٹ گیا۔

ذهب دمُهُ أدراجَ الرِّياحِ. اس کا خون رائیگاں چلا گیا۔

إستدرَكَ النجاةَ بالفرارِ. بھاگ کرنجات حاصل کی۔

أَلْقِ دلوكَ في الدلاءِ. تم بھی حصہ لو۔

عَلَوتُ على ذُؤابَةِ الجبلِ/

صَعِدتُ على قِمّةِ الجبل/

إرتفعتُ إلى ذِرْوَةِ الجبلِ. میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔

ضِقْتُ ذَرعاً. میں قادر نہیں ہوں۔

هو واسعُ الذَّرعِ.	وہ قادر ہے۔
لكلِّ أمةٍ إزرةٌ يأتزرونها.	ہر قوم کے جدا جدا رسوم و رواج ہوتے ہیں۔
هذا لك بأسرِهِ.	یہ سارا کا سارا تمہارے لئے ہے۔
كلامُه أشهى إليَّ من الرحيقِ.	اس کی باتیں شراب سے زیادہ مرغوب ہیں۔
طال عليهم الأمدُ.	ان پر عرصہ گزر گیا۔
بذل نفسَه دون أخيهِ.	اپنے دوست کی حمایت میں اس نے جان گنوادی۔
ماتبِضُّ عينُه.	وہ صابر و باہمت ہے۔
جزتْكَ الجوازِي.	تمہیں اپنے کیئے کی سزا مل گئی۔
صَرَمَ حبالَه.	اس نے اپنے تعلقات توڑ لئے۔
أناحربٌ لمن يحارِبُني.	جو مجھ سے لڑے میں اس کا دشمن ہوں۔
يصونُ الكريمُ ديباجَتَهُ.	شریف انسان اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے۔
لايعرفُ قبيلَهُ من دبيرِهِ.	اسے آگے پیچھے کی تمیز نہیں۔
قطع اللّهُ دابرَهُم.	اللہ نے ان کی بیخ کنی کر دی۔
هو أكذبُ مَنْ دَبَّ ودَرَجَ.	وہ زندوں اور مردوں میں سب سے بڑا جھوٹا ہے۔
قد لاتَعْدَمُ الحسناءُ ذاماً.	خوبصورت عورت بھی عیب سے پاک نہیں ہوتی۔
الضروراتُ تُبيحُ المحظوراتِ.	ضرورتیں ناجائز کو جائز بنادیتی ہیں۔
هو يَخبَطُ خبْطَ عَشواءَ.	وہ آنکھ بند کر کے چلتا ہے۔
هو يَخُطُّ فى الأرضِ.	وہ سوچ بچار کر رہا ہے۔
فى رأسِهِ خُطَّةٌ.	اس کے ذہن میں کوئی خیال ہے۔
خلعَ عِذارهُ.	وہ شرم و حیا سے عاری ہو گیا۔
أعطاك اللّهُ خلفاً من تلفٍ.	اللہ تمہیں اس نقصان کا بدلہ عطا کرے۔

لاتُرهِقْنی لاأُرهَقَک اللّهُ .	تم مجھ پہ سختی نہ کرو خدا تم پر سختی نہ کرے گا۔
أحضِرْلنامن الطعامِ ماراجَ.	ما حضر لے آؤ۔
تقطَّعتْ بهم الأسبابُ.	ان کے آپسی تعلقات ختم ہو گئے۔
ليس لک عليَّ سبيلٌ.	تم مجھ سے باز پرس نہیں کر سکتے۔
هو يضربُ أخماساً لأسداسٍ.	وہ چار سو بیسی کرتا ہے۔
سقاهُ اللّهُ الغيثَ .	اللہ نے بارش بھیج دی۔
أناسِلمٌ لمن سالَمَنی وحربٌ لمن حارَبَنِی.	میں اچھوں کے لئے اچھا اور بُروں کے لئے بُرا ہوں۔
سَمْعاًلابَلْغاً .	میری بات سن لو بتانا نہیں۔
كُشِفَ الأمرُ عن ساقهِ.	معاملہ سنگین ہو گیا۔
إستأصلوا شأفَتَهُم .	انہوں نے ان کی جڑ بنیاد اکھیڑ دی۔
شذَّ فلانٌ عن الجماعةِ.	جماعت سے الگ ہو گیا۔
شذَّ عن الأصولِ و المبادئِ.	اس نے اصول کی خلاف ورزی کی۔
حلب أشطُرَ الدهرِ.	اس نے زمانے کو خوب آزمایا ہے۔
فرَّقَ اللّهُ شملَهُم.	اللہ ان کی جمعیت کو تتر بتر کر دے۔
جَمَعَ اللّهُ شملَهُم.	اللہ ان کی شیرازہ بندی کرے۔
فلانٌ رَكِبَ بذَنَبِ البعيرِ.	وہ بہت تھوڑے پر راضی ہے۔
كلَّمْتُهُ فماردَّعليَّ ذاتَ شَفَةٍ.	میں نے اس سے بات کی اس نے جواب تک نہیں دیا۔
هو منّی بمرأی ومسمعٍ.	وہ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔
نَقَضُوا الحبالَ / نكثُوا العهدَ. / ختَرُوا الوعدَ.	انہوں نے عہد و پیمان توڑ دیا۔

رصَعَ الطائرُ عُشَّهُ بالقُضْبانِ.
پرندے نے تیلیوں سے آشیانہ بنایا۔

من إسترعىٰ الذئبَ فقدظَلَمَ.
جو بھیڑیے سے حفاظت چاہے وہ ظالم ہے۔

رغِمَ اللّٰهُ أنفهُ.
خدااس کو ذلیل کرے۔

العلمُ يرفعُ الرأسَ.
علم سر بلندی عطا کرتا ہے۔

السَّائحُ لايرفعُ العصاعنْ عاتِقِهِ.
سیاح ہمیشہ سفر میں رہتا ہے۔

هوركنٌ من أركانِ قومِهِ.
وہ اپنی قوم کے شرفا میں ہے۔

ألقىٰ حَبلَهُ على غارِبِهِ/
رمىٰ بحبلِهِ على غارِبِهِ.
اس نے اس کو آزاد چھوڑ دیا۔

ضرب به عُرضَ الحائطِ.
ایک گوشہ میں پھینک دیا۔

هم غُرُّالمعارِفِ، شُمُّ المراعفِ.
وہ روشن جبیں اور خوددار لوگ ہیں۔

أنزلتِ السماءُ عَزَالِيْها.
آسمان نے اپنے دہانے کھول دیے۔

هو بِمعزلٍ عن الحقِّ.
وہ حق وصداقت سے دور ہے۔

عزمتُ عليكَ ألّا فعلتَ.
تمہیں قسم دیتا ہوں کہ ہرگز نہ کرو۔

جاء الأبنُ عَقِبَ المَلِكِ.
لڑکا بادشاہ کا جانشین ہوا۔

رجع الرسولُ على عقِبَيْهِ.
فرستادہ الٹے پانوں واپس ہو گیا۔

هم على غِرارٍواحدٍ.
وہ سب ایک ہی طرح کے لوگ ہیں۔

قدنزل به أمرٌفادِحٌ.
اس پر بڑی مشکل گھڑی آ گئی۔

رکِبَهُ دينٌ فادِحٌ.
اس پر بھاری قرض چڑھ گیا۔

أمهِلْني قدْرَفُواقِ حالبٍ.
بس ذرا سی مہلت دو۔

دخل الأمرُفي خبرِ كانَ.
معاملہ غیر یقینی ہو گیا۔

لاأرىٰ لأمرِكَ مُحَّاً.
میں تمہارے کام میں کوئی خیر نہیں پاتا۔

قرعوا النبعَ بالنبعِ
انہوں نے ایک دوسرے سے نیزہ بازی کی۔

فلانٌ قريبُ الثَّرَى بعيدُ النَّبْطِ.	فلاں وعدہ کرتا ہے مگر ایفا نہیں کرتا۔
عضَّ الولدُ على ناجذهِ.	لڑکا بالغ ہو گیا۔
ضحک حتی بدت نواجذهُ.	وہ بہت خوش ہے۔
أبدت الحربُ ناجِذَيْهَا.	جنگ نے شدّت اختیار کر لی۔
عض الرجلُ على ناجذيه.	آدمی نے صبر کیا۔
لا ينامُ ولا يُنيمُ.	نہ سوتا ہے نہ سونے دیتا ہے۔
أخذهُ بِرُمَّتِهِ.	اس نے سب کا سب لے لیا۔
دفعهُ إليهِ برمّتهِ.	اس نے اس کو سب کا سب دے دیا۔
هو واحدُ قومهِ/	
هو أوحدُ أهلِ زمانهِ/	
هو وحيدُ عصرهِ و فريدُ دَهرِهِ	وہ یکتائے روزگار ہے۔
لستُ فی هذا الأمر بأوحدَ.	میں اس معاملے میں اکیلا نہیں ہوں۔
أنا جُذَيلُها المُحَكَّكُ و عُذَيقُها المُرجَّبُ.	مجھ ہی پر اعتماد کر کے وہ نجات پاتا ہے۔
هل غادرَ الشعراءُ من مُتردَّمٍ.	شعراء ہر پہلو پر طبع آزمائی کر چکے ہیں۔
شنّوا الغارةَ على الأعداءِ فداسهم و هاسهم.	دشمن پر انہوں نے ہلّہ بول دیا اور تہس نہس کر دیا۔
كان يوثرُ الاختلافَ الى المسجدِ.	اسے مسجد آنا جانا پسند تھا۔
أشفقَ الشيخُ على الشابِ أن يغرقَ فی التصوفِ و ينتهی إلى الانجذابِ.	شیخ کو اندیشہ ہوا کہ یہ نوجوان کہیں تصوف میں غرق ہو کر مجذوب نہ ہو جائے۔
إنما أتمَّ حياتهُ العاملةَ كما تعوَّدَ.	اس نے اپنی عادت کے مطابق یومیہ معمولات پورے کئے۔

Arabic	Urdu
إنّه كلّفني مَعُونتك على ذلك.	اس معاملے میں اس نے مجھے تمہاری مدد پر مجبور کیا۔
ينبغي أن نتحرّى الدقّة.	ہمیں زیادہ گہرائی میں جانا چاہیئے۔
قد أرهَقْنَاهذا الفتى من أمره عسراً.	ہم نے اس نوجوان کو پریشانی میں ڈال دیا۔
إن بيننا رابطةً بعيدةُ المدى.	ہمارے درمیان گہرااور دیرپا رشتہ ہے۔
أتاحت لهم النهضةُ المادية شيئاً من سَعَةِ العيشِ.	مادی ترقی نے ان کے لئے آسائش حیات کا کچھ موقعہ فراہم کردیا۔
كأن في أخلاقه شيٌ كثيرٌ من التعقيد.	اس کے عادات واطوار میں بڑی گتھیاں تھیں۔
نشأَنشأةَأبيهِ.	اس نے اپنے باپ کی اُٹھان لی ہے۔
مضطرِبَةًأشدّ الإضطرابِ إذاخلتْ إلى نفسها.	جب وہ تنہا ہوتی ہے تو حددرجہ پریشان رہتی ہے۔
لأسومَنّكَ وسْماًلايُفارِقُكَ.	ایسا ذلیل کروں گا کہ ہمیشہ یاد کروگے۔
إنّ له آفاقاًلانبلُغُها.	اس کے مرتبہ تک ہماری رسائی نہیں ہوسکتی۔
هذا الخاطرُ لم يَخْطُر لي.	یہ خیال میرے دل میں آیا ہی نہیں۔
إنصرفتِ العينُ عنها مشمئزةً.	نفرت کی وجہ سے نگاہ اس سے ہٹ گئی۔
كان مُنصرِفًا أشدّ الإنصرافِ إلى إكثار المالِ.	اس کی ساری توجہ مال بڑھانے میں رہی۔
علّمَهُ التعليمُ الموروثُ.	اس کو خاندانی تعلیم دی۔
يُقبِلُ على تجارتهِ حيناًوينصرفُ عنها أحياناً.	کبھی وہ تجارت میں لگ جاتا تو بسا اوقات اس سے بےزار ہوجاتا۔

عربی	اردو
لأنّي في حاجةٍ إليكَ.	کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔
مهما يكن من شئ.	کچھ بھی ہو۔
أيّاً يَكُنِ الأمرُ.	جو بھی ہو۔
لم يَأْلُ جهداً/لم يَدّخِرْ وُسْعاً.	اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔
أذعنَ الابنُ لهذا الأمر راضيا.	لڑکے نے اس حکم کو خوشی خوشی مان لیا۔
وقعتْ هذه الكلمةُ من قلبِهِ موقعَ الخنجرِ.	اس گفتگو نے اس کے دل میں خنجر گھونپ دی۔
فلم يتردَّدْ في الإذنِ لها.	اسے اجازت دینے میں اس نے پس وپیش نہیں کی۔
لم يُظهر ميلاً إلى الإنصرافِ.	اس نے واپسی کا رجحان ظاہر نہیں کیا۔
إنّه سفرٌ يحسنُ الاستعجالُ به.	وہ ایسا سفر ہے جسے جلد کرنا چاہئے۔
أفقتُ مذعوراً.	میں گبھرا کر اٹھا (بیدار ہوا)۔
حياةُ الناسِ ليستْ طوعَ أيديهم يَصرفونها على مايَهْوُونَ.	لوگوں کی زندگی ان کی اپنی ملکیت نہیں ہے کہ الٹے تلّلے گزار دیں۔
لايريدُ وجهاً بِعَيْنِهِ.	کسی خاص جگہ جانے کا ارادہ نہیں۔
قال في شئٍ يشبُه الذُهولَ.	قدرے غفلت کے عالم میں اس نے کہا۔
ياعجباً للذين لايسأمون اللذةَ.	ہائے تعجب ان پر جو لذت کوشی سے دل برداشتہ نہیں ہوتے۔
إنَّ لبكاءِكَ هذا لَنبأً.	تمہارے اس رونے میں یقیناً کوئی اہم بات پوشیدہ ہے۔
فماأجدرَناأن نُشاركَكَ في............	کیا ہی مناسب ہو کہ ہم آپ کے شریک رہیں۔
ولكَ عليَّ ألّا أحدّثَ في هذا الأمر شيئاً.	تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ اس معاملہ میں کچھ نہ کہوں۔

كأنّماعُقدتِ الألسنةُ عن الكلامِ.	جیسے زبانوں پہ تالے پڑ گئے ہوں۔
إنّي أناالمؤكّلُ بهذاالأمرِ.	یہ معاملہ میرے سپرد ہے۔
ماذايدعوك الى هذاالغلوّ فى التحفُّظِ.	آپ کو اس درجہ احتیاط کی کیا ضرورت ہے۔
لعلَّ ماحدثَ فى شأنكَ هو خيرٌ.	ہوسکتا ہے تمہارے معاملہ میں جو کچھ ہوا وہی بہتر ہو۔
إذاًفلنقاسِ الحياةَ كمانستطيعُ.	تو ہم زندگی کو جس قدر جھیل سکتے ہوں جھیلیں۔
لاتَتَعجَّلْ القضاءَ على صداقتِكَ	اپنی دوستی کے خاتمے کے لئے جلدی نہ کرو۔
يتزايدُعلمُهُ بين حينٍ وحينٍ.	رہ رہ کر اس کے علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔
لَماترَدَّدَ فى الاسراعِ إليهِ.	اس کی طرف لپکنے میں اس نے تذبذب نہ کیا۔
الإنسانُ مدفوعٌ إلى الموبِ دفْعاً.	انسان موت کی سمت ڈھکیل کر لے جایا جارہا ہے۔
إنّ الموتَ ضربةُ لازبٍ ليس لناعنه منصرفٌ.	موت ایک جونک ہے جس سے مفر نہیں۔
تَرَى رأيناوتذهبُ مذهبَنَا.	تمہارا خیال ہمارے خیال سے ہم آہنگ اور تمہاری روش ہمارے طریقۂ کار کے مطابق ہے۔
إنّي لم أُشِرْ عليكَ بِبِدْعِ الرأيِ.	میں نے تمہیں انوکھی رائے کا مشورہ نہیں دیا۔
هَبْهُم فعَلُوا.	فرض کریں انہوں نے کرلیا۔
إنّماأتحدَّثُ إليكَ بالجَدّ كلَّ الجدِّ.	میں پوری سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔
إنى أكرَهُ هذاالخصال كُلّهاأشدَّ الكُرهِ.	میں ان ساری عادتوں کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔
لم يخطُرْلى بعدُأن أتحوَّلَ عنه.	ابھی تک اس سے گریز کا خیال نہیں آیا۔
أريدُ أن أستَغِلّهاالى أقصى حُدودِ الإستغلال.	میں آخری حد تک اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔

ماذاترى لنفسِك؟	اپنی خاطر تم کیا مناسب سمجھتے ہو۔
رأىٌ طريفٌ لاأرى به بأساً.	ایک عمدہ رائے جس میں کوئی حرج نہیں۔
أنا حريصٌ كلَّ الحرصِ على ألاأُذيَك.	میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ تمہیں تکلیف نہ دوں۔
تُريدُ أن تزولَ عن هذاالإقليمِ/	
تريدُ أن تُغادِرَهذه المنطَقَةِ.	تم یہ علاقہ چھوڑ دینا چاہتے ہو۔
أتحْتُ لك قوّةًلم تكن تملِكُها.	میں تمہیں وہ قوت فراہم کی جس کے تم مالک نہ تھے۔
دعاني الموتُ فأبيتُ أن أستجيبَ له.	موت نے مجھے پکارا تو اس کی پکار سننے سے میں نے انکار کر دیا۔
مازلتُ اعتقدُ أنّك ستُهوِّنُ عليَّ من هذاالأمرِ الذى ماأراهُ عسيراً.	اب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اس معاملہ کو میرے لئے آسان بنا دو جس کو میں دشوار سمجھتا ہوں۔
يَلقاه الحاكمُ حَفِيًّابه.	حاکم اس سے بڑی شفقت سے ملتا ہے۔
مَن عسى أن يكون؟	ایسا کون ہوسکتا ہے؟
عجباًللذين يُنكرونَ على الناسِ.	حیرت ان لوگوں پر جو دوسروں پہ کیڑے نکالتے ہیں۔
إنّه قد أزمعَ الهجرةَ عن هذه الأرضِ.	اس نے اس سرزمین کو چھوڑنے کا تہیا کرلیا ہے۔
أىُّ شيئٍ آثرُ عندالرجلِ الكريمِ من أن يستنقِذَصديقَه من الشرّ.	شریف آدمی کے لئے اس سے بہتر بات اور کیا ہوگی کہ وہ اپنے دوست کو برائی سے بچالے۔
سَنحتْ لى الفرصةُ فانتهزْها.	مجھے موقع ملا ہے جسے میں غنیمت جان رہا ہوں۔

قدنال منک الجهدُ کلَّ منالٍ،

قدأدرککَ التعبُ إلی أشدِّهِ. تمہیں بے حد پریشانی لاحق ہوگئی ہے۔

ماأری أنّی سأدعُک ترتحلُ عنّی. میں نہیں سمجھتا کہ میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا۔

وماأری أنی استطیعُ فی هذه الأرضِ مَقاماً. میرا خیال نہیں ہے کہ میں اس سرزمین میں ٹھہر پاؤں گا۔

فأضطربوا للأحادیثِ کماتضطربُ لهاأنت الآنَ. ان باتوں سے وہ اس طرح پریشان ہوئے جیسے اب تم پریشان ہورہے ہو۔

إنّ موعدَ زیارتِهِ قد أظلَّ. اس کے آنے کا وقت اب ہو چکا ہے۔

هوعلی البابِ. اس کی آمد آمد ہے۔

جعل الفتی یمتحنُ نفسَهُ مغرقاً فی الصَّمتِ. نوجوان خاموشی میں ڈوب کر اپنا امتحان لینے لگا۔

إنماهوخاطرُهُ قدملأقلبَهُ وشغَلَ نفسَه. وہ صرف اس کا احساس ہے جو اس کے دل میں بیٹھ چکا ہے۔

ثاب اللّٰهُ إلیه رُشدَه. اس کی عقل ٹھکانے لگی۔

مایزال یسعی خائفاًیترقَّبُ. ڈرڈر کر بڑی احتیاط سے وہ بھاگتا رہا۔

لایُقِرَّهُ قرارٌ. اسے چین نہیں آتا۔

هلّا أعلمتَنی قبلَ الآن؟ اس سے پہلے تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

لایُعاکسُ الإسلامُ حُرّیةَ الفردِ ولکنّه یُعاکسُ اِلغاءَ کیَانِهِ. اسلام فرد کی آزادی کا مخالف نہیں ہے مگر وہ اس فرد کے وجود کو ملیامیٹ کردینے کا مخالف ہے۔

لم یَدُرْ فی خلدی کذا/لم یَخطرْ ببالی. میرے دل میں یہ خیال ہی نہیں آیا۔

عاوَدهُ الشوقُ و الحنينُ.	شوق ووارفتگی دوبارہ عود آئی
أعياهُ الأمرُ فلم يَهْتَد لِوجهه.	اس معاملے نے اسے بے بس کر دیا، اب اسے کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا۔
وما بالحياةِ ثقةٌ.	زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ۔
وليسَ على رَيبِ الزمان مُعوّلٌ.	گردشِ زمانہ پہ کوئی اعتبار نہیں۔
أدركهُ اللُّطفُ الالهيُّ.	فضل خداوندی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
خالفهُ التوفيقُ.	قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔
خانهُ النجاحُ.	کامیابی نے اس سے بے وفائی کی۔
لِيَسْخَطِ الآنَ على ظُلمِ ذَوِى القُربى و بَغيِهِم.	اب وہ ناراض ہوا اہل قرابت کے ظلم وزیادتی پر۔
أماضٍ هو في طريقِهِ سَوِيّاً أم هائمٌ في غيرِ الطريقِ.	کیا وہ سیدھے اپنے راستے پہ چلا جا رہا ہے آیا ادھر اُدھر بھٹک رہا ہے۔
فهو خليقٌ أن يُخْطِئَ القصدَ ويجورَ عن السَّبيلِ.	تب تو وہ غلطی کرے گا اور راستے سے ہٹ جائے گا۔
فكّرَ على مَهْلٍ / رَوّى في أناةٍ.	اس نے اطمینان سے سوچا۔
كان يملأُ نفسَهُ حُزناًإلى حُزنٍ/	
كان يُفعِمُ قلبَهُ ألماًإلى ألمٍ.	وہ رنج وغم میں ڈوبا جا رہا تھا۔
فالخيرُ في أن يَستَقبِلَ الملهُوفُ مِحنتهُ باسماً لها.	بہتر یہ ہے کہ مصیبت کا مارا اپنی آزمائش کا استقبال خندہ جبینی سے کرے۔
كَوَّنَ لِحياتِهِ قِيَماً أُخرىٰ تُخالِفُ القِيَمَ السائدةَ في الأُسرةِ.	اس نے اپنی زندگی کے لئے ایسی قدریں تشکیل دیں جو خاندان کی رائج قدروں سے مختلف تھیں۔
كم تغيَّر بعد ذلكَ اليوم من شأنٍ/	
كم حدثَ بعد ذلكَ اليومِ من أمرٍ.	اس دن کے بعد سے کتنی تبدیل ہو چکی ہے۔

وإنا لَنضربهُ مَثلاً لِشبابنا.	ہم اسے اپنے نوجوانوں کیلئے مثال دیتے ہیں۔
أَفصِحْ يا ابْنِي عن أمرِكَ.	میرے بیٹے اپنی بات کی وضاحت کرو۔
قِروهُ كأحسنِ مايكونُ القِرى.	لوگوں نے اس کی ضیافت کی جتنی اچھی ضیافت ہو سکتی تھی۔
لم يكنْ هذاشأني وحدي.	یہ صرف میرا ہی معاملہ نہ تھا۔
إنه كان المَعْنِيُّ بهذاالحوارِ.	اس گفتگو کا مطلب یہی تھا۔
ولكنّني لم أستطيع للأمرِ رفْضَه وردَّهُ.	لیکن میں اس واقعہ کا انکار نہ کرسکا۔
أيُّ أمرئٍ يستطيعُ أن يُسامِيَ الأمين الصادقَ ﷺ.	کون انسان امین وصادقؐ کی بلندیوں کو پاسکتا ہے۔
ماذاقَ النومَ طُولَ ليلِه الاّغِراراً.	رات بھر آنکھ اچٹتی رہی۔
أهدى إليَّ من معروفٍ	
أسدى إليَّ من يدٍ.	اس نے میرے ساتھ احسان کیا۔
تشقُّ به السفينة مُصعِدَةً حيناً وهابطةً حيناً آخر.	کشتی انہیں لے کر ڈوبتی ابھرتی پانی کو چیرتی آگے بڑھتی رہی۔
لأراجعنّ الشيخَ فيما أراد إليه.	میں شیخ کے مقصد کے بارے میں دوبدو گفتگو کروں گا۔
طفقتُ أجوبُ الطُرُقاتِ مِثلَ الهائِمِ.	میں پریشان حال شخص کی طرح سے راستوں پہ پھرتا رہا۔
سبيلُ الدعوةِ مليٌ بالأشواكِ والزّوابعِ.	راہ دعوت بگولوں اور کانٹوں سے پٹی پڑی ہے۔
والغريبُ أنها جعلتْ تلتمِسُ عند عينيها الدموعَ فلاتُسعِفُها بشئٍ.	آنسو لانے کی کوشش کرتی رہی مگر لاحاصل۔

إن الحضارةَ الغربيَّةَ أثارتْ الأحقادَ والمنازعاتِ المحلّيةِ. — یقیناً مغربی تہذیب نے نفرتوں اور علاقائی جھگڑوں کو ہوا دی ہے۔

كم حاولَ التَّخلُّصَ من المأزَقِ الرَّهيبِ. — اس خوفناک تنگنائے سے نجات حاصل کرنے کی اس نے کس قدر کوشش کی۔

ضربَ على الوترِ الحسّاسِ. — اس نے دکھتی رگ پکڑ لی۔

حظِيتْ الدعوةُ بموافقتِهِ. — دعوت قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

بَدتْ على مُحيَّاهُ ملامحُ الشَّرفِ. — اس کے چہرے بشرے پہ شرافت کے خدوخال نمایاں ہیں۔

قد عَهِدَ إليَّ الأستاذُ أمراً ذابالٍ. — استاد نے مجھے ایک اہم کام سپرد کیا ہے۔

تفرَّقتْ كلمتُهم وتمزَّقَ شملُهم. — ان کا شیرازہ بکھر گیا۔

إنقلبتْ حياتُه ظهراً لبطنٍ. — ان کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔

أخذتْ كلمتُه بمجامعِ قلبِهِ كلَّ المأخَذِ. — اس کی باتیں دل میں پوری طرح سے گھر گئیں۔

أرجأتُ له الحبلَ إلى مدّةٍ. — ایک عرصہ تک میں نے اسے مہلت دی۔

لاأدري كيف أُبادِيكُم به . — مجھے نہیں پتا کہ آپ سے اس کا اظہار کیسے کروں۔

قدمُحِيَتْ بينهم وبينه الفروقُ . — اس کے اور لوگوں کے درمیان امتیازات مٹ گئے۔

رُفِعَت بينهم وبينهُ الحُجَبُ. — اس کے اور لوگوں کے درمیان حجابات کھڑے کر دیے گئے۔

لقدأسأتُ بكم الظنَّ فَمعذِرَةً إليكم. — ،آپ سے بدظن ہو گیا تھا تو اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

إنى كنتُ راغباًعن أن أوذيكم. — آپ کو تکلیف دینے سے میں گریزاں رہا۔

رجلٌ مؤطّأُ الأكناف مؤطّأُ العَقِبِ.	وہ نرم خو ہے اور اس کے پیرو کار بہت ہیں۔
فقد أبَيتُم أن تَفعلُوهُ.	تم اس کے بالفعل کرنے سے انکاری رہے۔
يعيشونَ رَهْنَ الاِعتقَالِ.	وہ نظر بندی کی زندگی گزار رہے ہیں۔
مُستَقبلُ المسلمينَ لَن يصنَعَهُ غيرُهُمْ.	مسلمانوں کے مستقبل کی تعمیر دوسرے کبھی نہیں کریں گے۔
العالَمُ العربيُّ على مُفترَقِ الطُرُقِ.	عالم عربی چوراہے پہ کھڑا ہے۔
أشادَ الملكُ بمشروعٍ ضَخْمٍ اُعِدَّ لتسهيلِ المُواطنينَ.	بادشاہ نے اس زبردست اسکیم کو سراہا جسے اہلِ وطن کو سہولت بہم پہنچانے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔
إنّ المملكَةَ لَن تتوانى في الدفاعِ عن مُقدّسَاتِها	مملکت اپنے مقدس مقامات کے دفاع میں ہرگز کمزوری نہیں دکھائے گی۔
تَحطَّمتْ أسوارُ الظّلامِ والضلالِ.	تاریکی اور گمراہی کی دیواریں پاش پاش ہوگئیں۔
الفُرقَةُ هِي داءُ الجهلِ الفتّاكِ الذى يَنخَرُ جسَدَ الامَّةِ.	اختلاف وہ جان لیوا جہالت کا مرض ہے جو امّت کے جسم کو کھوکھلا کر رہا ہے۔
تَقْشَعِرُّ الجلودُ من هَولِهَا.	اس کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
لايُمكِنُ لنَاأن نُتابِعَ مسيرَتَنَا مستقلّاً.	آزادانہ طور پر اپنی مہم کو جاری رکھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔
نُسِجَتِ المؤامراتُ ضِدَّ الاسلامِ منذ نَشأَتِها فَفَشِلَتْ كلُّها.	سازشوں کے تانے بانے بنے گئے مگر سب کے سب ناکام ہوئے۔
خَرَجَ من التخلّفِ وارتفعَ إلى أسمى دَرَجاتِ التطوُّرِ.	پستی سے نکل کر ترقی کے بام عروج پر جا پہنچا۔
هُم جميعاًمُتَساندُونَ متضامُّونَ على تَبايُنِ عقائِدهِمْ.	وہ اپنے گوناگوں فکری اختلاف کے باوجود متحد و متفق ہیں۔

عربی	اردو
مازال يعايشُ العالمُ العربيُّ الإضطرابَ الشديدَ في الأوضاعِ السياسيّةِ.	اب بھی عالم عربی سیاسی حیثیت سے سخت بے چینی کی زندگی گزار رہا ہے۔
وماكِدتُ أُفْصِحُ عن رائي.	میں اپنے خیال کا اظہار نہیں کر سکا۔
لقد قاطَعَتِ الإنتخاباتِ قُوًى متعدِّدةٌ.	متعدد طاقتوں نے ووٹنگ کا بائیکاٹ کیا۔
الأوضاعَ تزيدُ سُواءً على سُوءٍ.	حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔
للحضارةِ الغربيَّةِ جوانبُ إيجابيَّةٌ يجبُ الأخذ بها.	مغربی تہذیب کے کچھ مثبت پہلو ہیں جن کو اپنانا ضروری ہے۔
إن الدينَ الإسلاميَّ لايُعاكسُ سبيلَ النُّهُوضِ.	اسلام ترقی کی راہوں کا مخالف نہیں ہے۔
ضربَ به على عَرْضِ الحائطِ.	اسے دیوار پہ دے مارا۔
سقط في حضيضِ الذُّلِّ والمهانةِ.	وقعر مذلت میں جا گرا۔
التحدِّي الأكبرُ الذي يُواجِهُهُ العالَمُ.	وہ زبردست چیلنج جس کا دنیا کو سامنا ہے۔
خفَّفتُ عنك من هذه المسئوليّةِ.	آپ کی ذمہ داری میں نے آسان کردی۔
قدباءَتْ كلُّ جُهُودٍفي كسرِ الأِضرابِ عن العمل بالفشلِ.	ہڑتال ختم کرنے کی ساری کوششیں رائیگاں گئیں۔
دَورُ المرءِةِأصبح أكثرَ أهميّةً و خطورةً من السابقِ.	عورت کا رول پہلے سے زیادہ اہم اور سنگین (نازک) ہوگیا۔
ثَمَّةُ نقطةٌأخرى أُحِبُّ أن أُضِيْفَها.	یہاں ایک اور نکتہ کی بات ہے جس کا میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔
إنّ جهودَنالازالتْ قاصِرةً عن مواجهةِ المشكلةِوحلِّها.	ہماری کوششیں اب بھی مشکلات کا سامنا کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔
تُثيرُ هذه التصريحاتُ تساؤُلاًفي نفس كلِّ مُثقَّفٍ	یہ بیانات ہر پڑھے لکھے شخص کے اندر سوال ابھار دیتے ہیں۔

Arabic	Urdu
لوأُجرِيَتْ إنتخاباتٌ حرّةٌ فى مصر لنالت جماعةُ اخوانِ المسلمينَ معظمَ الأصواتِ.	اگر مصر میں آزادنہ انتخابات ہوئے تو اخوان المسلمین بیشتر ووٹ حاصل کرلے گی۔
أثبَتتِ الأحداثُ أن لغةَ السّلاحِ هى لغةٌ فاشلةٌ فى حلِّ مشاكلِ الشعوبِ.	واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ قوموں کی مشکلات اوران کے حل میں ہتھیاروں کی زبان ایک ناکام زبان رہی ہے۔
إن تجربَةَ الحركةِ الإسلاميّةِ حَقَّقتْ فى الصومال ماعَجزتْ عنه الفصائلُ والحربُ.	تحریک اسلامی کے تجربہ نے صومالیہ میں وہ بنیادی مقاصد حاصل کرلئے جن کے حاصل کرنے سے مختلف نسلی گروہ اور جنگ قاصر رہی۔
لازالتْ أرحامُ أمّةُ الاسلامِ تلِدُ القادةَ والمجاهدينَ.	امت مسلمہ کی کوکھ سے ہمیشہ عظماء اور مجاہدین جنم لیتے رہے ہیں۔
لاتزْالُ سيوفهم تقطرُ دماً.	ان کی تلواروں سے ابھی تک خون ٹپک رہا ہے۔
يشنُّونَ الغارةَ تِلوَ الغارةِ.	وہ مسلسل یورش کررہے ہیں۔
أطلق قلمَهُ للبعيرِ عن رأيهِ الإسلامى بأسماء مستعارةٍ.	قلمی ناموں سے اس نے اپنی اسلامی فکر کے اظہار خیال کے لئے اپنے قلم کو آزاد کردیا۔
قدأثار هذا القرارُزَوبَعَةً.	اس قرارداد نے طوفان برپا کردیا۔
بقَدرِ ماتنمُّ ردودُ الفعلِ.	جس لحاظ سے ردعمل کا اظہار نمایاں ہے۔
فقد كان موقفِها متأرْجحا.	اس کی پالیسی ڈانواڈول (غیر مستحکم) رہی تھی۔
قد تضافرتْ هذه العواملُ فى إثارةِ النِقْمَةِ.	ان اسباب ومحرکات نے یکساں طور پر انتقام کی آگ کو ہوادی ہے۔
تركنامصير الأجيالِ الناشئةِ ومستقبلَ الأمة الى المجهول	ہم نے نئی نسلوں کے انجام کار اور قوم کے مستقبل کو نامعلوم دنیا میں چھوڑ رکھا ہے۔

يكادُ سبيلُ التغريبِ والعاداتُ الأجنبيّةُ يَجْرِفُ أعداداً كبيرةً من شُبَّانها.
مغربی اقدار اور بیرونی عادت واطوار کا سیلاب ہمارے جوانوں کی بڑی تعداد کو تقریباً بہالے جائے گا۔

دون أن يتحرَّك أحدٌ لمواجهةِ هذا الغزوِ.
بغیر اس کے کوئی اس یلغار سے ٹکرانے کے لئے حرکت میں آئے۔

قد تكون الظروفُ الدوليّةُ غير مُهيَّأةٍ لها.
ہوسکتا ہے بین الاقوامی حالات ابھی اس کے لئے تیار نہ ہوں۔

أزْمَةُ الخليجِ وإفرازاتُها المأساوِيّةُ قد إعتصرت آخر قطرةٍ من الدماءِ.
خلیجی بحران اور اس کے المناک نتائج نے خون کے آخری قطرۃ تک کو نچوڑلیا ہ۔

إن هذه المُنْجَزَاتِ قد لاتستوعبُ مُتطلّباتِ اليوم.
بیشک یہ کامیابیاں آج کے تقاضوں کا احاطہ نہیں کرسکتیں۔

لابدَّ أولاً من مواجهةِ تحدّياتِ الغزو الفكري.
پہلے فکری یورش کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

كيف تعودُ لمجلسِ الأمنِ الدّولي كرامَتُهُ.
بین الاقوامی امن کمیٹی کا وقار کیسے بحال ہوسکتا ہے۔

قد ظهرت بَوادرُ من الأملِ على إنفراجِ الأزمَةِ.
بحران کے خاتمے کے آثار ظاہر ہوچکے ہیں۔

تحقّقَ الإخاءُ الإنسانيُّ بِمعناهُ السامي النبيلِ.
اپنے اعلیٰ ترین مفہوم میں اخوت انسانی کی تصویر بروئے کار آئی۔

عاشَ في إرتباكٍ وخوفٍ وعدمِ إستقرارٍ.
پریشانی، خوف اور غیر یقینی صورت حال میں اس نے زندگی گزاری۔

الدعاوِى التى يكذّبُها الواقعُ.
وہ دعوے جن کی واقعات نے تکذیب کی۔

كَثُر التطاحُنُ بين صفوفهم.
وہ اپنے ہی صفوں میں دست وگریباں ہیں۔

Arabic	Urdu
قـامَـتِ الـمـمـلـكَـةُ بتطبيعِ العلاقاتِ الدبلوماسيّةِ بين البلدَين.	مملکت نے دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کو معمول پر لانے کیلئے اپنا فرض نبھایا۔
يُعتبرُ هذا الحادِثُ أهمَّ حادثٍ في التاريخ.	یہ تاریخ کا اہم ترین واقعہ شمار ہوگا۔
تـجـرَّدَ عن الأغراضِ وأقرَّ باعتزازهِ بقِيَمِهِ الإسلاميّةِ.	مفادات سے عاری ہوکر اس نے اپنی اسلامی قدروں پر فخر کا اعتراف کیا۔
نبذَا الشئَ وَراءَهُ ظِهرِيّاً.	اس نے پسِ پشت ڈال دیا۔
حـاولَ مـحـاولةً جِدِّيَّةً ولم يُقصِّرْ في أداءِ واجِبِهِ.	اس نے سنجیدہ کوشش کی اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے میں کوتاہی نہیں کی۔
دَورُ الاسـلامِ فـي الـمُـجتَمعِ كان و سيبقَى دَوراً خطيراً.	اسلام کا رول پہلے بھی اور آئندہ بھی بڑا اہم اور نازک رہے گا۔
ساوِرَ نَفسَه القَلَقُ.	اس کے دل میں خدشات پیدا ہوگئے۔
تحلَّلَ مِن جميعِ القُيودِ.	تمام پابندیوں سے وہ آزاد ہوگیا۔
سَبَرَ أغوارَ الشئِ وَبَلاهُ.	اس نے گہرائی کا اندازہ لگایا۔
رَسَمَ التخطيطَ ووضَعَ البَرامِجَ.	اس نے پلاننگ کی اور پروگرام وضع کیا۔
تَعامى عن الحقائقِ.	اس نے حقائق سے آنکھیں موند لیں۔
هذا لا ينسَجِمُ مع ذوقِهِ.	یہ اس کے ذوق سے ہم آہنگ نہیں ہے۔
يُواصلونَ ضَرباتِهِم المُظفَّرَةَ.	وہ مسلسل کامیاب حملے کررہے ہیں۔
قـامَ بـالـمُخاطرةِ وَقدَّمَ المساعداتِ لضحايا الكَوارثِ.	اس نے خطرہ مول کر حادثہ میں شکار ہونے والے لوگوں کی مدد کی۔
السُـوقُ السوداءُ سائرةٌ على الطريقِ النُموِّ في كُلِّ مُدُنٍ.	تمام شہروں میں بلیک مارکٹنگ روز افزوں ہے۔

زادَتِ المشاكلُ والتعقيداتُ الاجتماعيةُ فى الدولِ الراقيةِ.	مشکلات اور معاشرتی پیچیدگیاں ترقی یافتہ ممالک میں بڑھ گئی ہیں۔
وجعلوا من قضيَّةِ سلمان رُشدِى قضِيَّةً دَوْلِيَّةً.	انہوں نے سلمان رشدی کے معاملے کو ایک عالمی مسئلہ بنا دیا۔
الإمكاناتُ الماديَّةُ للمَعاهِدِ الهنديَّةِ محدُودةٌ.	ہندوستانی اداروں کے مادی وسائل بہت محدود ہیں۔
الرجلُ المصابُ بالإصطدامِ فى إحتضارٍ يلفظُ نفسَهُ الأخيرَ.	وہ آدمی جو ایکسیڈینٹ کا شکار ہو گیا تھا جانکنی کے عالم میں زندگی کی آخری سانس لے رہا ہے۔
اضطربَ نظامُ الحبلِ الداخليّ.	اندرونی طاقت کا نظام کمزور ہے۔
إنّ بيننا وبين قومٍ حبالاً ونحنُ قاطعُوها.	ہمارے اور لوگوں کے مابین طے شدہ معاہدے ہیں جنہیں ہم ختم کر رہے ہیں۔
الاسلامُ يستطيعُ اليومَ مُعالجةَ القضايا الإجتماعيّةِ.	آج اسلام سماجی و معاشرتی مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
أحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوناًمّا.	اپنے محبوب سے سہج سہج کر محبّت کرو۔
انّ النملةَ لاتكادُ تَملُّ عن حَرَكتها الدائبةِ.	چیونٹی کبھی بھی اپنی مسلسل حرکت (فعّالیت) سے نہیں اکتاتی۔
إختلفتُ إليهِ زماناً.	ایک زمانے تک میری اس کے یہاں آمدو رفت رہی۔
إستغلَّها فى خدمَةِ مصالِحِهِ ومصالحِ أتباعِهِ الذاتيّةِ.	اپنے اور اپنے پیروکاروں کی ذاتی مصلحت کے لئے اس نے اُس کا استحصال کیا۔
علينا إذاً أن نُفِيدَ من هذا التاليف.	تب تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس تصنیف سے استفادہ کریں۔

عربی	اردو
إن علة العِلَل للعالم الإسلامي اليوم هو الرضا بالحياة الدنيا.	آج عالم اسلامی کے تمام امراض کی جڑ یہ ہے کہ وہ دنیاوی زندگی پہ مطمئن ہوگیا۔
هذه الخاطرةُ من إنتاج نفسِهِ وَوَحْي قلمِهِ.	یہ خیال اس کی ذاتی اُپج اور اس کے اپنے قلم کا ترجمان ہے۔ (طبع زاد ہے)
خطَّ المنهاجَ الذي يسيرُ وِفقَهُ.	اس نے اپنے لئے وہ طریقہ کار متعین کیا جس کے مطابق وہ قدم آگے بڑھائے۔
هزَّتْ هذه الحادثةُ دعائمَ المُجْتَمَعِ.	اس حادثہ نے معاشرے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔
تحطَّمتْ أسوارُ الضلال.	گمراہی کے قلعے پاش پاش ہوگئے۔
سيكونُ له مفعولٌ قويٌ ونتائجُ طيّبةٌ.	اس کا گہرا اثر پڑے گا اور اچھے نتائج برآمد ہونگے۔
وطّن نفسَه على الإضطلاع بهذه الأعباءِ.	ان بوجھوں (ذمہ داریوں) کو اٹھانے کے لئے اس نے اپنے آپ کو تیار کرلیا۔
نَبَذَ الإقتراحَ وراءَهُ ظهريًا.	اس نے تجویز کو پس پشت ڈال دیا۔
رماهُ على عرضِ الجدارِ.	اس نے دیوار پہ دے مارا۔
الجمعُ بين القديمِ الصالحِ والجديدِ النّافعِ.	قدیم صالح اور جدید نافع کا سنگم۔
حاولَ مُحاولةً جدّيّةً.	اس نے سنجیدہ کوشش کی۔
بذلَ قُصارَى جُهدِهِ.	اس نے انتھک کوشش کی۔
أبلى بَلاءً حسناً.	اس نے کارہائے نمایاں انجام دیے۔
لم يألُ جُهدَهُ في تزويدِ نصائحِه.	نصیحت کرنے میں اس نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔
أحدثت التفجيراتُ تطوراتٍ بعيدةَ الأبعاد.	دھماکوں نے دوررس تبدیلیاں پیدا کردیں۔

بَدَتْ بوادُر النهضةِ وطلائِعُها.	بیداری کی علامتیں اور اس کے ابتدائی آثار ظاہر ہو گئے۔
جاء بإيجادِ الإنسجامِ بين أطرافِ الشئى.	اس نے مختلف پہلوؤں سے ہم آہنگی پیدا کی۔
غطَّى القضيةَ بستارٍ.	اس نے معاملہ پر پردہ ڈال دیا۔
ترسِفُ هذه الأمةُ في أغلالِ الاستعبادِ والذلِّ.	یہ قوم غلامی وذلت کی بیڑیوں میں جکڑی ہوئی ہے۔
هؤلاء عبيدٌ يتغنَّونَ لمجدِ سادتِهم.	یہ وہ غلام ہیں جو اپنی آقاؤں کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔
تناقُضاتٌ حارتْ بهاالعيونُ.	ایسے تضادات جن سے نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
وضعَ المهندسُ الماهرُ المشروعاتِ الإنمائيّةَ.	ماہر انجینئر نے ترقیاتی منصوبے وضع کئے۔
لم يتعرَّفِ الغربُ على حقيقةِ الحياةِ.	مغرب زندگی کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔
فلايزالُ يتعثَّرُ في جادَّتِها.	تو اس راہ میں وہ برابر ٹھوکریں کھاتا رہا ہے۔
ويُعاني المشاكلَ ويُقاسي الأزماتِ.	اور مشکلات جھیلتا رہا ہے اور بحرانوں سے دوچار رہا ہے۔
إن الدين الإسلاميّ لايقفُ حجَرَ عثْرَةٍ في سبيلِ التقدُّمِ والتطُّورِ.	دین اسلامی تقدم وترقی کی راہ میں روڑا بن کر نہیں کھڑا رہتا۔
إن هدْم المسجدِالبابريِّ وصْمةُ عارٍ على جبينِ الهندِ العلمانيِّ.	بابری مسجد کی مسماری ہندوستان کی سیکولر پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے۔
إنها بادرةٌ أوليّةٌ من نوعِها	یہ اپنی نوعیت کی ابتدائی پیش قدمی ہے۔

تجشَّمَ المشاقَّ في سبيلِ بناءِ مستقبلِه الزاهر.	اپنے روشن مستقبل کی تعمیر میں اس نے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں۔
تعوَّد الإعلامُ العالميُّ علىٰ تغطيةِ الأنباءِ الإسلاميّةِ.	بین الاقوامی میڈیا اہم اسلامی خبروں کونظر انداز کرنے کی عادی ہوچکی ہے۔
ضاقتِ الأرضُ بمارحبتْ.	کشادگی کے باوجود زمین تنگ ہوگی۔
ضيَّقَ الخناقَ عليه.	اس نے اس کا ناطقہ بند کردیا ہے۔
وافقَ رئيسُ الأمَمِ المتحدةِ على جدولِ الأعمالِ للمؤتمرِ.	اقوام متحدہ کے صدر نے کانفرنس کے ایجنڈں سے اتفاق کرلیا۔
إنه عازِمٌ على تفشيلِ كلِّ محاولةٍ مهماكلَّفَهُ ذلك من تضحيةٍ.	اس نے ہر کوشش کوناکام بنانے کا عزم کرر کھاہے، خواہ اس راہ میں اسے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑے۔
وفَّرْنالك ماتريدُ وأكثر .	تمہاری چاہت سے زیادہ ہم نے فراہم کردیا۔
هوقابَ قوسينِ.	وہ دوگز کے فاصلے پر ہے۔
نابَذُوه العداءَ.	انہوں نے اس سے دشمنی مول لی۔
نالوامنهم كُلَّ مَنالٍ/ أعظموافيهم النِّكايةَ.	انہوں نے ان کوسخت نقصان پہنچایا۔
صاحوابه عن كلِّ جانبٍ.	انہوں نے ہرطرف ایک طوفان کھڑا کردیا۔
رَمَوهُ عن قوسٍ واحدةٍ.	وہ متحد ہوکراس کے مقابلہ پرآگئے۔
أضرموا البلادَ عليه ناراً.	تمام ملک میں اس نے خلاف آگ لگادی۔
هانَتْ عليهِ نفسُهُ .	اس کے لیے جان دینا آسان ہوگیا۔
أصبح الإيمانُ به والإنحيازُ إليه جِدَّ الجدِّ.	آپ ﷺ پر ایمان لانا اور آپ سے وابستہ ہوجانا شیر دل کا کام تھا۔

عزم على أن يقتحِمَ لأجله النيرانَ.	وہ اپنے عقیدہ کے لئے آگ میں کودنے کا جتن کر چکا تھا۔
ويمشي إليه ولو على حَسْكِ السَّعدانِ.	وہ اس راہ میں چلتے ہوئے انگاروں پر لوٹنے کو تیار ہوا۔
تقدَّمَ فِتْيَةٌ لايستخِفُّهُم طيشُ الشبابِ.	چند جوان مرد آگے بڑھے یہ عجلت کا فیصلہ اور نوجوانی کا اقدام نہ تھا۔
لايستهويهم مطمعٌ من مطامعِ الدنيا/	کوئی دنیاوی ترغیب کا لالچ اس کی محرک نہ تھی/
لقدرضَوا حبَّ الحروب كأنهم وُلدوامع السيفِ.	لڑائی ان کے خمیر میں داخل تھی، تلوار سے ان کا ازلی رشتہ تھا۔
ومايومُ الفِجارِ ببعيدٍ.	یوم الفجار کو ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے۔
يقهرالرسولُ طبيعَتَهُم الحربيةَ	لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی جنگی سرشت
ويكبحُ نخوتَهُم العربيةَبقوتهم الإيمانية	اور ان کی عربی نخوت کو ایمان کی طاقت سے دبائے ہوئے تھے۔

التعبيرات المحدثة الشائعة

(رائج الوقت جدید تعبیرات)

إني سعيدٌ جداً بزيارتك.	میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔
يا لها من مصادفةٍ سارّةٍ.	کیا خوب اتفاق ہے۔
في رعايةِ الله/ترافقك السلامةُ.	خدا حافظ۔
ما هي اللعبةُ المُفَضَّلةُ لديك؟	تمہارا پسندیدہ کیا ہے؟
أُحبُ لُعبةَ الكاراكيتِ.	کرکٹ کھیلنا پسند ہے۔
لم أرك منذُ فترةٍ.	ایک عرصے سے تمہیں دیکھا نہیں۔
كنتُ مريضاً منذُ أسبوعينِ.	میں دو ہفتے سے بیمار تھا۔
أيَ مرضٍ أصابك؟	کیا بیماری لاحق تھی؟
أصابتني النزلةُ الوافدةُ.	مجھے انفلوئنزا ہو گیا تھا۔
في أيَ شركةٍ تعملُ؟	کس کمپنی میں کام کرتے ہو؟
أعملُ في شركةِ الإستيرادِ و التصديرِ.	میں ایکسپورٹ امپورٹ کمپنی میں کام کرتا ہوں۔
من أين تأتي هذه السيدةُ؟	یہ میڈم کہاں سے آرہی ہیں۔
هي ممرضةٌ تعملُ في مستشفى الملك.	یہ کنگ ہاسپٹل میں نرس ہیں۔
و شقيقها ميكانيكيّ.	اور اس کا بھائی کاریگر ہے۔
أبحث عن الوكلاء لشركتي.	مجھے اپنی کمپنی کے لئے ایجنٹوں کی تلاش ہے۔
شركتي تصنع أقمشة و ملبوسات.	ہماری کمپنی کپڑے اور ملبوسات تیار کرتی ہے۔

العربية	اردو
هل لمنتوجاتكم معرضٌ في المدينة.	کیا شہر میں آپ کی مصنوعات کا کوئی شوروم ہے؟
هي مؤامرةٌ لا تخطرُ على بالٍ.	یہ ایسی سازش ہے جو کسی کے ذہن میں نہیں آ سکتی۔
إنهُ لا يجعلني أشعرُ بالضجرِ.	وہ مجھے پریشان ہونے نہیں دیتا۔
لا أجعلُك تشعرُ بالضجرِ.	میں تمہیں پریشاں ہونے نہیں دیتا۔
إنهُ يخافُ من خيالهِ.	وہ اپنے سائے سے ڈرتا ہے۔
صيغَ قلبهُ من صخرٍ.	اس کا دل پتھر کا ہے۔
لم يكن شيئي في خاطري.	میرے ذہن میں کوئی خیال نہ تھا۔
لقد خابَ ظنّي فيك.	میں نے آپ کو غلط سمجھا۔
غمرَ والديهِ بالسعادةِ و الهناء.	وہ اپنے والدین کے لئے سعادت وخوشی کا باعث بنا۔
إنهُ أساء السلوكَ في مدرستهِ.	اس نے اسکول میں غلط رویہ اپنایا۔
لا تقفْ مكتوف اليدينِ.	ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہو۔
كرّس القليلَ من وقتك للتعليمِ.	کچھ وقت پڑھنے میں لگاؤ۔
آملُ أن تتلاقى أفكاري مع أفكارك.	امید کہ تم میری رائے سے اتفاق کروگے۔
لا أدري ما سيحدثُ.	نہیں معلوم کیا ہونے والا ہے۔
إمتحانُك أخذَ يقتربُ يوماً بعد يومٍ.	تمہارا امتحان روز بروز قریب آ رہا ہے۔
كان مشغوفاً في الحديث.	وہ محوِ گفتگو تھا۔
لي وجهةُ نظرٍ أخرى.	میرا نقطۂ نظر دوسرا تھا۔
ليس لهذا أيُّ معنى.	اس کا کوئی مطلب نہیں
هذا لا يعنيك بشيئي.	اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں۔
لا تحكم بظواهر الأمور	ظاہری باتوں کو دیکھ کر فیصلہ مت کرو۔

Arabic	Urdu
إنها حاضرةٌ في مملكةِ مخيّلتي.	وہ میرے خوابوں کی شہزادی ہے۔
إنها قرّةُ عيني.	وہ میری آنکھوں کا تارا ہے۔
طيفُها يترائَى في منامي.	خواب میں اس کی تصویر نظر آتی ہے۔
ليس هذا في شغلي.	یہ میرا کام نہیں ہے۔
كُن لطيفاً بقدرِ ما تستطيعُ.	جتنا ہو سکے نرم خو بنو۔
كلُّ شئٍ على ما يُرامُ.	سب ٹھیک ٹھاک ہے۔
ضَعْ ذلك في الحُسبان.	اس بات کو دھیان میں رکھو۔
إنّني أوافقُ على إقتراحك.	میں آپ کی تجویز سے متفق ہوں۔
أُرسِلُ إليك مبلغاً لتلبيةِ المصارفِ المتكرّرةِ/اليومية.	روزمرّہ کے اخراجات کے لئے ایک رقم بھیج رہا ہوں۔
إنك ستشعرُ بالغبطةِ.	یہ بات تمہارے لئے قابلِ فخر ہے۔
هو غيرُ موغُوبٍ فيهِ.	وہ دوستی کے قابل نہیں ہے۔
طالما يستعملُ لغةً وسخةً.	اکثر خراب زبان استعمال کرتا ہے۔
ثمّ هو غيرُ نظاميٍّ بتاتاً.	پھر مطلق وقت کی پابندی نہیں کرتا۔
بل يَقضِي معظمَ الأوقاتِ في الكافيتيريا، أو يتحدثُ عن الأفلامِ و أبطالها.	بلکہ بیشتر وقت کیفے میں بیٹھ کر یا فلموں اور ایکٹروں کے بارے میں باتیں کرتے گزارتا ہے۔
لو حقّقَ هدفَ حياتهِ و طموحَ عائلتهِ.	کاش وہ اپنے مقصدِ زندگی اور گھر والوں کی امّیدوں کو پورا کرتا۔
ليس هناك سببٌ خاصٌ سوى اللامسئوليةِ.	سوائے غیر ذمّہ داری کے کوئی وجہ نہیں۔
إني لا أتحمّلُ مثلَ هذه الرفاهيةِ.	میں اس طرح عیش کرنے کا متحمل نہیں ہوں۔

وقمتُ خلالَ هذه المدّةِ بأداءِ واجباتی بالتفانی و الاتقانِ.	اس مدّت میں میں نے اپنے فرائض جانفشانی اور محنت سے انجام دیے۔
أوَكِّدُ لكم أنی لن آلوَ جهداً فی أن أكونَ حُسنَ ظَنِكم و ثِقتِكم بی.	میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری پوری کوشش ہوگی کہ مجھ پر آپ کا اعتماد اور حسنِ ظن قائم رہے۔
من المؤكّدِ أننی أقومُ بهذا الواجبِ بكُلِّ جدارةٍ و كفاءةٍ.	مجھے یقین ہے کہ یہ فرض بخیر وخوبی انجام دے سکتا ہوں۔
أعِدُكم بأنّنی سأبذلُ قصاریٰ جُهدِی لاثبتَ لكم جدارتی.	میں وعدہ کرتا ہوں کہ پوری محنت صرف کر کے اپنی اہلیت ثابت کروں گا۔
اعدكم بأنّنی لن ادّخرَ وسعاً دون تكرارِ شكواكم.	میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کی دوبارہ ہرگز آپ کو شکایت کا موقع نہ دوں گا۔
اقترحُ عليكَ بمواصلةِ دراستكَ العُليابعد التخرُّج.	میرا مشورہ ہے کہ فراغت کے بعد تم اعلیٰ تعلیم جاری رکھو۔
فلانٌ يعمَلُ ضدّ فلانٍ.	فلاں فلاں کے برعکس قدم اٹھاتا ہے۔
هويقتلُ الوقتَ بعملٍ كذا.	وہ اس طرح کے کام میں وقت گزاری کررہا ہے.
يُمثّلُ بلدَهُ فی المحافلِ.	وہ میٹنگوں میں اپنے ملک کی نمائندگی کررہا ہے۔
أعطی رأيَهُ فی هذه القضيَّةِ.	اس معاملے میں اس نے رائے پیش کی۔
المسألةُ الآن تحتَ البحثِ والدراسيَّةِ.	مسئلہ اب زیرغور ہے۔
تكهْرَبَ جوُّ السياسةِ.	فضائے سیاست منور ہے۔
بمثابةِ ذرِّ الرمادِفی العيونِ.	جیسے آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے۔
يَكسِبُ خُبْزَهُ بِعَرْقِ جبينِه.	اپنے پسینے کی کمائی کھاتا ہے۔
لايری أبعدَمن أرنبةِ أنفِهِ.	معاملہ کو وہ مشکل خیال نہیں کرتا۔

Arabic	Urdu
هو يلعبُ بالنار.	وہ آگ سے کھیلتا ہے
لاجديدَ تحتَ أديمِ السماء.	زیرِ آسماں کوئی انوکھی چیز نہیں۔
هذه نقطةُ إرتكازٍ.	یہی عمل کی بنیاد ہے/ یہی نقطۂ ارتکاز ہے۔
يقبضُ على دُفَّةِ الأمورِ.	دستاویزات اس کے قبضہ میں ہیں۔
وضع النُقط على الحروفِ.	معاملہ کو کھول کر رکھ دیا/ الم نشرح کر دیا۔
يلعبُ دوراً في هذه الموضوعِ.	اس موضوع پر اپنا رول ادا کر رہا ہے۔
فلانٌ يؤيِّدُهُ الشارعُ.	اسے عوام کی حمایت حاصل ہے۔
هو رجلُ الساعة.	وہ وقت کا آدمی ہے۔
كلّمه بطرفِ شفتيه.	اس نے اہانت آمیز گفتگو کی۔
توتّرت علاقاتٌ بين البلدين.	دونوں ملکوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔
تلبّد جوّ السياسة بالغيوم.	آسمانِ سیاست ابر آلود ہے۔
هو حجرُ عثرةٍ في سبيلِ كذا.	وہ اس راہ کا روڑا ہے۔
يصطادُ في الماء العكِرِ.	وہ کمزوری سے فائدہ اٹھاتا ہے۔
يضحكُ ضِحكةً صفراءَ.	وہ فرمائشی قہقہہ لگاتا ہے (مذاق اڑاتا ہے)
موضوعٌ واردٌ/ داخلٌ في نطاقِ البحثِ.	زیرِ بحث۔
دسائسُهُ تغذّي الفتنةَ.	آگ پر تیل چھڑکتا ہے۔
تصفيةُ المحلِّ التجاري.	تجارتی مرکز کا خاتمہ۔
قام بالمساعي الجميلة.	اس نے قابل قدر کوششیں کی۔
لامحلّ له من الإعراب.	اس کا وجود غیر ضروری ہے۔
مات ولم يعرفْ امرأةً.	اس نے شادی نہیں کی۔
حرَق بخور الثناء بين يديه.	اس نے نفاق آمیز ستائش کی۔

ضحىَّ على مذبح أغراضهِ.	اس نے اپنے مفاد کی گردن پہ چھری چلا کر قربانی دی۔
مَن له أذنانِ فليسمعْ.	غور فکر کرے۔
أخذَ زمامَ المبادرةِ.	پیش قدمی کی باگ تھام لی۔
صبَّ عليه جامَ غضبِه.	اس پر اپنا غصہ اتارا۔
طلبَ يد فلانةٍ.	شادی کا خیال ظاہر کیا۔
هو دُودةُ كتبٍ.	وہ کتابوں کا کیڑا ہے۔
أحِيلَ على التقاعدِ.	وہ ریٹائرڈ ہوگیا۔
هو على أعسالِ أبيهِ.(أى على أخلاقه)	وہ اپنے باپ کی ڈگر پہ قائم ہے۔
إنصَهروا في بوتقتِهم.	وہ ڈھل گئے، شامل ہوگئے۔
رفَعَ من قيمتِهِ.	اس نے اس کی اہمیت بڑھائی۔
نقصَ من قيمتِهِ.	اس نے اس کی اہمیت گھٹائی۔
أُرْجِئُ هذا الموضوعَ لمناسبةٍ مَا.	کسی مناسب وقت کے لئے اس موضوع کو اٹھا رکھتا ہوں۔
تغيّرتْ معالِمُ الحياةِ.	نشانات منزل تبدیل ہوگئے۔
هزّتْ هذه الحادثةُ دعائمَ المُجتمعِ.	اس واقعے نے معاشرے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔
ذابتْ في المجتمعِ الفوارقُ الجِنسيَّةُ.	معاشرہ میں نسلی امتیازات مٹ گئے۔
أخذَهُ بعينِ الإعتبارِ.	اس نے اسے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا۔
أعطاهُ الاهتمامَ.	اس نے اس کی جانب توجہ دی۔
بلغَ الدمارُ يفوق الوصفَ.	تباہی بیان سے باہر ہے۔
لاداعي للعجلة.	جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔
لقد قسوتَ عليه.	تم نے اس پر زیادتی کی۔

مضى الليلُ إلاَّ أقلَّهُ. — نصف سے زیادہ رات گزر گئی۔

ذهبتُ لشأني. — میں اپنے کام سے چلا گیا۔

بدأتْ قلوبُهم تجيشُ هلَعاً. — ان کے دل دہلنے لگے۔

نستَجْلي حقيقةَ أمرِهم. — ان کی سچائی کی ہم نے تحقیق کی۔

لايتجاسرُ أحدٌ على المرور بهذا الوادي. — اس وادی سے ہر شخص گزرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔

أخْفقَ في المُهمَّةِ. — مقصد میں ناکام رہا۔

إرتمستْ على شَفَتَيْهِ إبتسامَةٌ — اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

جانبتُ فيها الإفراطَ والتفريطَ. — اس معاملہ میں میں نے افراط وتفریط سے گریز کیا۔

رماهُ الناسُ بالتقصيرِ. — لوگوں نے اس پر کوتاہی کرنے کا الزام لگایا۔

لاأعملُ مسئوليَّةَ إصطحابكم. — میں آپ کو ساتھ لے جانے کی ذمہ داری نہیں نبھا سکتا۔

رفضتُ إصطحابَهُ. — اس کو ساتھ لے جانے سے میں نے انکار کردیا۔

فشِلتِ المَزارِعُ الجَماعيَّةُ. — اجتماعی کاشت کا نظام فیل ہوگیا۔

قدِ إنتهى دَورُهُ. — اس کا بھرم اٹھ گیا۔

كان التظالُمُ فاشياًفي المجتمعِ. — معاشرے میں ظلم وزیادتی کا بازار گرم تھا۔

إن المنهجَ الإسلاميَّ يُساوى الحقيقةَ. — اسلام میں طریقۂ کار کی وہی اہمیت ہے جو اصل دین کی۔

القضاءُ على عناصرِ الخطَرِ. — مخالف عناصر کی سرکوبی۔

على مدارِ التاريخِ البشريِّ. — تاریخ انسانی کے ہر دور میں۔

يخلَعُ وِلاءَهُ من التجمُّعِ الحرَكي الجاهلي. — تحریک جاہلیت سے اس نے اپنا رشتہ منقطع کرلیا۔

الإسلامُ يستنكرُ الإكراهَ على العقيدةِ.	اسلام عقیدہ کے معاملہ میں جبرواکراہ کو ناپسند کرتا ہے۔
الثورةُ الشاملةُ على حُكْمِ البشرِ.	انسانی حاکمیت کے خلاف ہم جہتی یورش۔
الهجومُ الإستشراقيُّ الماكرُ.	مستشرقین کے عیارانہ حملے۔
من عادتِهِ أن يثورَ للمظلوم الذي يحتملُ الأذى.	اس کی حمیت مظلوم کے دکھ کو دیکھ کر بھڑک اٹھتی ہے۔
عارٌ على العربِ.	عرب کے لئے ڈوب مرنے کی بات ہے۔
هذه ملابَسَةٌ لابدَّ منها.	یہ صورت حال جس کا اظہار کرنا ناگریز ہے۔
أطلقَ من اللصوقِ بالطينِ.	اسے خاکی فطرت سے آزاد کردیا۔
إن الإسلامَ لايقبَلُ أنصافَ الحُلولِ مع الجاهليّةِ.	اسلام جاہلیت کے ساتھ صلح وبٹوارے پر راضی نہیں ہے۔
هوأوسعُ رُقعةً وأبعدُ مدىً.	نہایت وسیع وعریض اورناپید کنارا ہے۔
يرسمُ معالمَ الطريقِ.	نشانات راہ متعین کرتا ہے۔
إتَّسعْتُ آفاقُ النفسِ المؤمنةِ.	مومن کی دنیائیں لامحدود ہوگئیں۔

عناوين بارزة وفقرات مختارة
من المجلّات والصحف
(رسائل واخبارات کی شہ سرخیاں)

عامٌ هجريٌ جديدٌ واستراتِيجِيَّةٌ جديدةٌ. — نیا ہجری سال اور نئی حکمتِ عملی۔

قيامُ حكومةِ الجَبْهَةِ المُتَّحِدَةِ العِلمانيةِ. — متحدہ سیکولر محاذ کی حکومت کا قیام۔

ذكرى فتحِ إسطنبول تتحوَّلُ إلى مؤتمرٍ إسلاميٍّ سنويٍّ. — استانبول کی فتح کی یادگار ایک سالانہ اسلامی کانفرنس میں تبدیل ہو رہی ہے۔

ماذا خسرَ العالمُ بإنحطاطِ المسلمين. — مسلمانوں کے زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا۔

القانونُ المدنيُّ الموَحَّدُ. — یکساں سول کوڈ۔

الوضعُ السياسيُّ والاقتصاديُّ للعالمِ الإسلاميِّ. — عالمِ اسلام کی اقتصادی وسیاسی صورتِ حال۔

الصلاتُ الهنديةُ–الإسرائيليةُ. — ہند–اسرائیل تعلقات۔

الحجُّ شريعةٌ وشعيرةٌ. — حج شریعت بھی شعار بھی۔

الحُجَّاجُ يستفيدون من الخدماتِ الهاتفيَّةِ بسهولةٍ. — حجاج کو آسانی سے ٹیلی فون کی خدمات حاصل ہیں۔

عربی	اردو
البرقُ، والبريدُ والهاتفُ.	ٹیلی گرام، پوسٹ آفس، اور ٹیلی فون۔
علينا الأخذُ بالأسلوبِ الأمثلِ.	ہمیں مثالی طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے۔
الركوبُ فوقَ حافلاتِ النقلِ مَخاطرٌ.	بسوں کے اوپر سوار ہونے میں خطرات ہیں۔
لِوحدةِ المسلمينَ مظاهرٌ عديدةٌ.	مسلمانوں کے اتحاد کی مختلف شکلیں ہیں۔
سَلالِمُ كَهْربائيةٌ مُتَطُوِّرةٌ للمُصلِّينَ على سَطحِ الحرمين.	حرمین شریفین کی بالائی منزل پر نماز پڑھنے والوں کے لئے اعلیٰ قسم کی بجلی کی سیڑھیاں۔
الإسلامُ والمذاهِبُ الوضْعِيَّةُ.	اسلام اور خود ساختہ مذاہب۔
مُنصِّرُونَ في زيِّ المسلمينَ.	عیسائی مبلغین مسلمانوں کے بھیس میں۔
إسرائيلُ تَكشفُ عن أهدافها الحقيقيَّةِ.	اسرائیل اپنے حقیقی مقاصد کا اظہار کر رہا ہے۔
قَدّم إبنَهُ للشهادةِ قبلَ أن يلحَقَ به في رَكْبِ الشهداء.	خود قافلۂ شہداء میں جا شامل ہونے سے پہلے اپنے لڑکے کو شہادت کے لئے پیش کر دیا۔
إسرائيلُ تدعو المِنْطَقَةَ كُلَّها إلى سِباقٍ مَحمومٍ من التَسلُّحِ النَّوَوِيِّ.	اسرائیل پورے علاقے کو ایٹمی ہتھیار جمع کرنے کے ایک سخت مقابلے کی سمت دعوت دے رہا ہے۔
الإشعاعُ النوويُ يخيمُ فوقَ رؤوسِنا.	ایٹمی پھیلاؤ ہمارے سروں پر چھاتا جا رہا ہے۔
مُناورةُ اسرائيليةٌ للحُصولِ على تِكنالوجيّةٍ نوويّةٍ حديثة.	جدید نیوکلیائی ٹکنالوجی کے حصول کے لئے یہ ایک اسرائیلی چال (کوشش) ہے۔
صحيفةٌ ألمانيةٌ أشادتْ بقِيَمِ الاسلام.	ایک جرمنی اخبار نے اسلامی قدروں کو سراہا۔
توقيعُ مُذكرةِ تفاهُم لتأسيس المُنْتَدى الاسلاميِّ العالميِّ للعلوم والثقافة.	سائنس اور کلچر کے بین الاقوامی اسلامی کلب کے قیام کے لیے باہمی سمجھوتے کے میمورنڈم پر دستخط۔

مديرُ المركزِ الثقافي الاسلامي يشاركُ في وضعِ حجرِ أساسٍ لمركزٍ إسلاميٍ جديدٍ.	ایک نئے اسلامی مرکز کی سنگ بنیاد رکھنے کے لئے اسلامی ثقافتی مرکز کے ڈائریکٹر کی شرکت۔
القرارُ بتحريمِ مُمارسةِ الطّبِ النسائي على الأطبّاءِ الرجالِ.	مرد ڈاکٹروں پر نسوانی علاج کی پریکٹس کی ممانعت کی قرارداد۔
وَقَفَ صادماً ضِدَّ الغزوِ الروسيِّ.	روسی حملہ کے خلاف وہ ثابت قدمی سے جما رہا۔
سعَى الغربُ إلى تدميرِ القوّةِ التركيةِ لِتمزيقِ العالمِ الاسلامي.	مغرب ترکیا کی طاقت کو تباہ کرنے میں کوشاں رہا تا کہ عالمِ اسلام کو ٹکرے ٹکرے کر سکے۔
عَمِلَ الغربُ على تجنيدِ المَارِقينَ مِن أمّتنا ووَظَّفُوهُم لخدمةِ العلمانيّةِ.	ہماری امت سے کٹ جانے والے لوگوں کو مغرب نے جمع کیا اور سیکولرزم کی خدمت کے لئے ان کو استعمال کیا۔
أنجبتْ علمانيةُ أمريكا جيلاً من أطفالِ المُخدِّراتِ.	امریکہ کی سیکولرزم نے نشہ آور عورتوں کے بچوں کی ایک نسل کو جنم دیا۔
ليسَ الاسلامُ مُجرَّدَ عقيدةٍ، بل هو منهجُ الحياةِ الأشملِ الأكملِ.	اسلام محض عقیدہ کا نام نہیں ہے بلکہ وہ زندگی کا ایک مکمل نظام ہے۔
العلمانيةُ أخطرُ مَعاولَ هَدمٍ للأمَّةِ الاسلاميّةِ.	سیکولرزم امّتِ اسلامیہ کی جڑ بنیاد کھود پھینکنے کی سب سے خطرناک ہتھیار (کدال) ہے۔
إنّها تهدفُ إلى التشكيكِ في العقائد و الخروج على المبادئ.	اس کا مقصد عقائد میں شکوک وشبہات پیدا کرنا اور اصولوں کے خلاف بغاوت کرنا ہے۔
لماذا نحنُ مُضطَهَدُون؟	ہم مظلوم کیوں ہیں؟
قَضَايا المسلمين ومَنهَجُ مُعالجَتِها.	مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حل کا طریقہ۔
إنتصاراتُ الجهادِ في إريتريا.	اریٹریا میں جہاد کی کامیابی۔

فی أیّ مَلعبٍ سَتستقِرُّ الکُرَةُ.	گیند کس میدان میں جا کر ٹھہرے گا؟
تقریرٌ أخباریٌّ حولَ تفجیرٍ.	دھماکہ پہ اخباری رپوٹ۔
العلاقةُ بین التَّفاهَةِ وَالعُقْم.	گھٹیاپن اور عدم افادیت کے درمیان تعلق۔
العلاقةُ بینَ النوازعِ والنَزَواتِ.	جذبات اور بے ہودہ حرکتوں کے درمیان ربط۔
الأدبُ یُعمِّقُ الشعورَ بالحیاةِ.	ادب زندگی کے شعور کو گہرا بناتا ہے۔
الشّکْوَی داءٌ إجتماعیٌّ لهُ أضرارُهُ.	شکوہ شکایت ایک سماجی بیماری ہے جس کے نقصانات سامنے آکر رہتے ہیں۔
التَبرُّمُ بالحیاةِ والسخْطُ علیها.	زندگی سے بے زاری اور اس سے نفرت۔
قراءةٌ لزیادةِ الحصیلَةِ الثقافیةِ.	ثقافتی معلومات میں اضافہ کی خاطر پڑھنا۔
عَزَمَ هؤلاءِ علی الإستقالةِ مِن الحکومةِ.	حکومت سے مستعفی ہونے کا انہوں نے تہیّا کرلیا۔
التوتُّرُ بین الحکومةِ ومجلسِ الأمّةِ یزدادُ.	حکومت اور اسمبلی کے درمیان تناؤ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔
الکاتبُ یُوجِّهُ الناسَ إلی إستجابةِ تَحدِّی الأیّامِ.	انشاء پرداز لوگوں کو زمانے کے چیلینج قبول کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔
الهمسُ والشائِعاتُ.	کانا پھوسی اور افواہیں۔
عوامِلُ تکوینِ الرائی العامِ.	رائے عامّہ کی تشکیل کے اسباب۔
عودةٌ إلی مَلفٍّ القدیمِ.	قدیم فائلوں کی طرف رجوع۔
مثالٌ فاشلٌ للانتهازیّةِ السیاسیّةِ.	موقع پرست سیاست کی ایک ناکام مثال۔
دورُوسائِلِ الاِعلامِ فی تشکیلِ الرائِی العامِ.	رائے عامّہ کی تشکیل میں میڈیا کے ذرائع کا رول۔
مَاانتفشَ الباطلُ إلاّلغیابِ أهلِ الحقِّ.	باطل اسی صورت میں اپنے بال و پر پھیلاتا ہے جب میدان سے حق کے علمبردار غائب ہوجائیں۔

النفوذُ اليهوديُّ في الأجهزةِ الإعلاميّةِ.	میڈیا (خبر رساں ایجنسیوں) پر یہودی تسلّط۔
العملُ الاسلاميُّ مَحطّاتٌ وغاياتٌ.	اسلامی کاز، راہ ومنزل۔
تطرَّقتِ الأفكارُ الغربيّةُ إلى القلوبِ.	مغربی خیالات نے دلوں میں راہ پالی ہے۔
نَحْوَ مسيرةٍ راشدةٍ للعملِ الاسلاميِّ.	اسلامی کاز کی سمت ایک دانشمندانہ اقدام۔
ميزانُ الترجيحِ بين المصالحِ عند التعارُضِ.	اختلاف کے موقعہ پر مفادات کے پلڑے کو جھکانا۔
الإستعانةُ بالمُرْتزِقَةِ والأحزابِ الأخرى.	وظیفہ خور پٹھوؤں اور دیگر پارٹیوں سے مدد لینا۔
تدريبٌ على الأسلحةِ الثقيلةِ.	بھاری بھرکم ہتھیاروں کے استعمال کی ٹریننگ۔
دَورةٌ مجّانيةٌ لمدّةِ أسبوعينِ للتدريبِ على إستعمالِ الكَمبْيوتَرْ.	دو ہفتہ کے لئے کمپیوٹر کے استعمال کی تربیت کا مفت کورس۔
بُشرَى سارَّةٌ لأبنائنا ورجالنا بالأقساطِ المُريحةِ.	ہمارے لوگوں کے لئے آسان قسطوں کے ساتھ ایک خوش خبری۔
هذه خلفيّاتُ القرارِ المصري.	یہ مصری قرارداد کا پسِ منظر ہے
النُّوّابُ يُطالبُونَ بسُرعةِ تقديمِ استجوابٍ.	ممبر پارلیامنٹ سے جلد از جلد جواب طلبی کا مطالبہ۔
مُبرّراتُ الحكومةِ في عدمِ إيصالِ المَرافقِ.	آسانیاں فراہم نہ کرسکنے پر حکومت کے بہانے۔
قَضايا العالَمِ بين يديكَ من منظورٍ إسلاميٍ.	اسلامی نقطۂ نظر سے دنیا کے مسائل تمہاری نگاہوں کے سامنے ہیں۔
حينما إنكشفتْ هُويَّةُ الجُناةِ تنَفَّسَ المسلمونَ الصُّعداءَ.	جب مجرموں کی شناخت طشت ازبام ہوگئی تب مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔
المسلمونَ تعرَّضُوا الإهاناتِ و المُضايقاتِ البالغةِ على أيدي الأمريكيِّين.	امریکیوں کے ہاتھ مسلمان ذلّت آمیز سلوک اور زبردست پریشانیوں سے دوچار ہیں۔

أصواتُ المسلمينَ وَرَقةٌ أساسيّةٌ في ترجيحِ الحزبِ.
مسلمانوں کا ووٹ ایک بنیادی بیلٹ پیپر ہے۔ پارٹی کے پلڑے کو ایک سمت جھکانے میں

الحرَكةُ الاسلاميةُ مُطالبةٌ بأن تضعَ ضرورةَ التغييرِ الجذريِّ للنُظُم التعليميّةِ على رأسِ برامجها كيلا يَضِيعَ جهدُها هباءً.

تحریکِ اسلامی سے اس بات کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنے نظامہائے تعلیم کے اولین پروگراموں میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے تا کہ اس کی کاوشیں رائیگاں نہ چلی جائیں۔

تدميرُ المساجدِ إعتداءٌ سافرٌ على حُقوقِ المسلمينَ الأساسيّةِ.

مساجد کی تباہ کاری مسلمانوں کے بنیادی حقوق پر ایک کھلا ہوا حملہ ہے۔

نحنُ مُستعدّونَ لِرَدِّ أيِّ عُدوانٍ.

ہم کسی بھی حملے کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

واقعُ العالمِ الاسلاميِ بين التحدّياتِ والطُمُوحاتِ.

عالمِ اسلام کی صورتِ حال چیلینجوں اور طالع آزمائیوں کے درمیان گھری ہے۔

دعوةٌ مُضَلِّلَةٌ هدفُها هدمُ الاسلامِ وإجتثاثُ جُذورِهِ.

یہ ایک گمراہ کن دعوت ہے جس کا مقصد اسلام کی عمارت کو ڈھادینا اور اس کی جڑوں کو اکھاڑنا ہے۔

عُودُوا إلى أصلِ دينِكم أوّلاً ثُمّ طبّقوهُ في داخلِ نُفوسِكُم ثانياً.

پہلے اپنے دین کی بنیاد کی طرف واپس آؤ پھر اسے اپنے نہاں خانہ دل میں روبہ عمل لاؤ۔

مِنحَةٌ دراسيّةٌ لأبناءِ الأقلّياتِ المسلمةِ.

مسلم اقلیتی طلبا کے لئے تعلیمی وظیفہ (اسکالرشپ)۔

الغربُ يَضَعُ مُخطّطاً تقودُهُ إسرائيلُ للقضاءِ على المَدِّ الاسلاميِّ الطّبيعيِّ.

یورپ منصوبہ بندی کرتا ہے، اسرائیل اسے آگے بڑھاتا ہے تا کہ اسلام کے فطری

پھیلاؤ کا خاتمہ کر سکے۔

"٣٩" قـرارٌ دَولـيٌّ حـولَ قـضـيَّةِ البُوسنَةلم يُلتزمْ منها إلاّ بقرارٍ يمنعُ تَصْديرَ السلاحِ للمسلمينَ.

بوسنیا کے مسئلہ پر "٣٩" بین الاقوامی قرارداد کی پابندی نہیں کی گئی، البتہ اس قرارداد کی پابندی ضرور عمل میں آئی جس سے مسلمانوں کے لئے ہتھیاروں کی درآمد ممنوع قرار پائی۔

جهودُ العلمانيّينَ والشيوعيّينَ تَتَلاقَى لضربِ الاسلامِ والمسلمينَ.

سیکولرزم اور کمیونزم کے علمبرداروں کی کوششیں اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی راہ میں آکر گلے مل جاتی ہیں۔

أوَّليّاتُ العمَلِ الاسلامی حالياً تحريرُ المسجدِ الأقصَى.

اس وقت دعوتِ اسلامی کی اولین ترجیحات میں سے یہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کی بازیافت ہو۔

برامجُ تعليميّةٌ دينيةٌ وإنمائيّةٌ تحتاجُ إلى الدَعمِ المادّی.

دینی اور ترقیاتی تعلیمی پروگراموں کو مادی تعاون کی ضرورت ہے۔

المدارسُ التعليميّةُ فی إستراليا نموذجُ فريدٌ يُحتذى بهِ.

آسٹریلیا کے اسکول ایک نمونہ ہیں جن کی پیروی کی جانی چاہئے۔

التقديراتُ الأوّليّةُ للمشروعاتِ التطويريّةِ.

ترقیاتی منصوبوں کے ابتدائی تخمینے۔

المُنظّماتُ العالميّةُ غيرُ الحكوميّةِ ودورُها الخطيرُ.

غیر سرکاری بین الاقوامی تنظیمیں اور ان کا اہم رول۔

السُّلطةُ البريطانيَّةُ رَفضتْ مساعدةَ اللاجئينَ السياسيّينَ.

برطانوی حکومت نے سیاسی پناہ ڈھونڈھنے والوں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

بريطانيا مُقبلةٌ على عهدٍ جديدٍ مع المسلمينَ.

برطانیہ مسلمانوں کے ساتھ ایک نئے دور میں قدم رکھ رہا ہے۔

الدعوةُ بدونِ تخطيطٍ مثلُ البِناءِ الذى يُشيَّد بدونِ خرائِطَ.

بغیر منصوبہ بندی کے دعوتی کام ایسا ہی ہے جیسے عمارت کی تعمیر بغیر نقشہ کے۔

الاستعجالُ بالحصولِ على النتائجِ غيرُ عَقْلانِيٍّ.

نتائج کے حصول میں جلد بازی بے عقلی کی بات ہے۔

الرَّهبَنَةُ والحرَمانُ من الزواجِ قَادَ رجالَ الكنيسةِ للانحرافِ.

رہبانیت اورازدواجی زندگی سے محرومی نے چرچ کے لوگوں کو بے راہ روی کے راستے پرلا کھڑا کردیا۔

الرابطةُ حذَّرَت من تَهويدِ مدينةِ بَيتِ المقدس.

رابطہ نے بیت المقدس کو یہودیانے سے خبردار کردیا۔

العَالَمُ كلُّهُ يعتمدُ على نِفْطِ الخليجِ.

پوری دنیا خلیج کے تیل پرانحصار کرتی ہے۔

رَدّاً على التهديداتِ الهنديّةِ.

ہندوستان کے دھمکیوں کے جواب میں۔

روسيا تُخطِّطُ لإبتلاعِ الجُمهوريّاتِ المُستقلَّةِ و لكنّها سَتبُوءُ بالفَشْلِ.

روس آزاد جمہوریاؤں کو ہڑپ کرجانے کی منصوبہ بندی کررہا ہے،لیکن اسے ناکامی ہوگی۔

هل صحيحٌ أنّ النظامَ العالميَّ الجديدَ يَتعَمَّدُ تنميةَ الخلافاتِ بين الدُوَلِ الإسلاميةِ؟

کیا یہ بات صحیح ہے کہ نیا عالمی نظام اسلامی ممالک کے اختلاف کو ہوا دینے کی قصداً کوشش کررہا ہے۔

هيئةُ الإغاثةِ الاسلاميةِ تُناشِدُكَ أن تَكْفُلَ طفلاً لانقاذِهِ من الضّياعِ.

مسلم ریلف کمیٹی آپ سے اپیل کرتی ہے کہ آپ ایک یتیم بچے کی اس کو بربادی سے بچانے کے لئے کفالت کریں۔

مُشاركةٌ نِسائيّةٌ من أجلِ تَكوينِ الجيلِ الجديدِ.

نئی نسل کی تربیت وتشکیل کی خاطر خواتین کی حصہ داری۔

إطلاقُ القمرِ الصناعيِّ الإسلائيليِّ تَكريسٌ للعُدوانِ.

اسرائیل کا مصنوعی سیارہ چھوڑنا جارحیت کو مسلسل فروغ دینے کی کوشش ہے۔

هناك من يَزرعُ الألغامَ في طريقِ هيئاتِ الاغاثةِ الاسلاميةِ.

یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو مسلم ریلیف کمیٹیوں کی راہ میں بارودی سرنگیں بچھاتے ہیں۔

خطَّةٌ سريَّةٌ في بلغاريا لإجبارِ المسلمينَ على الهجرةِ.

بلغاریا میں مسلمانوں کو زبردستی ملک چھوڑ دینے پر مجبور کرنے کیلئے خفیہ اسکیم تیار ہورہی ہے۔

جرائمُ إسرائيلَ لاتزالُ مستمرةً ضدَّ الشَّعْبِ الفلسطينيِّ.

فلسطینی قوم کے خلاف مسلسل اسرائیل کی مجرمانہ حرکتیں جاری ہیں۔

مكتبُ الندوةِ العالميَّةِ للشبابِ الاسلاميِّ الرئيسيُّ بالرياضِ.

ریاض میں مسلمان نوجوانوں کی بین الاقوامی تنظیم کا مرکزی آفس۔

الاتّحادُ الاسلاميُّ العالميُّ للمُنظّماتِ الطّلابيَّةِ.

بین الاقوامی اسلامی یونین برائے طلباء تنظیم۔

صُحفيٌّ هِنديٌّ قد نَدَّدَ بموقَفِ بِلادهِ من قضيَّةِ كشمير.

کشمیر کے مسئلے میں ایک نامہ نگار نے اپنے ملک کی پالیسی کی مذمت کی ہے۔

لماذا كُلُّ من يُسِيئُ إلى الإسلامِ يُعَدُّ بَطلاً في نظرِ الغَرْبِ؟

ایسا کیوں ہے کہ ہر وہ شخص جو اسلام کو نقصان پہنچانے کا بیڑہ اٹھاتا ہے تو وہ مغرب کی نگاہ میں ہیرو بن جاتا ہے؟

حلاوةُ الإيمانِ لاتُوازيها ملايينُ الفنِ.

ایمان میں جو حلاوت پنہاں ہے اس کی ہمسری لکھو کھا ادب وفن بھی مل کر نہیں کر سکتے۔

الهابِطُ لايدعو إلاّ إلى الرذيلةِ.

گراہوا پست انسان صرف گھٹیا اخلاق ہی کی دعوت دے سکتا ہے۔

طباعةُ موسوعةٍ إسلاميةٍ شاملةٍ جديدةٍ.

ایک جدید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا کی طباعت۔

اقتراحُ قانونٍ جديدٍ لتأصيلِ القِيَمِ الدينيَّة.

دینی قدروں کو استوار کرنے کے لئے نئے قانون کی تجویز۔

منحةُ الأزهرِ لطلبةِ الكومَنْوِلْثِ.

کامن ویلتھ کے طلباء کے لئے ازہر کا وظیفہ (اسکالرشپ)۔

البُنوكُ الإسلاميةُ دورُها ووظائفُها.

اسلامی بینک، ان کا رول اور ان کے فرائضِ منصبی۔

المعهدُ الاسلاميُّ يواصلُ نشاطاتِهِ.

اسلامی ادارہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

مازالَ ممنوعاً على المدارسِ الحكومية تدريسُ الدينِ الإسلاميِّ.

سرکاری اسکولوں میں اب بھی دینِ اسلامی کی تعلیم شجرِ ممنوعہ ہے۔

تطبيقُ الاسلامِ يلقَى قَبولاً كبيراً لدى الجميعِ.

اسلام کی تنفیذ سبھوں کی نگاہ میں پذیرائی حاصل کررہی ہے۔

قضايا إسلاميةٌ...... ضاعتْ في بُحُورِ الصَمْتِ الدَولِي.

اسلامی مسائل...... بین الاقوامی خاموشی کے سمندر میں گم ہے۔

مأساةُ شَعبِ كشميرَ بين الأملِ والرّجاءِ.

کشمیری عوام کا المیہ امید و بیم کے درمیان۔

تشويهُ التاريخِ جريمةٌ تَرتكِبُها الهندُ.

تاریخ کو مسخ کرنا ایک جرم ہے جس کا ارتکاب ہندوستان کررہا ہے۔

كانَ احتلالُ الاتّحادِ السوفيتي لأفغانستان بِداية تفكُّكِ ولاياتِها.

افغانستان میں سویت یونین کا قبضہ اس کے صوبوں کے خلفشار کا نقطہ آغاز بن گیا۔

نَحتاجُ إلى نظراتٍ نَقْدِيّةٍ لِمنهَجِناو أسلوبِنَا.

ہمیں اپنے طریقۂ کار اور طرزِ عمل میں تنقیدی نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

شواهِدُ ومشاهدُ جديرةٌ بالذِكرِ.

ثبوت اور آنکھوں دیکھا حال قابلِ ذکر ہے۔

دورُ الأبِ في التَنشِئةِ النَفسيَّةِ للأبناءِ.

اولاد کی نفسیاتی نشونما میں باپ کا کردار۔

حُرِيّةُ الإنتخاباتِ ونزاهتُها شرطٌ لتوجيهِ الأمّةِ نحوَ البِناءِ.

قوم کو تعمیر وترقی کی راہ پہ گامزن کرنے کے لئے آزادانہ اور صاف ستھرا انتخاب ایک اہم شرط ہے۔

العدوانُ تحتَ أيِّ شعارٍ مرفوضٌ.

ظلم وزیادتی خواہ جس نام (موٹو) سے سامنے آئے ناقابل قبول ہے۔

المعارضةُ السياسيّةُ جزءٌ من البناءِ السياسيِّ.

سیاسی اختلاف سیاسی تعمیر کے لئے جزء لاینفک ہے.

حسنُ البَنّا من خِيرَةِ مَن حَملُوا لِواءَ الإسلامَ.

حسن البناء چند چنیدہ علمبردارانِ اسلام میں ہیں۔

البُوسَنَةُ مَجزَرَةٌ تتبادلُ فيها الدولُ الغربيّةُ آرائهم.

بوسنیا ایک ایسا مقتل ہے جس کے متعلق مغربی ممالک تبادلۂ خیالات کرتے رہتے ہیں۔

الإقبالُ على الإسلامِ يَتصاعدُ في الغربِ يوماً فيوماً.

مغرب کی اسلام سے دل چسپی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔

فلماذا لايُحرّكُونَ حناجرهُم.

وہ اپنی زبان کو حرکت کیوں نہیں دیتے۔

لن يَعملُوا بِها مَهما طبّلُوا لها.

۵۰ اسے کر کے نہیں دکھائیں گے خواہ اس کے لئے کتنا ہی ڈھنڈھورا کیوں نہ پیٹیں۔

دراسةٌ موضوعيّةٌ للوضعِ التعليمي في الهند.

ہندوستان کی تعلیمی صورت حال کا علمی مطالعہ۔

سُجُونُ أوربّا مُنْتَدَى للتدرُّبِ على الجرائمِ.

یورپ کے جیل کے جرائم کی ٹریننگ گاہ ہیں۔

يحاولُ الإسلامُ أولاً وِقايةَ المجتمعِ من دوافعِ الجريمةِ.

اسلام سب سے پہلے معاشرے کو جرم وگناہ کے اسباب ومحرکات سے محفوظ رکھنے کی سعی کرتا ہے۔

الصّربُ يُكَثِّفُون هجماتِهم الإرهابيّةَ.

سرب نے اپنے دہشت پسندانہ حملے تیز کر دئے ہیں۔

الموسّساتُ الفلسيطنيَّةُ تدعو للإفراجِ عن المُعْتَقلِينَ السياسِيِّينَ.

فلسطینی ادارے سیاسی نظر بندوں کو رہائی دلانے کا مطالبہ کر رہے ہیں.

أمينُ عامِ مجلسِ التعاونِ الخليجيِّ إلى إقامةِ كتلةٍ إقتصاديّةٍ.

خلیج کی باہمی تعاون کمیٹی کے جنرل سیکریٹری ایک اقتصادی بلاک کے قیام کی سمت بڑھ رہے ہیں۔

أمريكالم تحسمْ قضيَّةَ الصفقةِ الباكستانيةِ.

امریکا نے پاکستانی سودے کے مسئلے کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

أمّتُناوقفتْ على هامشِ التطوُّراتِ العالميّةِ.

ہماری قوم بین الاقوامی تبدیلیوں وترقیوں کے کنارے کھڑی ہے۔

لماذاهذا الهجومُ على الفتيّاتِ المحجّباتِ بالذات؟

آخر یہ حملہ پردہ نشیں خواتین ہی پر کیوں؟۔

العقلُ الإسلاميُّ أصيبَ بعاهةِ الإنفصامِ التامِّ بين ماهو دينٌ وماهو دنيا.

اسلامی ذہنیت دین ودنیا کی مکمل تفریق کے کوڑھ میں مبتلا ہے۔

سَحَبَتِ الأمّةُ نفسَها من الإهتمامِ بالواقعِ.

قوم حقیقت حال کی جانب توجہ دینے سے اپنے کو دور رکھے ہوئے ہے۔

صورٌ مؤلِمَةٌ تنقُلها مسلمةٌ المانيّةٌ.

ایک جرمنی مسلمان خاتون نہایت دردناک منظر بیان کرتی ہے۔

عوائقُ عديدةٌ تقفُ أمامَ إستمرارِ الحِوَارِ.

گفتگو کے سلسلے کو برقرار رکھنے کے سامنے متعدد رکاوٹیں ہیں۔

جبهَةُ تحريرِ مورو الإسلاميةُ تنتقدُ تحركاتِ الرّئيسِ.

مورو اسلامک لبریشن فرنٹ نے صدر کی نقل وحرکت پر نکتہ چینی کی ہے۔

ثلاثةُ آلافِ طالبٍ يَتَظاهَرُون ضدَّ الفيتو الأمريكي.

امریکی ویٹو کے خلاف تین ہزار طلبا مظاہرہ کرتے ہوئے۔

المصاعبُ سلَّمٌ نَحْوَ الرُّقِيِّ والكمالِ.

دشواریاں ترقی وکمال کا زینہ ہیں۔

مفتي القدسِ يحذِّرُ المَساسَ بالأقصىٰ.

بیت المقدس کے مفتی نے مسجد اقصی کو ہاتھ لگانے سے خبردار کیا ہے۔

العلمانيّةُ في تركيا تندحِرُ أمامَ المدِّ الإسلاميِّ.

ترکیا میں سیکولرزم اسلامی سیلاب کے سامنے بے دست وپا ہے.

إنسياقُ المرأةِ وراءَ التقليدِ الأعمى.

عورت کا اندھی تقلید کے پیچھے بھاگنا۔

طرحُ مشروعٍ لوقفِ إطلاقِ النارِ في كابول.

کابل میں فائر بندی کی تجویز کی پیش کش۔

شَهِدَتِ التّسعيناتُ إكتساحَ المدِّ الإسلامي.

نویں دہائی میں اسلامی قوت کا صفایا کر دینے کی کوشش ہوتی رہی۔

الإسلامُ مستهدَفٌ لحركاتِ الصهيونيّةِ العالميّةِ.

اسلام صہیونیت کی انٹرنیشنل تحریکات کا نشانہ بنا رہا۔

إستمرارُ الإنقساماتِ داخلَ الحزبَ الوطنيّ.

کانگریس کے اندر پھوٹ کا سلسلہ جاری ہے۔

الإتحاد الوطنيُّ لم يكنْ بالمستوىٰ الذى يؤهلهُ لمواجهةِ الأعداءِ.

پبلک یونین اس مقام پر نہیں ہے کہ دشمنوں سے ٹکرّ لے سکے۔

تقفُ البشريّةُ اليومَ على حافّةِ الهاويةِ.

انسانیت آج ہلاکت کے دہانے پر کھڑی ہے۔

قدأبدعت العبقريَّةُ الأوربيَّة رصيداًضخماًمن العلمِ والثقافةِ،والأنظِمةِ،والإنتاجِ العلميّ.

یورپ کی حیرت انگیز ذہانت اور مادّی قوت نے سائنس، کلچر،نظریات اور مادی پیداوار کا انبار لگا دیا۔

صيحةٌ مُدوِّيةٌ بالأنظارِ التى تُهدّدُ الجنسَ البشرِى.

وہ خطرات جو نوع انسانی کے سر پہ منڈلا رہے ہیں۔

الانسانُ نتيجةُ الوِراثة، والبيئةِ، وعاداتِ الحياةِ، والتفكيرِ التى يَفرضُها عليه المجتمعُ العصريُّ.

موروثی اثرات اور ماحول دونوں مل کر انسانی سیرت کی تشکیل کرتے ہیں اور وقت کے غالب رجحانات اس کے فکر ونظر کے زاویوں کا رخ متعین کرتے ہیں۔

الجاهليةُ الضاربةُ الأطنابِ فى أرجاءِ الأرضِ.

جاہلیت جس نے زمین کے کونے کونے میں اپنی طنابیں گاڑ دیں۔

يَستكثِرُ من واجباتٍ وتكاليفَ يجعلُها على عاتقه.

دوشِ ناتواں پر فرائض وذمہ داریوں کا یک بار گراں ہے۔

منهجُ التَلَقِىّ للتنفيذِ والعملِ هو الذى صَنَعَ الجيلَ.

جذبہ عمل کی خاطر اخذ و استفادہ کا وہ طریقہ تھا جس نے اس نسل کے لوگوں کو ڈھالا۔

السلطانُ الذى يُزاوِلُه الكُهّانُ وَمشِيخَةُ القَبائلِ، والأمراءُ والحُكّامُ.

وہ اقتدار جو کاہنوں، پروہتوں، سلطانوں اور حکمرانوں کے ہاتھوں گردش کر رہا ہے۔

التَّلهِيَةُ بإستنباتِ البذورِ فى الهواءِ.

فضا میں تخم ریزی کرنے کی پرفریب اسکیم۔

يَجعلُ آصِرةَ هذاالتَجمُّعِ هى العقيدةُ.

عقیدہ کی مضبوط رسی سے اس کی شیرازہ بندی کر رہا ہے۔

وَجَبَ الأخذُ بالتوجيهِ الربّانى، فإنّهُ المفتاحُ الوحيدُ لَحلِّ المُعْمّيَاتِ فى الخلافاتِ.

ہدایت ربانی کو تھام لینا ضروری ہے کہ وہی اختلاف کے چیستاں کو حل کرنے کی شاہ کلید ہے۔

إنّ الشُغلَ الشاغلَ للقادةِ الكبارِ التفكيرُ بالاطاحةِ بالنظامِ الشيوعِي وإقامةُ حُكْمِ اللهِ مَحَلَّهُ.

بڑے رہنماؤں کی اہم ترین سوچ یہ ہے کہ کیمونسٹ نظام کا خاتمہ کیا جائے اور اس کی جگہ حکومت الٰہی قائم کی جائے۔

ولِجلاءِ الشكِّ وتوضيحِ الصورةِلا بُدَّ أن تعلَمَ طَبِيعَتَهُ.

شک کے ازالے اور صورتِ حال کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ تم اس کے مزاج آشنا ہو۔

وَمِمّالاريبَ فيهِ أن مَعنَوِيَّاتِ المسلمين تِجاهَ الجهادِ الأفغانى تضطَرِبُ بأسبابٍ كثيرةٍ.

اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جہادِ افغانستان کے حوالے سے مسلمانوں کے خیالات گونا گوں اسباب کی بنا پر افراتفری کا شکار رہے ہیں۔

يَلزَمُهُم أن يسألُوا أهلَ القضيَّةِ طَلائِعَ مسيرةِ الأمّة.

ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اصحاب کار اور سالارِ امّت سے دریافت کریں۔

أعلَنَ العميلُ عن خُطّتِهِ لأنهاءِ الحربِ و إحلالِ السَّلامِ.

ایجنٹ نے جنگ کے خاتمے اور امن کی بحالی کے لئے اپنے منصوبے کا اعلان کیا۔

لامُبَرّرَ لإستمرارِهِم فى القتالِ بعدَ إنسحابِ القُوّاتِ.

فوجوں کے انخلاء کے بعد جنگ کو جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

قد أكّدتِ المصادرُ الدبلوماسيَّةُ و موظَّفو الهَيئاتِ الإغاثِيَّةِ.

ڈپلومیسی ذرائع اور ریلیف کمیٹیوں کے ملازمین نے یقین دہانی کرادی ہے۔

إستغلَّتْ أمريكا بهذا الموقفِ المُتأزِّمِ لِتجمُّعِ العَسكرىّ، القَوىّ فى المملكة.

مملکت کے اندر زبردست فوج اکھٹا کر کے امریکہ نے اس پیچیدہ صورت حال کا استحصال کیا ہے۔

نَاشدَتْ حكومةُ الهندِ أن تَلعبَ دورَها فى حَرَكةِ عَدَمِ الانحيازِ.

یہ بات حکومت نے زور دے کر کہی کہ ناوابستہ تحریک میں وہ اپنا کردار نبھائے گی۔

أفرزهُ حادثُ الخليجِ أنّ العربَ هم المُصْطَلُونَ بالنارِ مُباشَرَةً.

خلیج کے واقعہ نے یہ حقیقت عیاں کردی کہ اس آگ میں براہِ راست جلنے والے عرب ہی تھے

ستكونُ إنعكاساتُهُ السلبيةُ غيرَ قابلةٍ للحصرِ.

اس کے منفی اثرات بیان سے باہر ہوں گے۔

أىُّ مُبرِّرٍ للتواجُدِ العسكرىِ الغربى فى منطَقتِنا كلِّها إلى الآن؟

ہمارے پورے خطّے میں اب تک مغربی فوج کی موجودگی کا کیا جواز ہے؟

يَتجرَّأُ على الاصرارِ على التمادى فى الغَىِّ و البَغْىِ.

وہ پوری جرأت وہٹ دھرمی کے ساتھ اپنی گمراہانہ اور ظالمانہ روش پر اڑا رہا۔

هذاأخوفُ مايَخافونهُ فى شرقِ الأرضِ و غربِها.

سب سے زیادہ اندیشہ اسی کا تھا جس کا خطرہ مغرب ومشرق میں محسوس کیا جاتا ہے۔

تُواصِلُ القُوَى الغربيّةُ اِجتماعاتِها التى لم تَتَمخَّضْ عن أىِّ قرارٍ مُنصِفٍ أو تُحرُّكٍ إيجابىٍّ لوقفِ الحَمْلاتِ.

مغربی طاقتیں مسلسل اپنی میٹنگیں منعقد کررہی ہیں جن کے نتیجے میں نہ ہی کوئی منصفانہ قرارداد سامنے آئی ہے نہ ہی حملوں کو روکنے کے لئے کوئی مثبت اقدام کیا گیا ہے۔

إنّ هذه الانجازاتِ العسكريّةَ، والدِّبْلُوماسِيَّةَ قد أعطَتْنافُرَصاً غيرَ مسبوقَةٍ لِتعزيزِ مَصالحنا فى الشرقِ الأوسط. (التقرير الأمريكى)

ان فوجی اور ڈپلومیسی کامیابیوں نے ہمیں مشرق وسطیٰ میں ہمارے مفادات کوتقویت پہنچانے کے وہ مواقع دئے جو ہمیں پہلے سے حاصل نہ تھے۔ (امریکی رپورٹ)

فأمنُ الشرقِ الأوسطِ لايزالُ يُواجِهُ العدِيدَ من التحدِّيَاتِ.

چنانچہ مشرقِ وسطیٰ کے امن کو اب بھی بہت سے چیلینجوں کا سامنا ہے۔

• البِترول، ومواجهةُ الأصولِيّةِ الإسلاميّةِ، وضَمانُ الأنظِمَةِ الصدِيقَةِ أهمُّ ثلاثةِ محاورَ تقومُ عليها الإستراتيجِيَّةُ الأمريكيَّةُ فى الشرقِ الأوسطِ.

پٹرول، اسلام بنیاد پرستی کا مقابلہ اور دوست ملکوں (تنظیموں) کی ضمانت، یہ وہ تین اہم محور ہیں جن کی اساس پر امریکہ کی حکمتِ عملی (اسٹریٹیجی) مشق وسطیٰ میں قائم ہیں۔

الولايةُ المُتّحِدةُ نَجحتْ خلالَ ثلاثةِ أشهُرٍ فى حَشْدِ نصفِ مليُون جندىٍ وملايينَ الأطنانِ من المُعدّاتِ العسكريَّةِ فى مِنطقَةِ الخليجِ.

تین مہینوں کے درمیان امریکہ (ولایات متحدہ) خلیج کے علاقہ میں پانچ لاکھ فوجیوں کو اکھٹا کرنے اور لاکھوں ٹن فوجی ساز وسامان جمع کرنے میں کامیاب رہا۔

حدثت إضطراباتٌ دوريّةٌ خلال حكمِ الساداتِ تَلَتْها فتراتُ الهدوءِ، أمّاالآنَ فإنّ الاضطراباتِ أصبحتْ مُستوطِنَةً، ففى نوفمبر ١٩٩٥م حدثتْ فى الاسكندريةِ مُؤامرةٌ لاغتيالِ الرئيسِ عن طريقِ تفجيرِ سيّارتِهِ بواسطةِ التِكنسِ الألغام.

سادات کے دورِ حکومت میں ہنگامے وقفے وقفے سے جنم لیتے رہے جن کے بعد سکون واطمینان کا وقفہ بھی آجاتا، اب تو ہنگاموں نے بودوباش اختیار کرلی ہے چنانچہ اسکندریہ میں نومبر ۱۹۹۵ء میں بارودی سرنگ صاف کرنے والی ایک مشین کے ذریعہ صدر مملکت کی گاڑی پہ دھماکہ کرکے ان پہ قاتلانہ حملہ کرنے کی سازش رچی گئی۔

كانتِ الإيجاراتُ والمصادَراتُ ضِغْثاً على إبّالهِ.

اجارہ داریاں اور ضبطیاں مصیبت بالائے مصیبت تھیں۔

وقدحَدثتْ لذلک إضطراباتٌ عظيمةٌ وثوراتٌ عنيفةٌ.

اس کے نتیجہ میں زبردست فسادات اور سخت بغاوتیں رونما ہوئیں۔

وعلى شِدَّةِ حاجةِ الناسِ إلى إقتصادٍ فى الحياةِ أسرفُوا فيهِ.

ہر چند کے لوگوں کو زندگی کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لینے کی ضرورت تھی اسراف اور فضول خرچی کرنے لگے۔

ووَصَلُوا فى التبذُّلِ إلى أحطِّ الدَّرجاتِ.

اور اخلاقی گراوٹ کی سب سے پست سطح پر پہنچ گئے۔

أصبحَ الهَمُّ الوحيدُ اكتسابُ المالِ من أىِّ وجهٍ.

ایک ہی لگن سب کے دل سے لگی ہوئی تھی کہ جس طرح ممکن ہو مال سمیٹا جائے۔

ثُمَّ إنفاقهُ فى التطرُّفِ والتَّرَفِ وإرضاءِ الشهَواتِ.

پھر، اس کو فیشن پرستی، عیش وعشرت اور اپنی من مانی خواہشات کے پورا کرنے میں خرچ کیا جائے۔

حتّى أصبحَ اهلُ البِلادِ يَتذَمَّرُونَ من الحُكومةِ، وَيمقُتُونَها مَقْتاً شديداً، و يُفضِّلُونَ عليها كُلَّ حكومةٍ أجنبيّةٍ.

ملک کے باشندے حکومت سے دل برداشتہ اور اس سے سخت نالاں رہنے لگے، اور اس پر بدیسی حکومت کو ترجیح دینے لگے۔

أما الأُمَمُ الأوروبيّةُ المُتوغّلَةُ في الشمالِ والجنوبِ فكانت تَتسكّعُ في ظلامِ الجَهلِ المُطْبِقِ، والأمِيَّةِ الفاشِيَةِ، والحروبِ الدامِيَة، لَم يَنبَثِقْ فِيها فَجرُ الحضارةِ والعِلمِ.

وہ مغربی قومیں جو بالکل شمال ومغرب میں آباد تھیں وہ جہالت وناخواندگی کا شکاراور خونی جنگوں سے زار ونزار تاریکی میں ہاتھ پاؤں مار رہی تھیں، ان ممالک میں اب تک علم و تمدّن کی صبح نمودار نہیں ہوئی تھی۔

وكانتْ بِمَعزِلٍ عن جادَّةِ قافلةِ الحضارةِ الانسانيّةِ بعيدةً عنها. لاتعرفُ عنِ العَالَمِ، ولايَعرفُ العالَمُ المتمدِّنُ عنها إلاّ قليلاً.

انسانی تمدن کے قافلہ کی شاہراہ سے الگ تھلگ تھیں، یہ دنیا سے بے خبراور دنیا تقریباً ان سے ناآشنا تھی۔

ولم تكن - مِمّا يجري في الشرق والغرب ما يُغَيِّرُ وجهَ التاريخ - في عِيْرٍ ولا نَفِيرٍ.

مشرق ومغرب کے ممالک میں جو انقلاب انگیز واقعات وتغیرات پیش آرہے تھے ان سے ان قوموں کو دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

ولم تكن بذاتِ رسالةٍ في الدين، ولا بذات رايةٍ في السياسة.

نہ دین سے متعلق ان کے پاس کوئی پیغام تھا، نہ سیاست کے میدان میں ان کا کوئی مقام۔

أمّا فارسُ التي شاطرتِ الرومَ في حُكمِ العالمِ المتمدّن، فكانت الحَقلَ القديمَ لنشاطِ كبارِ الهدّامِينَ الذينَ عَرَفهُم العالَمُ.

متمدن دنیا کی تولیت وانتظام میں ایران روم کا شریک تھا لیکن بدقسمتی سے وہ انسانیت دشمن افراد کی سرگرمیوں کا پرانا مرکز تھا۔

كان أساسُ الأخلاقِ مُتزَعزِعاً مُضطرِباً منذُ عهدٍ عريقِ القِدَمِ، ولَم تَزلْ المُحرَّماتُ النسبيَّةُ التي تَواضَعتْ على حرمَتِها ومَقْتِها طبائعُ أهلِ

الأقالِيمِ المُعتَدِلةِ مَوضِعَ خلافٍ ونقاشٍ.

وہاں کی اخلاقی بنیادیں زمانۂ دراز سے متزلزل چلی آ رہی تھیں، جن رشتوں سے ازواجی تعلقات کو دنیا کے متمدن و معتدل علاقوں کے باشندے ہمیشہ ناجائز اور غیر قانونی سمجھتے رہے ہیں ایران کو ان کی حرمت و کراہت تسلیم نہیں تھی۔

قد أصبَحَ كثيرٌ من المَعابِدِ مَواخِيرَ يَترصَّدُ فيها الفاسقُ لِطَلْبَتِهِ فاذالعبتِ الخمرُ رؤوسَهُم خَلَعُوا جِلبَابَ الحَياءِ وَطَرحُوا الحَشمَةَ.

بہت سی عبادت گاہیں اخلاقی جرائم کا مرکز تھیں، جب شراب کا دور چلتا وہ سرمستی میں مبتلا ہوتے تو شرم و حیا کے لبادے اتار پھینکتے۔

امتازَ العَربُ مِن بَينِ أمَمِ العالمِ وشُعُوبِهِ في العَصْرِ الجاهلي بأخلاقٍ ومواهبَ تفرَّدُوا بها، أو فازُوا فيها بالقِدحِ المُعلَّى.

دور جاہلیت میں عرب اپنی بعض فطری صلاحیتوں اور بعض عادات واخلاق میں تمام دنیا میں ممتاز تھے۔

كمَا هُم محكومونَ بهذه القوانينِ في إجتماعِها وعواقِبَ مايَحُلُّ بِهِم نتيجَةً لَحرَكَتِهِم الاختياريَّةِ ذاتِها، وهم لايملكُونَ تَغييرَ سنةِ اللهِ في القوانينِ الكونيّةِ التي تَحكُمُ هذا الكونَ وتُصرِّفُهُ.

اسی طرح اجتماعی تگ ودو اور خود اختیاری سرگرمیوں کے ثمرات و نتائج کے سلسلہ میں بھی وہ انہی قوانین کے پابند ہیں، وہ اس عالم پر حکمرانی کرنے والے تکوینی قوانین کے سلسلہ میں بھی سنتِ الٰہی کو بدلنے پر قادر نہیں ہیں۔

ثُمَّ يَبقَى مُعتنقُوها على هذا النحوِ أفرادًا ضِمنَ الكِيانِ العُضْوِيِّ للتجمُّعِ الحَرَكي الجاهلي القائِمِ فِعلاً.

پھر اس کے نام لیوا عملاً جاہلی تنظیم کے کل پرزے بنے رہے۔

تَدَهْوِرُ حُقوقِ الانسانِ في الدُوَلِ الجمهوريَّةِ.

جمہوری ملکوں میں انسانی حقوق کی بگڑتی صورتِ حال۔

سفراءُ عربٍ يَلُبُّونَ رَسمِيّاً دعوةَ "ايباك" الصهونيّةَ.

عرب سفراء نے سرکاری طور پر صہیونی تنظیم "ایباک" کی دعوت قبول کرلی ہے۔

مِلْيُونا مسلمٍ فرنسيٍّ يُصَوِّتُونَ فی الإنتخاباتِ الرئاسيَّةِ.

۲۰ لاکھ فرانسیسی مسلمان صدارتی انتخابات میں ووٹ ڈال رہے ہیں۔

كانَ مؤتمرُ بكين حَرباً خبيثةً تستهدفُ المرءةَ المُسلمةَ.

بیجین کی کانفرنس ایک شیطانی جنگ تھی جس کا نشانہ مسلمان عورت تھی۔

۵۰٪ من الأمّهاتِ المُراهقَاتِ يَلِدْنَ سِفَاحاً فی أمريكا.

امریکہ میں ۵۰ فیصد کمسن مائیں ناجائز بچوں کو جنم دیتی ہیں۔

نَسْفُ البِنيةِ الاجتماعيَّةِ للمُجتمَعاتِ وإسقاطُ العَالمِ فی مُستَنْقَعِ الشّقَاءِ هَدَفٌ صَهْيُونِيٌّ عالميٌّ.

معاشرے کے سماجی ڈھانچہ کو تباہ و برباد کرنا اور دنیا کو ذلّت و نامرادی کے گڑھے میں ڈھکیل دینا بین الاقوامی صہیونیت کا مقصدِ اصلی ہے۔

عَمَّ قَتلُ الأجِنّةِ تحتَ سِتارِ حُرِيَّةِ الإِجهَاضِ.

اسقاطِ حمل کی آزادی کے پردہ میں جنین کا قتل ایک عام سی بات ہوگئی ہے۔

نساءٌ يَتعَرَّضْنَ للإذلالِ، والقَتلِ، والإغتصابِ.

عورتیں تذلیل، قتل اور مجرمانہ جنسی حملوں کا شکار ہیں۔

سجناءُ مسلمونَ يُضرِبونَ عن الطعامِ بسببِ الحِرمانِ من الصلاةِ فی كَنَدَا.

کنیڈا کے جیل میں نماز ادا کرنے سے محروم کردیے جانے کی وجہ سے مسلمان قیدی بھوک ہڑتال میں ہیں۔

نداءُ المُصابينَ بالإضطراباتِ فی غُوجراتَ بعدمِ إجراءِ الانتخاباتِ قبلَ حلولِ المَوعِدِ من لجنةِ الانتخاب.

گجرات میں قبل از وقت انتخابات نہ کرانے کی الیکشن کمیشن سے فسادزدگان کی اپیل۔

قدّمَ كبيرُ الوزراءِ فى الولايةِ ميزانِيَّةَ الخسارةِ مَبلغاًقدرُهُ إثنا وعشرونَ ألفَ مليون، وستُ ماةِ مليونٍ وخمسون مليوناً.

ریاست کے وزیراعلیٰ نے ۲۲۶۵ کروڑ خسارے کا بجٹ پیش کیا۔

أجِّلتْ اجراءاتُ البرلمانِ بعد حُدوثِ الجَلَبةِ والضَّجيجِ إلى يوم الإثنينِ.

ہنگامے کے بعد پارلیامنٹ کی کاروائی دوشنبہ تک ملتوی۔

إنفجارٌ فى مكتبِ منظَّمةٍ أجنبيَّةٍ فى أفغانستان وضحيةُ عشرينَ نسَمَةً.

افغانستان میں ایک غیر ملکی تنظیم کے دفتر پر دھماکہ بیس افراد ہلاک۔

كان قد وَجَّهَ "مودى" امرهُ إلى ضُبّاط الشرطةِ أن يغضوا من ابصارهم على ردِّ فعلِ الهندوسِ.

مودی نے ہندوؤں کے ردّعمل پر پولس افسران کو چشم پوشی کی ہدایت کی تھی۔

يتمكّنُ الرئيسُ "بوش"من أن يُهاجِمَ على العراقِ معتمداً على قوّتهِ.

صدر بش اپنے بل بوتے پر عراق پر حملہ کرسکتا ہے۔

الحكومةُ فى قَفَصِ الإتّهامِ بسببِ قرارِ المَحكَمةِ العليا.

سپریم کوٹ کے فیصلے سے حکومت کٹہرے میں۔

الإزديادُ فى حوادِثِ العُنفِ قبلَ الإنتخابِ بآسام.

آسام میں الیکشن سے قبل تشدد کے واقعات میں اضافہ۔

تمّ لقاءُ وزيرِ الخارجيَّةِ الروسى مع رئيسِ الجُمهوريَّةِ وجرتْ المُفارضاتُ فى القضايا المحَليَّةِ والدَّوْلِيَةِ.

روسی وزیر خارجہ صدر جمہوریہ سے ملے، علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر گفتگو۔

ضربَ الأبُ إبنَهُ الصغيرَ البالغَ من عمرهِ أربعَ سنواتٍ ضرباً أوصلهُ لى القتلِ على طلبِهِ منهُ رُوبيَّةً.

ایک روپیہ مانگنے پر باپ نے اپنے چار سالہ بیٹے کو مار ڈالا۔

بدأتِ الهندُ كُبرى مُناوَراتِها العسكريَّةَ بعدَ ثلاثةَ عشرَ سنةً.

۱۳ برس کے بعد ہندوستان کی سب سے بڑی فوجی مشق شروع۔

أعلنتِ الحكومةُ تحتَ ضَغط حُلَفاء ها بصورةٍ واضِحةٍ، أنّ قضيَّةَ بِناءِ المَعبدِالهِندو كى مَكانَ المسجِد البَابرى ،وَفَرضَ القانونِ المدنِى المؤحّدِ، والغاءَ مادّةِ "۳۷۰" من الدُستورِ الهندى لم يَعُدْ فى جَدْوَلِ الحُكومةِ.

اپنے حلیفوں کے دباؤ میں آکر موجودہ حکومت نے صاف صاف اعلان کردیا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ ہندومندر کی تعمیر یکساں سول کوڈ کے لاگو کرنے اور دستور سے دفع ۳۷۰ کو منسوخ کرنے کا معاملہ حکومت کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہے۔

إنّ النظرياتِ والأيدلُوجيّاتِ التى تَحمِلُها هذه المُنظَّماتُ الهندوسيَّةُ المُتطرّفةُ تقومُ بإلحاقِ الأضرارِ للهندِ إلى حدٍّ كبيرٍ، وهى ضدُّ مصالحِ الهند المُتّحِدةِ.

یہ ہندو تنظیمیں جن افکار اور عقائد کی حامل ہیں وہ ہندوستان کے لئے زبردست نقصان دہ ہیں اور اس کی یکجہتی کے خلاف ہیں۔

مضى أربعٌ وَخمسُونَ عاماً على إستقلالِ الهند،وهى تئِنُّ تحتَ وَطْأةِ الفقرِ والتخلُّفِ والأميَّةِ والهَمَجِيَّةِ.

ہندوستان کی آزادی کو ۵۴ سال ہونے کو ہیں مگر اب بھی غربت، پسماندگی، ناخواندگی اور وحشت وبربریّت کے بوجھ سے کراہ رہا ہے۔

يَجبُ أن تُعالَجَ قضيَّةُ كشميرٍ وِفقَ رغبَةِ شعبِها.

مسئلہ کشمیر کا حل وہاں کے عوام کے خواہش کے مطابق ہو۔

ستَتّخِذُ حرَكَةُ "معبد راما" شكلاً تَضطَرِبُ به الدولةُ بأسرِهَاهَلعاً.

رام مندر کی تعمیر کی تحریک نے ایسی شکل اپنائے گی جس سے پورا ملک دہل اٹھے گا۔

عُلَماءُ باكستانيُّونَ أحرَقوا المِئاتِ من أشرِطَةِ أفلامِ الفيديو.

پاکستانی علماء نے سینکڑوں فلموں کے ویڈیو کیسٹ جلائے۔

هلِ الزيادةُ السُكَّانيةُ نِعمَةٌ أم نِقمَةٌ؟

آبادی کی کثرت نعمت ہے یا عذاب؟

إنشاءُ لَجنَةِ القانُونِ الاقتصادی تحتَ الدراسةِ والتفكير لدى الحكومةِ.

معاشی قانونی کمیشن کا قیام حکومت کے زیر غور۔

كـان الهجومُ مُخطَّطاًمدروساًأثناء التَّجمُّعِ الحاشدِ لِمُنَظَّمةِ ''باجافا'' للشبابِ.

بی جے پی کی نوجوان تنظیم کی ریلی کے دوران حملہ منصوبہ بند تھا۔

الـدولُ الـغربيةُ تُحاولُ تغطيةَعوراتِهابتجاهلِ موجاتِ العنصُريَّةِ التى تَفَجَّرتْ على أراضِيْها.

مغربی حکومتیں جان بوجھ کر اپنے ان عیوب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں جو نسل پرستی کی موجیں بن کر ان کے ملک میں پھوٹ پڑی ہیں۔

السوقُ الأسلاميةُ المشتركةُ حُلمٌ......أم أمَلٌ يمكنُ تحقيقهُ؟.

مشترک اسلامی منڈی ایک خواب ہے...... آیا امید جو بروئے کار آسکتی ہے؟

الرابطةُ تُحَذِّرُ من خطرِ الإرهابِ اليهودی وتدعوإلى مُواجَهَتِهِ.

رابطہ عالمی اسلامی نے یہودی دہشت گردی کے خطرے سے خبردار کیا ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

أطلقَ الكاشميريُّونَ صاروخاًمحلِّياًعلى ثُكْنَةٍهنديةٍ.

کشمیریوں نے ہندستانی چھاونی پر دیسی راکٹ سے حملہ کیا۔

المخدِّراتُ والأنحرافُ جعلَتْ مدينةَ''سَبْتَة'' مركزَ أنشِطَتِهَا.

منشیات اور بے راہ روی نے سبتہ شہر کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیا ہے۔

وأخيـراًنـجح الحـزبُ القـوميُّ الهـندوسيُّ في تشكيلِ حكومتِهِ

الإئتلافيّةِ فى المركز،وحصل على ثقةِ البرلمان الهنديّ.

آخر کار بھارتیہ جنتا پارٹی مرکز میں مخلوط حکومت کی تشکیل کرنے میں کامیاب ہوگئی اوراس نے پارلیمان میں اعتماد حاصل کرلیا۔

إنهافرصةٌ سانحةٌ لإلقاءِ نظرةٍ فاحصةٍ،وجائةٍ على الماضى لِنَسْتَعْرِضَ المُنجزاتِ والنَّكْسَاتِ خلالَ السنواتِ الخمسين الماضيةِ.

یہ ہمارے لئے ماضی پہ غائر اور سنجیدہ نظر ڈالنے کا ایک مناسب موقع ہے ہمیں گزشتہ پچاس سالوں کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا جائزہ لینا چاہئے۔

كان لهاأن تتقدَّمَ بخطواتٍ حَثِيثةٍ وتصل بأسرعِ مايُمكنُ إلى الصفِ الأولِ للبلدانِ الرَّاقيةِ.

اسے حق تھا کہ تیزی کے ساتھ ترقی کرے اور جتنی جلد ممکن ہو ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں شامل ہوجائے۔

فازْدادَ دخْلُ البلادِ وتقدَّمتْ صِناعتُها،وارتفع مسُتوىٰ حياةِ الشَّعبِ حتى إن قرىٰ الهندِوأريافَهاأيضاًلم تَحرمْ من هذاالتقدُّمِ.

ملک کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ،صنعت نے ترقی کی ہے ،قوم کا معیار زندگی بلند ہوا ہے، حد یہ ہے کہ ہندوستان کے گاؤں اور دیہی علاقے بھی اس ترقی سے محروم نہیں رہے ہیں۔

قال المُخابَراتُ المركزيةُ فى تقريرِهاأنهم قاموابأشعالِ نارِالطّائفيَّةِ لكَسْبَ عاطِفةِ الهندوسِ .

مرکزی انٹیلی جنس نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ انہوں نے ہندوؤں کے جذبات حاصل کرنے کے لئے فرقہ وارانہ آگ کو ہوا دی ہے۔

الهند: كشميرُ شانٌ داخليٌّ ولايحقُّ لمظَمة المؤتمرِ الأسلامى أوغيرهاالتَّدخُلُ فيه.

ہندوستان کا کہنا ہے کہ کشمیر ان کا داخلی معاملہ ہے، اسلامی کانفرنس تنظیم یا کسی دوسرے کو اس میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں ہے۔

العالمُ الاسلامی یَمتلِکُ کافَّةَ المقوّماتِ التی تؤهّلهُ لمصافِّ القویٰ العُظمیٰ.

عالم اسلامی ان تمام بنیادی ضروریات کی مالک ہے جو اسے بڑی طاقتوں کے صف میں کھڑا ہونے کے لائق بنا سکتی ہیں۔

الغربُ یتخوَّفُ من الاسلامِ لجَهْلِهِ بتعالیمهِ السَّمحةِ.

مغرب اسلام سے خوف زدہ ہے کیوں کہ وہ اس کے عادلانہ تعلیمات سے نابلد ہے۔

الجامعةُ العربیةُ تحتجُّ علیٰ صَفقاتِ سلاحِ بریطانیا لإسرائیل.

عرب لیگ نے اسرائیل کے لئے برطانیہ کے ہتھیاروں کے سودے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

إستِبعادُ الدینِ من المؤتمراتِ الدولیةِ یُدخلُ العالمَ فی مَتاهاتٍ.

بین الاقوامی کانفرنسوں سے دین کو علیحدہ کردینے سے دنیا گمراہیوں میں جا گرے گی۔

حاضرنا لا یَحتمِلُ أن نُضَّیعَ منهُ لحظةً فی مهرجانِ الخُطَبِ.

ہماری موجودہ صورت حال اس بات کی متحمل نہیں ہے کہ ایک لحظہ بھی تقریری جلسوں میں ضائع کریں۔

جهودٌ مُکثَّفةٌ لمکافحةِ عادةِ التدخینِ وتَعاطِی التُّمْباکِ.

تمبا کو خوری اور سگریٹ نوشی کی لت سے مقابلہ کرنے کی زبردست کوششیں۔

تحت سِتارِ الإخاءِ الإنسانی تتسلَّلُ الماسونِیَّةُ.

ماسونیت انسانی بھائی چارگی کے لباس میں آگھستی ہے۔

الإکثارُ من شُربِ الماءِ یُقلِّلُ خطرَ الإصابَةِ بأمراضِ القلبِ.

کثرت سے پانی پینے سے دل کی بیماری کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

فیلمٌ وثائقیٌّ إیطالیٌّ عن وَحْشِیَّةِ الاحتلالِ الإسرائیلی.

اسرائیلی قبضے کی وحشت و بربریت کے متعلق ایک دستاویزی اٹالوی فلم۔

أحداثُ "١١ سبتمبر" صِناعَةٌ أمريكيةٌ وليستْ إرهاباً إسلامياً.

۱۱ ستمبر کا واقعہ امریکہ کی من گڑھت ہے، یہ اسلامی دہشت گردی نہیں ہے۔

الإتِّحادُ الأوربي يُماطِلُ تركيا، ويفرضُ عليها شروطاً تعجيزِيَّةً.

یورپین یونین ترکیا کے ساتھ ٹال مٹول کر رہی ہے اور اس پر پریشان کن شرائط عائد کر رہی ہے۔

التَّدخينُ يُدمِّرُ خلايا الدماغِ، والتّلفزيون يؤذي أدمغةَ الأطفال، و المواظبةُ على الصلواتِ الخمسِ تُقلِّلُ من آلامِ الظهرِ.

سگریٹ نوشی دماغ کے خلیوں کو تباہ کرتی ہے، ٹیلی ویژن بچوں کے دماغ کو نقصان پہنچاتا ہے اور پنج وقتہ نمازوں کی پابندی پیٹھ کے درد کو کم کرتی ہے۔

ضربُ المثالِ والحكمِ العربيةِ

(کہاوتیں اور حکمتیں)

الندمُ من أكبر وسائلِ التطهير والإقلاعِ عنِ الذنوبِ.	ندامت و پشیمانی گناہوں سے باز آنے اور نفس کو پاکیزگی سے آراستہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔
الجماعةُ من لبِّ الدينِ و الفرقةُ من صميمِ الشركِ.	اجتماعیت دین کا لبِّ لباب ہے اور اختلاف خالص شرک کی پیداوار ہے۔
إنما تُنصَرُون بِضُعْفَائِكم.	تمہاری مدد معاشرے کے کمزور طبقے سے ہوتی ہے۔
قد يُوجدُ الجارُ بذنبِ الجارِ.	کبھی پڑوسی کی غلطی پر پڑوسی بھی پکڑلیا جاتا ہے۔
آخِ الأكفاءَ و داهنِ الأعداءِ / خَالِصِ المؤمنَ و خَالِقِ الفاجرَ.	اپنوں سے محبت وخلوص سے ملو اور غیروں سے ظاہری اخلاق کا برتاو کرو۔
الأدبُ مالٌ و إستعمالُهُ كمالٌ.	سلیقہ ایک دولت ہے اور اس کا استعمال ایک فن ہے۔
نعمَ المؤدِّبُ الدهرُ.	زمانہ بہترین معلم ہے۔
بالأرضِ وَلَدَتْك أُمُّك.	انسان خاک کا پتلا ہے۔ (پھر غرور و تکبر کیسا)۔
للأرضِ من كأسِ الكرامِ نَصيبٌ.	سخی کے مال میں سب کا ساجھا۔
أكلتُم تَمرِي و عَصَيتُم أمرِي.	تم نے نمک حرامی کی۔
أكلًا و ذمًّا.	کھانا پھر مذمت بھی کرنا۔

عربی	اردو
لأمرٍ ما جدعَ قصيرٌ أنفهُ.	کوئی بات ہے کہ قصیر نے اپنی ناک کاٹی ہے۔
تأمّلُ عيبٍ عيبٌ.	عیب جوئی خود ایک عیب ہے۔
الأنامُ فرائسُ الأيامِ / الانسانُ ابنُ يومهِ.	انسان حالات کا اسیر ہوتا ہے۔
أنفُك منك و إن كان أجدعَ / يدُك منك و إن كانت شلّاءَ.	اپنی خشک روٹی ہی بہتر۔
مَن تأنّى أدرك ما تمنّى.	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
أبدى الصريحَ عنِ الرّغوَةِ.	دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا۔
بَرْضٌ من عِدٍّ / غَيْضٌ من فيضٍ.	مشتے از خروارے۔
رُبَّ بعيدٍ أنفعُ من قريبٍ.	کبھی غیر اپنوں سے زیادہ کام آتا ہے۔
إنَّ البُغاثَ بأرضنا يَسْتَنْسِرُ.	ہماری گلی کے کتے بھی شیر ہوتے ہیں۔
العلمُ فی الصِّغَرِ کالنقشِ فی الحَجَرِ.	بچپنے میں علم حاصل کرنا پتھر کی لکیر ہے۔
بَنانُ كفٍّ ليس فيها ساعدٌ.	ایسے ہاتھ کی انگلیاں جس کا بازو ہی نہیں۔
بنتُ صَفا تقولُ عن سِماعٍ.	بنت صفا ہر آواز پر لبیک کہتی ہے۔
يَبني قصْراً وَيهدِمُ مِصراً.	ایک محل بناتا ہے اور شہر تاراج کرتا ہے (خیر کم شر زیادہ)۔
أبهى من القَمَرَينِ.	چندے آفتاب چندے ماہتاب۔
بيْضةُ اليومِ خيرٌ من دَجاجةِ الغدِ.	نو نقد، نہ تیرہ ادھار۔
ما كُلَّ بيضاءُ شَحْمَةٌ، ولا كُلّ سوداءَ تمرةٌ.	ہر سفید چیز چربی نہیں اور ہر سیاہ چیز کھجور نہیں ہوتی۔
قد بيّنَ الصبحُ لذی عَينينِ.	معاملہ ظاہر و باہر ہے۔

أناتَنِقٌ وأنتَ مَئِقٌ،فكيفَ نَتَّفِقُ.

میں غضبناک ،تم کمزور وبزدل پھر اتفاق کیسا۔(ہم میں تم میں کوئی جوڑ نہیں)

أتْبِعِ الفرسَ لِجامَها/
أتْبِعِ الناقةَ زِمامَها/
أتْبِعِ الدَّلوَ رِشائَها.

گھوڑے کے ساتھ لگام،ناقہ کے ساتھ زمام،ڈول کے ساتھ رسی بھی دو(اصل کے ساتھ اس کے ملحقات بھی دو)۔

اُتْرُكِ الشرَّ يَتْرُكْكَ.

تم برائی چھوڑ دو وہ بھی تمہیں چھوڑ دے گی۔

تَرْكُ مالايَصْلُحُ أصلَحُ.

نا قابل اصلاح کو چھوڑنا ہی بہتر ہے۔

إذا تَمَّ العَقلُ نَقَصَ الكلامُ.

عقل میں پختگی آتی ہے تو باتیں کم ہو جاتیں ہیں۔

التائبُ من الذنبِ كمن لا ذنبَ لهُ.

گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی طرح سے پاک ہے۔

الثَّكلَى تُحِبُّ الثَّكْلَى.

کند ہم جنس با ہم جنس پروانہ۔

هُو أجْرَدُ من صَلعَةٍ/هو أجْرَدُ من صَخَرةٍ/جلدُ الخِنزيرِ لايندَبِغُ.

وہ چکنا گھڑا ہے،بے اثر ہے۔

الجزاءُ من جنسِ العملِ.

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

تشَجَّأ لُقمانُ من غيرِ شِبعٍ.

لقمان نے کھائے بغیر ڈکار لی(پیٹ میں طوفان اور منہ میں پانی)

إنّ الجوادَ قد يَعْثُرُ.

اصیل گھوڑا بھی کبھی گر پڑتا ہے۔(تجربہ کار بھی لغزش کھاتا ہے)

الجارَ ثُمَّ الدارَ.

گھر سے پہلے پڑوسی دیکھو۔

الرفيقَ قبلَ الطريقِ.

سفر سے پہلے ہم سفر کو دیکھو۔

تجوعُ الحُرَّةُ ولاتاكُل بثَدْيَيْهَا.

شریف خاتون بھوکی رہ جائے گی دایہ گری کرے گی۔

عربی	اردو
من جالَ نالَ.	جو حرکت کرے گا برکت پائے گا۔
جاءَ بِقَرنَی حِمارٍ.	گدھے کے دو سینگ لایا۔ (ہوائی اڑائی)
إذا جاءَ أجَلُ البَعِيرِ حَامَ حَولَ البِئرِ / حَانَ أجلُ الثعلَبِ فَهربَ إلى البَلد.	جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کا رخ کرتا ہے۔
من الحبَّةِ تنشأُ الشَجرَةُ.	چھوٹی چیز سے بڑے نتائج برامد ہوتے ہیں۔
مُعظَمُ الشئِ أصغَرُهُ / مُعظَمُ النارِ جمرتهُ.	معمولی شر بڑے مصائب کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔
حدِّثْ عن البَحرِ ولاحرج / حدِّث عن مَعْنٍ ولاحَرَجَ.	خوب اظہار خیال اور مبالغہ آرائی کرو کوئی بات نہیں ہے۔
حديثُ خُرافَةَ.	ناقابلِ فہم۔
كالحادِی وَليسَ لهُ بعيرٌ.	اس حدی خوانی کرنے والے کی طرح جس کے پاس اونٹ نہیں ہے۔
هو أحذَرُ من غُرابٍ	وہ کوے سے زیادہ سیانا ہے۔
هو أحذَرُ من ذِئبٍ.	وہ بھیڑیے سے زیادہ چالاک ہے۔
الحَربُ خُدعةٌ.	جنگ ایک دھوکا ہے۔
الحربُ سِجَالٌ.	جنگ کا پانسہ پلٹتا رہتا ہے۔
ليسَ الحريصُ بزائدٍ فی رزقِهِ.	حریص اپنی رزق میں کوئی اضافہ نہیں کرتا۔
حَسبُکَ من شرٍّ سماعهُ.	شر کی خبر کا سننا ہی کافی ہے۔ (دیکھنے کی کوشش مت کرو)
أحَشفاً و سوءَ كِيلَةٍ؟	ایک تو گھٹیا کھجور اوپر سے ڈنڈی ماری؟
حُبُّکَ الشئَ يُعمِی ويُصِمُّ.	محبت انسان کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔
من حَسُنَ ظَنُّهُ طابَ عيشُهُ.	جو حسن ظن رکھے اس کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے

عندَ الشدائدِ تذهبُ الأحقادُ. — مصائب کے وقت دشمنیاں جاتی رہتی ہیں۔

حَلبَ أشْطُرَ الدهرِ • — اس نے زمانے کے سرد و گرم دیکھے ہیں۔

يحْمِلُ التمرَ إلى البصرةِ. — الٹے بانس بریلی کو۔

إذا حَانَ القَضَاءُ ذاقَ الفَضاءُ. — موت سے مفر نہیں۔

لاحيٌّ فَيُرجىٰ ولاميتٌ فيُنسىٰ. — نہ زندہ ہے کہ امید رکھی جائے نہ مردہ کہ بھلا دیا جائے (یعنی نا کارہ ہے)۔

تُخبرُ مِرآتهُ عن مجهولِهِ. — اس کا ظاہر باطن کی خبر دے رہا ہے۔

من خَدَمَ الرّجالَ خُدِمَ. — آج کا خادم کل کا مخدوم ہے۔

دُونهُ خَرْطُ القَتادِ. — اس کے سامنے کانٹوں کا سیج ہے۔

خَفِّفْ طعامَكَ تأمنْ سِقامَكَ. — ہلکا پھلکا کھاؤ بیماریوں سے محفوظ رہو گے۔

الخَلّةُ تدعُو إلى السَّلَّةِ • — فقر چوری کی دعوت دیتا ہے۔

تَخَلَّصَتْ قائبةٌ من قُوبٍ. — انڈا چوزے سے نجات پا چکا (ذمہ داری ختم ہو گئی، یہاں قلب ہے)

لايَخْلَلِ المرءُ من وَدُودٍ يمدحُ وعدوٍّ يَقْدَحُ. — کوئی نہیں جو دوست کی تعریف اور دشمن کی برائی سے خالی ہو۔

من خانَ هَانَ. — جس نے خیانت کی ذلیل ہوا۔

خيرُ الأمورِ ما أسعدكَ في دارَيْكَ. — سب سے اچھا کام وہ ہے جو دونوں جہاں میں کام آئے۔

خَيرُ الأمورِ أحمدُها مَغبّةً / الأعمالُ بالخواتيم. — سب سے اچھا کام وہ ہے جس کا انجام اچھا ہو۔

لارسولٌ كالدرهمِ. — مال جیسا کوئی پیغام رساں نہیں۔

خيرُ الخِلالِ حفظُ اللسانِ. — سب سے اچھی عادت زبان کی حفاظت ہے۔

يُدخِلُ شعبانَ في رَمَضانَ.	وہ بے سروپا باتیں کرتا ہے۔
لاتَدخُلْ بينَ البصَلَةِ وقِشْرِها.	کباب میں ہڈی نہ بنو۔
الدراهِمُ مراهِمُ.	روپے مرہم ہیں۔
الدرهمُ روحٌ تسيلُ.	روپے زندہ روح ہیں۔
أُدعُ إلى طعانِكَ من تدعوهُ إلى جِفانِكَ.	لڑنے کے لئے اس کو بلاؤ جس کو کھانے میں بلاتے ہو۔
ما الدهرُ إلاّ هكذا فاصبر لهُ.	زمانے کی رفتار ایسی ہی رہتی ہے، لہذا صبر کرو۔
دواءُ الدهرِ الصبرُ عليهِ.	مصائب زمانہ کا علاج صبر ہے۔
من لم يكن ذئباً أكلتهُ الذئابُ.	جو بھیڑیا نہ بنے گا اس کو بھیڑیا کھا جائیں گے۔
ذخارُ الرجالِ أولىٰ من إدّخارِ المالِ.	عظیم انسانوں کا ذخیرہ مال کے ذخیرے سے بہتر ہے۔
ماذنبي، يَداكَ أَوْكَتا وفُوكَ نَفَخَ؟.	میری کیا غلطی؟ تم ہی نے مشکیزے کا منہ باندھا تھا اور تم ہی نے ہوا بھری تھی (لہذا اب ڈوبتے ہو تو ڈوبو)۔
كُلُ رأسٍ بهِ صُداعٌ.	ہر سر میں کوئی سودا ہے۔
رأى الكوكبَ ظُهراً.	دن میں ستارے نظر آ گئے۔
إنّ الرثيئةَ تَفْثأُ الغضبَ.	لسی (خاطر تواضع) غصے کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔
رَجعَ بِخُفَّي حُنين.	وہ ناکام لوٹا۔
بئسَ الرّدْفُ لا،بعدَ نَعَمْ.	"ہاں" کے بعد "نہیں" بُری بات ہے۔
رضيتُ مِن الغنيمةِ بالإيابِ.	جان بچی تو لاکھوں پائے، خیر سے بدھو گھر کو آئے۔
رَكِبَ جَناحَيْ النِعْمةِ.	اس کے پر لگ گئے۔
رَمى الكلامَ على عَواهِنِهِ.	اس نے بے ڈھنگی باتیں کیں۔

رُبَّ رَمْيَةٍ من غيرِ رامٍ / مع الخواطئ سَهمٌ صائبٌ.	کبھی اناڑی کا بھی نشانہ صحیح ہوتا ہے۔
إستراحَ من لاعَقْلَ لهُ.	جس کو سوجھ بوجھ نہیں وہ آرام میں ہے۔
إن كنتَ ريحاً فقد لاقيتَ أعصاراً.	سیر کو سوا سیر۔
إذا ارادَ اللّٰهُ هلاكَ نملةٍ أنبت لها جَنَاحَيْنِ.	جب چیونٹی کی موت آتی ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں۔
سبَّكَ من بلغكَ السبَّ.	جس نے لگائی بجھائی کی اس نے تمہیں گالی دی۔
مالهُ سَبَدٌ ولا لَبَدٌ.	اس کے پاس کوئی نہیں ہے۔
سِرُّكَ من دمِكَ.	تمہارا راز تمہاری جان کا حصہ ہے۔
حيثُما سَقطَ لَقطَ.	جہاں دیکھا توا پرات، وہیں گزاری ساری رات۔
سَكَتَ ألفاً ونَطقَ خَلْفاً.	ہزار لحظہ خاموش رہا، بولا تو غلط بولا۔
السكوتُ أخو الرضا.	خاموشی رضامندی کی علامت ہے۔
ليسَ لِسُلطانِ العلمِ زوالٌ.	شانِ علم کو زوال نہیں۔
من سلكَ الجَدَدَ أمنَ العِثارَ.	جو ہموار زمین پر چلے گا وہ ٹھوکر کھانے سے محفوظ رہے گا۔
لقد إستَسْمَنْتَ ذا وَرَمٍ.	تم نے ورم والے کو موٹا سمجھ لیا۔
سوءُ الظّنِ من شدَّةِ الضَّنِّ.	بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔
سيرةُ المرءِ تُنبئُ عن سريرتِهِ.	انسان کا عمل اس کے باطن کا غماز ہے۔
شرُّ الناسِ من داراهُ الناسُ لشرِّهِ.	بدترین شخص ہے وہ جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کریں۔
شُعاعُ الشمسِ لايَخفىٰ ونورُ الحقِّ لايُطفىٰ.	نہ سورج کی روشنی چھپائی جا سکتی نہ نورِ حق بجھایا جا سکتا ہے۔

من الشوكةِ تخرجُ الوردَةُ .	کانٹوں کے درمیان گلاب کھلتا ہے۔
عند الصباحِ يَحمدُ القومُ السُّرىٰ.	مشقت کے بعد ہی راحت ملتی ہے۔
لايَصلحُ رفيقاًمن لم يَبتَلِعْ ريقاً.	جو غصہ نہ پی سکے وہ دوست نہیں بن سکتا۔
كلُّ الصَّيْدِ فی جوفِ الفَرَا.	ہر شکار گورخر کے پیٹ میں ہے۔ (سوسنار کی ایک لوہار کی)
من طلبَ أخاًبلاعيبٍ بقی بلاأخٍ.	جو بے عیب دوست ڈھونڈے گا وہ بغیر دوست ہی کے رہ جائے گا۔
الظفَرُ بالضعيفِ هزيمةٌ .	کمزور پہ فتح پانا بھی ہارنا ہے۔
يَبْقَى الوُدُّ مابَقِيَ العِتابُ.	جب تک عتاب باقی ہے محبت باقی ہے۔
من عزَّ بزَّ.	جو طاقت ور ہوتا ہے وہی غالب رہتا ہے۔
أعطِ القوسَ بارِيَها.	معاملہ تجربہ کار کے حوالے کرو۔
أعطاهُ غَيْضاًمن فَيْضٍ.	اسے سمندر سے شبنم ملا۔
عِشْ قَنِعاً تكن مَلِكاً.	قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرو بادشاہ ہو جاؤ گے۔
رِضَا الناسِ غايةٌ لا تُدْرَكُ.	لوگوں کو خوش کرنا وہ مقصد ہے جو حاصل نہیں ہوتا۔
عينُكَ عَبْرىٰ والفؤادُ فی دَدٍ.	مگرمچھ کے آنسو۔
فَتَلَ فی الذِّروَةِ والغارِبِ.	بہلا پھسلا کر راضی کرلیا۔
فَمٌ تُسبِّحُ ويدٌ تذبِّحُ /	منہ میں رام رام بغل میں چھری۔
كلامٌ لَيِّنٌ وظلمٌ بيِّنٌ.	(زبان میں شیرنی اور بغل میں چھری)
ربَّ قولٍ أشدُّ مِن صَوْلٍ.	کبھی زبان کا حملہ تلوار کے حملے سے سخت ہوتا ہے۔
هل يَسْتقيمُ الظلُّ والعُودُ أعوجُ.	ٹیڑھی لکڑی کا سایہ بھی ٹیڑھا۔
كفىٰ المرءُ فضلاأَن تُعدَّ معايبُهُ.	آدمی کے باکمال ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کا عیب بیان کریں۔

من مرضتْ سريرتُهُ ماتتْ علانيَّتُهُ .	جس کا باطن بیمار ہو گیا اس کا ظاہر مر گیا۔
إن النساءَ شقائقُ الرجالِ.	عورتیں مساوی حقوق کی مالک ہیں۔
يَهُبُّ مع كلِّ ريحٍ .	ہر ہوا کے ساتھ بہہ جاتا ہے۔
أوسَعْتَهُم سَبّاً وأودَوْا بالإبلِ.	تم نے انہیں جی بھر کر گالیاں دیں اور وہ تیرا خانہ خراب کر گئے۔
إتَّسَعَ الخَرْقُ عَلَى الرَّاقِعِ .	پانی سر سے اونچا ہو گیا (اصلاح کا موقع جاتا رہا)۔
إنْ لم يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ.	ہم آہنگی نہ ہو سکے تو جدائی بہتر ہے۔
لاتَقَعْنَ في البحرَ إلاّ سابِحاً.	تیرنا نہ آتا ہو تو پانی میں نہ اترو۔
لاتلدُ الذئبةُ إلاذئباً	
لاتلدُ الحيةُ إلاّالحيَّةَ.	سانپ کا بچہ سپولیا۔
مايومُ حَلِيمَةَ بِسِرٍّ .	حلیمہ کی جنگ کوئی راز نہیں۔
إذاتخاصمَ اللِصّانِ ظَهَرَ المسروقُ.	چوروں کی لڑائی میں چوری کا مال برآمد۔
بُعْدُ الدارِ لِبُعْدِ النسبِ.	گھر کی دوری نسب کی دوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔
الجاهلُ عدوٌّ نفسِهِ فكيف يكون صديقَ غيرِهِ.	جاہل خود کا دشمن ہوتا ہے تو دوسرے کا دوست کیسے ہو سکتا ہے۔
رُبَّ كلمةٍ سلبتْ نعمَةً .	بہت سی باتیں نعمتوں سے محروم کر دیتی ہیں۔
رُبَّ زارِعٍ لنفسِهِ حاصِدُهُ سواهُ.	بہت سے لوگ اپنے لئے بوتے ہیں کاٹتا کوئی دوسرا ہے۔
ربَّ حالٍ أفصحُ من مقالٍ.	کبھی زبان حال زبان قال سے زیادہ فصیح ہوتی ہے۔
عالمٌ بلاعملٍ كَسَحَابٍ بلامطرٍ.	عالم بلا عمل کی مثال ایسی ہے جیسے بادل بنا پانی۔

فضوحُ الدنيا أهونُ من فضوحِ الأخرةِ. دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے زیادہ آسان ہے۔

الفقرُ خيرٌ من الغنىٰ الحرامِ. حرام کی مالداری سے فقر زیادہ بہتر ہے۔

في سَعَةِ الأخلاقِ كنوزُ الأرزاقِ. خوش اخلاقی میں رزق کے خزانے پوشیدہ ہیں۔

كن ممن لاتعرِفُهُ على حَذَرٍ. جن سے تم ناواقف ہو ان سے چوکنا رہو۔

من دَخَلَ مَدَاخِلَ السُّوءِ اُتُّهِمَ. جو غلط جگہوں پہ جائے گا متہم ہوگا۔

من أُعجِبَ برأيِهِ ضَلَّ. جو خود بینی میں مبتلا ہوگا برباد ہوگا۔

من لم يُخاطِرْ بالنفوسِ فليسَ يحظىٰ بالنفيسِ. جو جان کو خطرے میں نہ ڈالے گا نفیس چیز کا مزہ نہ پائے گا۔

الورَعُ شجرةٌ أصلُها القناعةُ وثمرَتُها الراحَةُ. ورع وتقویٰ ایک درخت ہے جس کی جڑ قناعت اور پھل اطمینان وسکون ہے۔

وعدٌ بلاوفاءٍ عداوةٌ بلاسببٍ. وعدہ کر کے پورا نہ کرنا بلا وجہ کی دشمنی ہے۔

إنّ المُنْبَتَّ لا أرضاً قَطَعَ ولا ظهراً أبقىٰ سواری کے جانور کو اس کی طاقت سے زیادہ دوڑانے والا مسافر راستے میں اٹک جاتا ہے، پھر نہ ہی وہ اپنی منزل طے کر پاتا ہے، نہ ہی جانور کو زندہ رہنے دیتا ہے (یعنی جلد باز دو گھاٹوں میں پڑتا ہے اور نتیجے میں کچھ حاصل نہیں ہوتا)۔

السماءُ التي تَرْعَدُ لا تُمطِرُ / الكلبُ الذي يَنْبَحُ لا يَعُضُّ. جو گرجتا ہے وہ برستا نہیں۔

ضِدَّانِ لا يَجتمعانِ. آگ پانی یکجا نہیں ہو سکتے۔

ضَرْبُ الحبيبِ أوجعُ / ظُلمُ ذوي القُربىٰ أشدُّ مَضاضةً. اپنوں کی مار زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ضياءُ القلبِ من أكلِ الحلالِ ۔ رزق حلال سے قلب میں نورانیت آتی ہے۔

طاعةُ النساءِ ندامةٌ. عورتوں کی اطاعت پشیمانی کا باعث ہے۔

طَلاقَةُ الوجهِ عنوانُ الضميرِ. چہرے کی بشاشت ضمیر کا پتہ دیتی ہے۔

طَعْنُ اللسانِ كَوَخْزِ السِّنَانِ. زبان کا زخم تیر کے زخم (چبھن) سے کم نہیں۔

طَبّلَ تحتَ كِساءٍ. عشق و مشک چھپائے نہیں چھپتے۔

ظِلُّ الأعوج أعوجُ. بانکے لڑکے کا بانکا سایہ۔

ظلمُ المرءِ يَصْرَعُهُ. انسان کا ظلم اسے لے ڈوبتا ہے۔

ظاهرُ العتابِ خيرٌ من باطنِ الحِقْدِ ۔ ظاہری ناراضگی باطنی کینہ سے بہتر ہے۔

عِشْ قنوعاً تَكُنْ مَلِكاً. قناعت کی زندگی شاہانہ زندگی ہے۔

علمٌ بلا عملٍ كشجرٍ بلا ثمرٍ. علم بلا عمل کے جیسے درخت بنا پھل کے۔

عاقبةُ الظلمِ وخيمةٌ. ظلم کا انجام برا ہوتا ہے۔

عُلُوُّ الهِمَّةِ من الإيمان. عالی ہمتی ایمان کی نشانی ہے۔

عند الضروراتِ تُبَاحُ المحظوراتُ ۔ مجبوری میں ممنوع چیزیں بھی مباح ہو جاتی ہیں۔

عُمرُ الكذّاب قصيرٌ. جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے۔

على قدرِ فِراشِك مُدَّ رِجْلَيْكَ جتنی چادر ہو اتنا ہی پاؤں پھیلاؤ۔

عداوةُ الأقاربِ أشدُّ من العقارب. اپنوں کی عداوت بچھوؤں کے ڈنک سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔

عينُ الهَوَى لا تَصْدُقُ. عشق کی آنکھ سچ نہیں کہتی۔

غُثُّك خيرٌ من سمينِ غَيرِك. اپنی آدھی روٹی بھلی۔

غبارُ العملِ خيرٌ من عَبيرِ العُطلةِ. کام کا غبار بیکاری کی خوشبو سے بہتر ہے۔

غايةُ الزهدِ قَصْرُ العملِ. زہد کا مقصد خواہشات کا گلا تنگ کرنا ہے۔

عربی	اردو
فرعُ الشيء يُخبر عن أصلهِ / يُعْرَفُ الشجرُ بأثمارہ.	درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔
فوقَ كُلِّ ذِی علمٍ علیمٌ.	ایک سے بڑھ کر ایک
فوقَ كلِّ طَامَّةٍ طامّةٌ.	سیر کو سوا سیر۔
فَرَّمن المطر و وَقَفَ تحت المیزاب.	کڑاہی سے نکلا تو آگ میں گرا۔
فی الزوایا خَبَایا.	گدڑی میں لعل ہوتے ہیں۔
سبق السیفُ العَذَلَ.	تیر کمان سے نکل چکا۔
فی النار و السقر.	کافر جہنم میں جائے۔
كُلُّ كلبٍ ببابه نبَّاحٌ.	آدمی اپنے گھر میں شیر ہوتا ہے۔
كثرةُ الغنم لا تُهَوِّلُ القصابَ •	بکریوں کی بھیڑ قصاب کو ہراساں نہیں کرتی۔
كُلُّ أمرٍ بالعُجْلَةِ لا تَدومُ.	ہر چہ زود بر آید دیر نہ پاید۔
ما للتراب و ربِّ الأرباب.	چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔
مَن إسْتَرْعَی الذئبَ للغنم فقد ظَلَمَ.	بلی اور گوشت کی رکھوالی!
نورٌ علی نورٍ	سونے پہ سہاگہ۔
مثلُ النَّعامةِ لا طیرٌ ولا جملٌ	جیسے شتر مرغ نہ پرندہ ہی نہ اونٹ ہی۔
نضرةُ الوجهِ فی الصدق / التقوی تُبَيِّضُ الوجهَ.	تقوی چہرے کو منور کرتا ہے۔
هلاكُ المرءِ فی العُجْبِ	بڑے بول کا سر نیچا۔
هُمُومُ المرءِ بقدرِ هِمَمِهِ / علی قدرِ أهل العزم تأتی العزائمُ	فکرِ ہر کس بقدر ہمت است۔
یومُ السرورِ قصیرٌ	چار دنوں کی چاندنی۔
یأتیک ما قُدِّرَ الیلَ	قسمت کا لکھا ہو کر رہتا ہے۔

طبيعةُ الدين لا تحتملُ شِرْكَةً ولا إقتساماً.
دین کا مزاج کسی اشتراک اور بٹوارے کو گوارا نہیں کرتا۔

كُنْ كغيرِ من الناسِ.
تم بھی دوسروں کی طرح ہو جاؤ۔

إنّک لا تَجْنِی من الشَّوکِ العِنَبَ.
تم کانٹوں سے انگور نہیں توڑ سکتے۔

لا تكنْ رَطْباً فَتُعْصَرَ، ولا يابِساً فتكسرَ.
ایسے تر نہ بن جاؤ کہ نچوڑ ڈالے جاؤ، یا ایسے خشک نہ ہو جاؤ کہ توڑ ڈالے جاؤ۔

المرءُ بِأصْغَرَيْهِ.
آدمی کی قیمت دو حقیر چیزوں سے ہے: دل اور زبان۔

التعصُّبُ للحق المبين محمودٌ.
حق کی طرفداری قابل ستائش ہے۔

مَن لم يركبِ الأهوال لم يَنَلِ الرَّغائِبَ.
جو خطرات کا مقابلہ نہیں کر سکتا وہ مرغوبات کو پا نہیں سکتا۔

قَيَّدَتِ الأطماعُ ألسُنَ العلماءَ.
طمع نے علماء کی زبانوں پر تالے ڈال دیے ہیں۔

إنّ فَهْمَ العقائد مَنُوطٌ بأذواقِ الباطنِ.
عقائد کا فہم ذوق باطن سے جڑا ہوا ہے۔

الدالُّ على الخير كفاعلِهْ.
خیر کی رہنمائی کرنے والا کرنے ہی والے جیسا ہے۔

كما تَدِينُ تُدانُ.
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ثمرةُ العَجَلَةِ الندامةُ
جلد بازی کا کام شیطان کا۔

خيرُ الأمورِ أوسطُها.
معتدل چیز سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رأس الحكمةِ مخافةُ اللهِ.
حکمت کا سرا خوف خدا ہے۔

زُرْ غِبّاً تَزْدَدْ حُبّاً
رہ رہ کر ملا کرو محبت بڑھے گی۔

ليس الخبرُ كالمُعَايَنَةِ.
سنی سنائی بات مشاہدے کی طرح نہیں ہو سکتی۔

عندَ الرِّهَانِ تُعرفُ السَّوابِقُ.
اول آنے والوں کا پتا مقابلے کے وقت ہوتا ہے۔

عند الإمتحانِ يُكرمُ الرجلُ أو يُهانُ.
امتحان ہی سے آدمی کی عزت یا ذلت کا پتا چلتا ہے۔

Arabic	Urdu
خيرُ الناسِ مَن يَنْفَعُ الناسَ.	بہتر آدمی وہ ہے جو انسانوں کے کام آئے۔
مَن أكثرَ الرُّقادَ حُرِمَ المرادَ.	جو زیادہ سوئے گا وہ مقصد میں ناکام رہے گا۔
حُبُّ الدنيا رأسُ كلِّ خطيئةٍ.	دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔
طولُ التجاربِ زيادةٌ في العقلِ.	تجربہ سے عقل بڑھتی ہے۔
مَن حفِظَ لسانَه قلَّتْ ندامتُه.	جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا پشیمان کم ہوگا۔
كلُّ إناءٍ يَنْضَحُ بِمَا فيه.	برتن سے وہی چیز چھلکتی ہے جو اس میں ہو۔
مَن قَلَّ حياؤُه كَثُرَ ذَنْبُهُ.	جو شرم نہ کرے گا وہ گناہ زیادہ کرے گا۔
مَن كَثُرَ كلامُه كثر خطأُه	جس کی باتیں زیادہ اس کی غلطیاں زیادہ۔
الحلالُ لا يؤتيك الا قُوْتاً.	حلال روزی تو بقدر کفاف ہی ہوتی ہے۔
مَن مَنَّ بمعروفِهِ أفسده	جس نے احسان جتلایا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔
فخرُك بفضلِك خيرٌ منه بأصلك.	اپنے کمال پر فخر کرنا اپنے نسب پہ فخر کرنے سے بہتر ہے۔
مَن كتَمَ سِرَّهُ بَلَغَ مُرادَه.	جو اپنا راز چھپائے گا وہ اپنی منزل پائے گا۔
مَن أحبَّ شيئاً أكثرَ ذكرَه.	جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بار بار کرتا ہے۔
خيرُ المال ما وُقِيَ به العِرْضُ.	بہترین مال وہ ہے جس سے عزت محفوظ رہے۔
جُرْحُ الكلامِ أشدُّ من جُرْحِ السِّهامِ.	بات کا گھاؤ تیر کے گھاؤ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔
وَحدةُ المرءِ خيرٌ مِن جَليسِ السُّوءِ.	برے ہم نشیں سے آدمی کا تنہا رہنا بہتر ہے۔
شخصٌ بلا أدبٍ كجسدٍ بلا روحٍ.	بے ادب ایسا ہے جیسے جسم بنا روح۔
علمٌ بلا عملٍ كحِمْلٍ بلا جَمَلٍ.	علم بنا عمل کے جیسے سامان بنا اونٹ کے۔
سلطانٌ بلا عدلٍ كنهرٍ بلا ماءٍ.	سلطان بنا انصاف کے جیسے دریا بنا پانی کے۔

مَن سَكَتَ سَلِمَ و مَن سَلِمَ نَجَا.	جو خاموش رہا وہ محفوظ رہا اور جو محفوظ رہا وہی نجات پا گیا۔
غايةُ المروءةِ أن يَسْتَحْيِيَ المرءُ من نفسه.	آخری درجے کی مروت یہ ہے کہ آدمی خود سے شرمائے۔
مَن قَلَّ طعامُه صَحَّ بطنُه، و صَفَا قلبُه.	کم خوراک آدمی کا معدہ تندرست اور دل صاف رہتا ہے۔
الإحسانُ يَسْتَعْبِدُ الإنسانَ / بالبِرِّ يُسْتَعْبَدُ الحرُّ.	احسان انسان کو غلام بنالیتا ہے۔
المرءُ مع مَن أحبَّ.	انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے۔
فلا تكُنْ إلّا مع قَرِينٍ صالحٍ.	صرف نیک ساتھی کے ساتھ رہو۔
لا ايمانَ لمن لا أمانةَ له.	جو امانت دار نہیں اس کے ایمان کا اعتبار نہیں۔
الإثْمُ ما حاكَ في صدرِك.	گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹک پیدا کرے۔
حينَ تَقْلِي تَدْرِي.	جب بگھتو گے تو سمجھو گے۔
كيفما تكُنْ يَكُنْ قرينُك.	جیسا تم ہوگے ویسا ہی تمہارا ساتھی ہوگا۔
عسى الله أن يأتيَ بالفرج.	ہوسکتا ہے اللہ آسانی پیدا کردے۔
لا يزالُ الناسُ بخيرٍ ما تَرَاحَمُوا.	جب تک لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے رہیں گے چین سے رہیں گے۔
إذا لم تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ ما شِئْتَ.	شرم وحیا نہ ہو تو جو جی میں آئے کرو۔
تَهَادَوْا تَحابُّوا.	آپس میں ہدیہ دیتے لیتے رہو محبت بڑھے گی۔
لا يعودُ البَغْيُ إلاّ على الباغي.	ظلم تو ظالم ہی پر لوٹ آتا ہے۔
إصْدَعْ بالحَقِّ أينما كُنْتَ.	جہاں رہو ڈنکے کی چوٹ پر حق کا اعلان کرو۔
قُلِ الحقَّ و لو كان مُرًّا.	حق بات کہو چاہے کڑوی ہو۔

الآن نَدِمتَ ، وما ينفعُ النَّدَمُ.	اب پچھتا رہے ہو جب پچھتانا بے سود ہے۔
جمالُ الرجلِ فصاحةُ لسانِه.	آدمی کی خوبصورتی اس کی فصاحت لسانی ہے۔
خُذْ ما صَفَا و دَعْ ما كَدِرَ.	اچھی چیز لو اور بے کار چھوڑ دو۔
رُبَّ أُكْلَةٍ تَمْنَعُ أُكْلاتٍ.	کبھی ایک وقت کا کھانا کئی وقتوں کے کھانے سے روک دیتا ہے۔
كلِّمُوا الناسَ على قَدْرِ عقولِهم.	لوگوں کے ذہنی معیار کے مطابق بات کرو۔
السلطانُ العادلُ خيرٌ من مطرٍ وابلٍ.	عادل حکمراں موسلا دھار بارش سے بہتر ہے۔
زِنِ الناسَ بموازينهم.	لوگوں کو ان کے معیار سے پرکھو۔
سكوتُ اللسانِ سلامةُ الإنسانِ.	خموشی میں نجات پنہاں ہے۔
شرفُ الناسِ بالعلم و الأدب.	عزو شرف کا دارومدار فضل و کمال پر ہے۔
صاحبُ الحاجةِ أعمى.	ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔
طَبَّلَ سِرِّي.	اس نے میرے راز کا ڈھنڈورا پیٹ دیا۔
السفرُ وسيلةُ الظفرِ.	سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔
سواءٌ قولُه و بَولُه.	وہ بے وزن آدمی ہے۔
الزجاجُ نَمَّامٌ.	شیشہ چغل خور ہے۔
سوءُ التدبيرِ سببُ التدمير.	بد نظمی ہلاکت کا شاخسانہ ہے۔
أخوك من واساك في مُلِمَّةٍ،	
أخوك من يُعِينك في بَلِيَّةٍ.	دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔
إنّ من البيان لَسِحْرا.	بعض باتوں میں جادو کا اثر ہوتا ہے۔
البلاءُ مُوَكَّلٌ بالمَنطِقِ.	مصیبتیں زبان سے وابستہ ہیں۔
جزاءُ سيئةٍ سيئةٌ مثلُها.	برائی کا بدلہ برائی ہوتا ہے۔
حياءُ الرجلِ في غيرِ موضعه ضَعْفٌ.	بے موقع شرم کمزوری کی علامت ہے۔

خيرُ الغِنى القلبُ القنوعُ.	قناعت پسندی عمدہ دولت ہے۔
خيرُ الوعظِ ما رَدَعَ.	بہترین نصیحت وہ ہے جو برائی سے روک دے۔
درءُ المفاسدِ أولٰى من جَلْبِ المَنْفَعَةِ.	برائیوں کا خاتمہ نعمتوں کے حصول سے افضل ہے۔
زينةُ الباطنِ خيرٌ من زينةِ الظاهرِ.	باطن کی آراستگی ظاہری سجاوٹ سے بہتر ہے۔
المرءُ يُعرَف عند المُعَاملةِ.	انسان کی پہچان معاملات سے ہوتی ہے۔
المرءُ مخبوءٌ تحت لسانه، فإذا تكلَّمَ عُرِفَ.	انسان ایک چھپی حقیقت ہے، زبان سے پہچانا جاتا ہے۔
غايةُ الزُّهدِ قصرُ الأمل.	زہد کا اصلی مقصد آرزوؤں کو کم کرنا ہے۔
خيرُ الصديق مَن يَدُلُّک على الخير.	اچھا دوست وہ ہے جو تمہاری بھلائی چاہے۔
يدُ الله على الجماعة.	جماعت پر اللہ کی مدد ہوتی ہے۔
مَن قَرَعَ البابَ و لجَّ وَلَجَ.	جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا وہی اندر داخل جائے گا۔
ما لا يُدرک كلُّه لا يُترَکُ بعضُه.	بھاگتے بھوت کی لنگوٹی۔
ذَلَّ مَن لا سيفَ له.	کمزور کا کوئی پرسان حال نہیں۔
طلاقةُ الوجه عنوانُ الضميرِ.	خندہ جبینی دل کا آئینہ دار ہوتی ہے۔
ضياءُ القلب مِن أكلِ الحلال.	حلال کھانے سے دل منور ہوتا ہے۔
صاحبُ الهوى شريکُ الأعمى.	خوہش کا بندہ اندھوں میں شامل ہے۔
الإناءُ الفارغُ يرنُّ كثيراً.	خالی برتن آواز زیادہ (کمزور آدمی غصہ زیادہ)۔
كلامُه عَسَلٌ و فعلُه أَسَلٌ.	زبان میں شہد کردار میں نشتر۔
عَامِلِ الناسَ بما تُحِبُّ أن يُعَامِلُوک.	لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو برتاؤ تم ان سے چاہتے ہو۔
إنْ كنتَ مَحموداً آباؤُک فكن محموداً فعلُک.	اگر تم خاندان کے اچھے ہو تو کردار کے بھی اچھے بنو۔

إسْتَدِمْ مَوَدَّةَ الصديقِ بالإحسان إليه.	دوست کی محبت کو حسن سلوک کے ذریعہ قائم رکھو۔
مَن كَثُرَ مَزاحُه قَلَّتْ هيبتُه.	زیادہ مذاق وقار کو کم کر دیتا ہے۔
أقوى الناس مَن قَوِىَ على نفسه.	بہادر وہ جسے خود پر قابو ہو۔
الدينُ همٌّ بالليل و مَذَلَّةٌ بالنهارِ.	قرض رات میں پریشانی اور دن میں ذلت کا سبب ہے۔
إزْهَدْ فى الدنيا يُحِبَّك الناسُ.	دنیا سے لاتعلق رہو لوگ تم سے محبت کریں گے۔
راعِ أباكَ يَرْعاكَ إبنُك.	باپ کا خیال رکھو اولاد تمہارا خیال رکھے گی۔
كثرةُ الضِّحْكِ تُميتُ القلبَ.	زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔
العاقلُ مَن ذَكَرَ الموتَ ولم يَنْسَ الحياةَ.	عقلمند وہ جو موت کو یاد کرے اور زندگی کو فراموش نہ کرے۔
المرءُ بفضيلتِه لا بفصيلتِه.	انسان کی قدر اس کی خوبیوں سے ہوتی ہے نہ کہ خاندانی انتساب سے۔
إرحموا مَن فى الأرض يَرْحَمْكم مَن فى السماءِ.	تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔
خيرُ الجليسِ فى الزمان كتابٌ.	سب سے اچھا ساتھی کتاب ہے۔
قُلِ الحقَّ ولو على نَفْسِك.	حق بات کہو خواہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
المعدةُ بيتُ الأدواءِ.	معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔
الوقايةُ رأسُ الدواءِ.	پرہیز اصل علاج ہے۔
اليأسُ أكبرُ خطَإٍ.	ناامیدی سب سے بڑی غلطی ہے۔
الكلامُ الحُلْوُ يَصْرِفُ الغضبَ.	شیریں کلامی غصہ کو ختم کر دیتی ہے۔
إنّ فسادَ العلماءِ بِحُبِّ المالِ و الجاهِ.	علماء میں بگاڑ مال و جاہ کی محبت کی وجہ سے ہے۔
الغضبُ ريحٌ تهبُّ فتطفئُ سراجَ العقلِ.	غصہ ایسی ہوا ہے جب چلتی ہے تو عقل کے چراغ کو گل کر دیتی ہے۔

الباطلُ ليس وراءَهُ برهانٌ.	باطل کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہوتی۔
بينَ الحقِ و بين فطرة الإنسان نسبٌ.	حق اور انسان کی فطرت کے درمیان ایک رشتہ ہے۔
ما صلاحُ الحياةِ إلا بعقيدةٍ صالحةٍ.	زندگی میں بہتری صالح عقیدہ کے بغیر ممکن نہیں۔
إن المشاعرَ بيوتٌ مغلقةٌ.	احساس بند دروازے ہیں۔
في الحَرَكةِ بَرَكةٌ.	حرکت میں برکت ہے۔
لكلِّ فرعونَ موسىٰ.	ہر فرعون کے لیے موسیٰ موجود ہے۔
لكل عملٍ رجالٌ.	ہر کام کے لیے افراد ہیں۔
لكل داءٍ دواءٌ.	ہر مرض کا علاج ہے۔
الحديدُ بالحديدِ يُفْلَحُ.	لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔
الجاهلُ عدوٌّ لنفسه.	نادان اپنا دشمن ہوتا ہے۔
إصلاحُ الرَّعِيَّةِ أنفعُ من كثرةِ الجُنُودِ.	عوام کی اصلاح فوجوں کی کثرت سے زیادہ مفید ہے۔
قلبُ الأحمق في فيه، و لسانُ العاقل في قلبه.	بے وقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور عقل مند کی زبان اس کے قلب میں۔
من قال ما لا ينبغي سمع ما لا يشتهي.	جو نامناسب بات کہے گا وہ نامناسب بات سنے گا۔
يُعْرَفُ الصديقُ عند الحاجةِ.	دوست ضرورت کے وقت پہچانا جاتا ہے۔
مُعْظَمُ النار مِن مُسْتَصْغَرِ الشَّرَرِ / الشَّرُّ يَبْدَأُهُ في الأصلِ أصغرُهُ.	بڑی مصیبت کی ابتدا حقیر چیزوں سے ہوتی ہے۔
إنّما الأعمالُ بالنيات، و إنّما لكلّ إمرئٍ ما نوَى.	یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا بدلہ ملتا ہے۔

المؤمنُ للمؤمن كالبنيان يَشُدُّ بعضُهُ بعضاً.
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے، جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ سے پیوست ہوتی ہے۔

دَعْ ما يُرِيبُك إلى مالا يُرِيبُك.
مشکوک چیزوں کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اپناؤ۔

الناسُ كلُّهم سواسيةٌ كأسنانِ المُشْطِ.
انسان کنگھی کے دندانوں کی مانند یکساں ہیں۔

الدينُ يُسْرٌ ولن يُشادَّ الدينَ أحدٌ إلّا غَلَبَهُ.
دین آسان ہے، جو بھی اس دین میں تشدد برتے گا مغلوب ہو کر رہے گا۔

المسلمُون من سَلِمَ المسلمون من يده و لسانه.
مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

من لا يُكرِمْ نفسَه لا يُكْرَمْ.
جو اپنی عزت آپ نہیں کرتا دوسرے بھی اس کی عزت نہیں کرتے۔

العقلُ السليمُ فی الجسمِ السليمِ.
عقل سلیم صحت مند جسم میں ہوتی ہے۔

صِحَّةُ الجسم فی قِلَّةِ الطعامِ.
جسم کی تندرستی کم خوراکی میں ہے۔

صِحّةُ الروحِ فی إجتناب المعاصی.
روح کی تندرستی گناہوں سے بچنے میں ہے۔

مِن حَزْمِ المرءِ ألاّ يُخادِعَ أحداً.
انسان کی عقلمندی یہ ہے کہ کسی کو دھوکا نہ دے۔

إنّ القلوبَ مَزارعُ فازْرَعْ فيها طيِّبَ الكلام.
دل کھیتیاں ہیں لہذا ان میں اچھا پودا لگاؤ۔

قولٌ معروف و مغفرةٌ خيرٌ من صَدَقةٍ يَتبَعُها أذىً.
بھلی بات کہنا اور معاف کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس میں احسان جتلایا جائے۔

ليس لها من دون الله كاشفةٌ.
اللہ کے سوا اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔

لن تنالوا البِرَّ حتى تُنفقوا مما تُحِبُّون.
تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے تا آنکہ تم اس کے لیے پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

الآن حَصْحَصَ الحقُّ.
اب تو حق ظاہر ہو گیا۔

ذلك بما قَدَّمَتْ يداك.
یہ تمہارا کیا دھرا ہے۔

و ضرب لنا مَثَلاً و نسی خلقه.	اس نے ہماری شان میں ایک عجیب بات بیان کی اور اپنی اصل بھول گیا۔
قُضِیَ الأمرُ الذی فیه تَسْتَفْتِیَانِ.	جس بارے میں تم پوچھتے تھے وہ اسی طرح مقدر ہو چکا۔
ألیس الصبحُ بقریبٍ؟	کیا صبح قریب نہیں آ لگی؟
و حِیْلَ بینهم و بین ما یشتهون.	ان کے اور ان کے آرزوؤں کے درمیان ایک آڑ کھڑی کردی جائے گی۔
و قلیلٌ من عِبَادِیَ الشکورُ.	میرے بندوں میں شکرگزار کم ہی ہوتے ہیں۔
ولا یَحِیقُ المکرُ السیئُ إلاّ بأهله.	بری تدبیروں کا وبال کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے۔
کلٌّ یعملُ علی شاکلته.	ہر شخص اپنے طریقے پر کام کر رہا ہے۔
عسی أن تکرهوا شیئا وهو خیرٌ لکم.	ممکن ہے تم کسی امر کو ناپسند کرو اور وہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔
کلُّ نفسٍ بما کسبت رهینةٌ.	ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے محبوس ہوگا۔
کلُّ نفسٍ ذائقةُ الموتِ.	ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
بل الإنسانُ علی نفسه بصیرةٌ.	بلکہ انسان اپنے آپ کو خوب جانتا ہے۔
هل جزاءُ الإحسانِ إلاّ الإحسانُ.	احسان کا بدلہ صرف احسان ہے۔
کم من فئةٍ قلیلةٍ غلبت فئةً کثیرةً بإذن الله.	بارہا ایسا ہوا کہ چھوٹے چھوٹے گروہ اللہ کے حکم سے بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگیے۔
الناسُ علی دین ملوکهم.	جیسا راجہ ویسی پرجا۔
الناسُ أتباعُ مَن غلبَ.	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
إبنُه علی کَتِفِهٖ و هو یطلبه.	گود میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا۔
قلیلٌ عاجلٌ خیرٌ مِن کثیرٍ آجلٍ،	

النقدُ خيرٌ مِن النَّسِيئَةِ.	نو نقد، نہ تیرہ ادھار۔
الخبيثاتُ للخبيثين.	جیسی روح ویسے فرشتے۔
العيانُ لا يحتاج إلى البيان.	ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔
البليّةُ إذا عَمَّتْ طابَتْ.	مرگ انبوہ جشن دارد۔
إذا حضر الماءُ بطل التيممُ.	آب آید تیمّم برخواست۔
أخوك من واساك في الشِّدَّةِ.	دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔
الإحتياجُ أُمُّ الإختراع.	ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔
العبد يُدَبِّرُ و اللهُ يُقَدِّرُ.	بندہ کچھ سوچے خدا کچھ کرے۔
هذا غَيضٌ مِن فَيضٍ.	مشتے نمونہ از خروارے۔
القليلُ يدلُّ على الكثيرِ.	ایک دانہ چاول پوری ہانڈی کی خبر دیتا ہے۔
الحكماءُ الجُهَّالُ رُسُلُ عِزرائيلَ.	نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملا خطرۂ ایمان۔
السرُّ إذا جاوزَ الإثنينِ شاعَ.	نکلی ہونٹوں، چڑھی کوٹھوں۔
السعيُ مِنّي و الإتمامُ من اللهِ.	ہمت مرداں مدد خدا۔
بلاءُ الإنسان من اللسانِ، البلاءُ مُوَكَّلٌ بالمنطقِ.	زبان مصیبتوں کی جڑ ہے۔
الحديدُ يَقطعُ الحديدَ.	لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔
أصل النوالِ ما وصل قبل السؤال.	بخشش وہ جو بن مانگے مل جائے۔
الخضوعُ عند الحاجةِ رُجُولِيَّةٌ.	ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ کہنا پڑتا ہے۔
أنفٌ في الماءِ و إستٌ في السماءِ.	رہیں جھونپڑوں میں اور محلوں کا خواب دیکھیں۔
الخيلُ أعلمُ بِفُرسانِها.	جس کی بندریا وہی نچائے۔
اللسان ترجمانُ القلوب، جُعِلَ اللسانُ على الفُؤادِ دليلاً.	زبان دل کا ترجمان ہے۔

بَحَثَ عن حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ.
اپنے پاؤں پہ آپ کلہاڑی ماری۔

بطنُ المرءِ عدوُّهُ.
انسان کا پیٹ اس کا دشمن ہے۔

بعضُ القتل إحياءٌ للجميع/القتلُ أنفى للقتلِ/و لكم في القصاص حياةٌ.
ایک جان لینے میں بہت سی جانوں کا امان ہے۔

لا يُلْدَغُ المؤمنُ من جُحْرٍ مرّتَيْنِ.
مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

بدنٌ وافرٌ و قلبٌ كافرٌ.
ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا۔

تَسْمَعُ بالمُعَيْدِى خيرٌ مِن أن تراه.
دور کے ڈھول سہانے۔

يأكلُ الكُمَّثْرىٰ و يَعْنِدُ الخلافَ/
يأكل الفيلَ و يَقْبِضُ البَقَّةَ.
گڑ کھائے گلگلہ سے پرہیز۔

تَعَاشَرُوا كالأقارب و تعامَلُوا كالأباعد.
عزیزوں کی طرح سے رہو اور اجنبیوں کی طرح معاملہ کرو۔

تَلْدَغُ العقربُ طَبْعاً.
بچھو کی فطرت میں ڈنک مارنا ہے۔

تاجُ المروءةِ في التواضعِ/
تواضعُ المرءِ يُكْرِمُه.
تواضع میں رفعت کا تاج ہے۔

ثُلْمَةُ الحِرْصِ لا يَسُدُّها إلاّ الترابُ/
لا يَمْلأُ فاه إلاّ الترابُ.
خواہشات کا منہ صرف قبر میں بند ہوگا۔

جاءُوا على بَكْرَةِ أبيهم/جاءُوا بِقَضِّهِمْ و قَضِيْضِهِمْ/جاءُوا الجَمّارَ الغفير.
سب کے سب آگیے۔

جَفَّ القلمُ بما هو كائنٌ.
قسمت کا لکھا مٹ نہیں سکتا۔

جَعْجَعَةٌ ولا أرى طحيناً.
گرجنے میں شیر اور عمل میں صفر۔

لا يُمكن حتى يَلِجَ الجملُ في سَمِّ الخياط/لا يُمكن حتى يَشِيبَ الغرابُ
ممکن نہیں ہے۔

حُسْنُ الأدب يَسْتُرُ قُبْحَ النسبِ.
علم وادب کا حسن نسب کی برائی کو چھپاتا ہے۔

دولةُ الأشرار مِحْنَةُ الأخيارِ.
اشرار کی حکومت اشراف کے لیے امتحان ہے۔

دُر مع الزمانِ حيث يدورُ.
چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

القلبُ يَصْدَأ كما يصدأ الحديدُ.
لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہوتا ہے۔

ذكرُ الموتِ جلاءُ صَدَإِ القلبِ.
موت کی یاد دل کے زنگ کو صاف کرتی ہے۔

كفى المرءُ نُبْلاً أن تُعَدَّ معايِبُه/

العظيمُ من أجمع على مخالفته حُمُرُ الزمان.
بڑے انسانوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے۔

أدب المرءِ خيرٌ من ذَهَبِه.
علم وادب سونے سے بہتر ہے۔

المؤمنُ بِشْرُه فى وجهه و حُزْنُه فى قلبه.
مومن ظاہر میں مسرور اور باطن میں رنجور ہوتا ہے۔

أوَّلُ الغيث القطرُ و أوَّلُ الشجرةِ النواةُ.
بارش کی ابتدا قطروں سے اور درخت کی ابتدا گٹھلی سے ہوتی ہے۔

بلغ السيلُ الزبى/طَمَّ الوادى على القَرِى.
پانی سر سے اونچا ہو گیا۔

جَزَيْتُه كيلَ الصَّاعِ بالصاعِ.
جیسے کو تیسا۔

جَزَاهُ جزاءَ سِنِمَّارٍ.
بھلائی کا بدلہ برائی سے دیا۔

من ترك الشهواتِ عاش حُرّاً.
جس نے خواہشات سے منہ موڑا اس نے آزادی کی زندگی پائی۔

الجهلُ مَطِيَّةٌ مَن ركبها ذَلَّ و من صحبها ضَلَّ.
جہالت ایسی سواری ہے جس میں سوار ہونے والا ذلیل اور اس کا ساتھ دینے والا گمراہ ہوتا ہے۔

لكلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ/لكلِّ صارمٍ نَبْوَةٌ/ ولكلِّ عالمٍ هفوةٌ.
ہر صاحب کمال سے لغزش ہوتی ہے۔

حدّثْ عن البحرِ و لا حَرَجَ.	سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے۔
ما حاکَ جلدَکَ مثلُ ظُفرِکَ.	تمہارے ناخون کی طرح سے کوئی تمہاری جلد کو کھجلا نہیں سکتا۔
إیاّکم و خضراءَ الدِّمَنِ.	رذیل فطرت لوگوں سے دور رہو۔
خَالِفْ نفسَکَ تسترِحْ/خالفْ هواکَ تَسْترشِدْ.	خواہشات نفس کی مخالفت کرو آرام میں رہو گے۔
خیرُ العفوِ ما کان عند المقدرةِ.	بہترین معافی طاقتور کی معافی ہے۔
تَفَرَّقُوا أیدی سَبَا/تفرَّقُوا شَذَرَ مَذَرَ.	وہ تتر بتر ہوگیے۔
رأسُ الدین صِحَّةُ الیقین.	دین کی بنیاد یقین کی درستگی ہے۔
کأنّ علی رؤوسهم الطیرُ.	وہ چپ سادھے بیٹھے رہے۔
زاد الطینُ بَلَّةً.	غریبی میں آٹا گیلا۔
بلاغُ الضُّعفاءِ الشّکایةُ.	شکوہ شکایت کمزوروں کا ہتھیار ہے۔
ضِغْثٌ علی إبَّالةٍ/زاد مکروهٌ علی مکروهٍ.	کریلے پہ نیم چڑھا/مصیبت بالائے مصیبت۔
للحیطانِ آذانٌ.	دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔
قَطَعَتْ جَهیزةُ قولَ کلِّ خطیبٍ.	جہیزہ نے ہر گفتگو کا خاتمہ کر دیا۔
سَمِّنْ کلبکَ یَأْکُلْکَ.	اپنے کتے کو کھلا کر کوب موٹا کرو ایک دن وہ تمہیں کھا جائے گا۔
مَا هکذا تُورَدُ یا سَعْدُ الإبلُ.	اے سعد! یوں کام نہیں نبٹایا جاتا۔
الشرُّ حُلْوٌ أوَّلُه مرٌّ آخرُه.	برائی کا آغاز شیریں ہوتا ہے انجام بہت کڑوا۔
طُوبَی لمن شغله عیبُه عن عیوبِ الناسِ.	مبارک ہے وہ جسے دوسروں کے عیب کے بجائے اپنے عیب کی فکر رہتی ہے۔
لا صِحَّةَ مع الهَمِّ.	رنج و غم کے ساتھ صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔

سرُّ النجاح أن تَنْتَهِزَ الفرصَةَ. کامیابی کا راز یہ ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔

كُنْ مِمَّن لا تعرفه على حَذَرٍ. جسے تم نہیں جانتے اس سے ہوشیار رہو۔

لا خيرَ في أمرٍ بغير شورى. مشورہ کے بغیر جو کام کیا جائے اس میں خیر و برکت نہیں۔

حياءُ الرجل في غير موضعه ضُعْفٌ. بے وقت کی راگ الاپنا برا ہے۔

الساكتُ عن الحقِّ شيطانٌ أخْرَسُ. حق بات پر خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔

☆ أربٌّ يَبولُ الثعلبانُ برأسه لقد ذَلَّ من بالَتْ عليه الثعالبُ

کیا وہ بت پروردگار ہوسکتا ہے جس پر کتے پیشاب کریں، وہ تو بڑا ذلیل ہے جس پر کتے پیشاب کرتے ہوں۔

☆ فسوف ترى إذا انكشف الغبارُ أفرسٌ تحت رِجْلِكَ أم حمارُ؟

جب غبار چھٹے گا تب تم دیکھو گے کہ زمین پر گھوڑا تھا یا گدھا؟

☆ إذا كنتَ في حاجةٍ مُرسِلاً فَأرْسِلْ حكيماً ولا تُوصِهْ

عقل مند کو بھیجو اور اُسے زیادہ نصیحت مت کرو؟

☆ أُعَلِّمُهُ الرمايةَ كلَّ يومٍ ولَمَّا اشْتَدَّ ساعِدُهُ رَمَانِي

میں اسے روزانہ تیراندازی سکھاتا تھا جب وہ ماہر ہو گیا تو مجھ ہی کو نشانہ بنایا۔

☆ أوُلئك إخواني الذين رأيتُهم وما الكفُّ إلّا إصبعٌ ثم إصبعُ

وہ سب میرے دوست تھے، ہاتھ تو انگلیوں ہی سے عبارت ہے (کامیابی کے لیے قوت و مدد ضروری ہے)۔

☆ وظُلمُ ذَوِي القُرْبٰى أشدُّ مَضاضَةً على المرءِ مِن وَقْعِ الحُسامِ المُهَنَّدِ

قرابت داروں کا ظلم تلوار کی کاٹ سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

☆ إن الأفاعِي وإنْ لانَتْ مَلامِسُهَا عند التقلُّبِ في أنيابِهَا العَطَبُ

اژدہے چھونے سے نرم ملائم لگتے ہیں مگر جب پلٹ کر حملہ کرتے ہیں تو ان کے

دانتوں میں ہلاکت اور موت ہوتی ہے۔

☆ دَعْوَی الصَّدَاقَةِ فِی الرَّخَاءِ کثیرةٌ　　عند الشدائدِ تُعْرَفُ الإخوانُ

خوشحالی کے زمانے میں دوستی کا دعوی کرنے والے بہت ہوتے ہیں مگر دوستوں کی پہچان تو مصیبت کے وقت ہوتی ہے۔

☆ وما للمرءِ خیرٌ فی حیاةٍ　　إذا ما عُدَّ مِنْ سَقَطِ المَتَاعِ

آدمی کی زندگی بے کار ہے اگر وہ حقیر و بے مایہ سمجھا جاتا ہو۔

☆ وما حَکَّ جِلدَکَ مثلُ ظُفْرِکَ　　فَتَوَلَّ أنت جمیعَ أمرِکَ

تمہارے اپنے ناخون کی طرح تمہارے جسم کو کوئی کھجلا نہیں سکتا، لہذا اپنا سارا کام خود انجام دو۔

☆ ملآی السَّنَابِلِ تَنْحَنِی بتواضعٍ　　و الفارغاتُ رؤوسُهُنَّ شَوامِخُ

دانوں سے بھری بالیاں تواضع کے ساتھ جھک جاتی ہیں، جبکہ خالی بالیوں کے سر اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں۔

☆ و من تکُنِ العَلْیَاءُ هِمَّةَ نفسِهِ　　فکلُّ الذی یلقاه فیها مُحَبَّبُ

بلندی جس کا مقصد ہو اُسے اِس راہ کی ہر مصیبت پیاری ہوتی ہے۔

☆ لو کان عند الضَّأنِ بأسُ ضَرَاغِمَ　　مَا اسْتَمْرأَ الإنسانُ لحمَ الضأنِ

اگر بکری شیر ببر کی طرح سے طاقتور ہوتی تو انسان بکری کا گوشت مزے سے نہ کھاتا۔

☆ إذا قَلَّ مالی قَلَّ صَحْبِی و إنْ نَمَا　　فلی مِن جمیعِ الناسِ أهلٌ و مرحبُ

جب میرا مال کم ہو جاتا ہے تو دوست بھی کم ہو جاتے ہیں اور جب مال بڑھتا ہے تو سارے لوگ خوش آمدید کہتے ہیں۔

☆ إذا اشتدَّ الذئابُ عُوَاءً　　فَلْنُقَابِلْ عُوَائَها بالنشائِدِ

جب بھیڑئے خوب غرانا اور بھونکنا شروع کر دیں تو ہمیں ان کے بھونکنے کا مقابلہ نغموں سے کرنا چاہیے۔

☆ لا تصْحَبنْ رفيقاً لست تأمَنُهُ ... بِئسَ الرفيقُ رفيقٌ غيرُ مأمونِ

جس پر تمہیں بھروسہ نہ ہو اسے اپنا رفیق نہ بناؤ، بدترین رفیق ہے وہ جو بھروسے کے قابل نہیں۔

☆ لا تَحْقِرنَّ صغيراً في مُخاصمةٍ ... إنّ البعوضة تُدمِي مُقْلَةَ الأسَدِ

دشمنی میں کسی چھوٹے کو کبھی حقیر نہ سمجھو، کیونکہ ایک حقیر مچھر شیر کی آنکھ زخمی کر دیتا ہے۔

☆ و نفسک أكرِمْها، فإنک إنْ تَهُنْ ... عليک فلن تَلْقَى الدهرَ مُكْرِمَا

اپنی عزت آپ کرو اگر تمہاری عزت خود تمہاری نظر میں پائمال ہوگئی تو کبھی کوئی دوسرا عزت نہ دے گا۔

☆ إذا أراد اللهُ ذُلَّ قَبيلةٍ ... رَماها بتشتيتِ الهوَى و التَّخاذُلِ

جب اللہ کسی قوم کو ذلیل کرتا ہے تو اسے پریشان فکری، نااتفاقی اور ذہنی پسپائیت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ لا تجعلِ الشورى عليک غَضاضَةً ... فَرِيشُ الخوافِي قوةٌ للقوادِمِ

مشورے کو حقیر نہ سمجھو کہ پرندوں کے چھوٹے پر بڑے پروں کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

☆ و عَاجزُ الرأى مِضْياعٌ لفرصته ... حتى إذا فَاتَ أمرٌ عاتَبَ القَدَرَا

کمزور اور بے بس اپنا موقعہ گنواتا ہے، جب وقت نکل جاتا ہے تو تقدیر کو کوستا ہے۔

☆ ما الحسنُ في وجه الفتى شَرَفاً له ... إذا لم يكن في فعله الخلائقُ

نوجوان اگر اخلاق و کردار کے حسن سے عاری ہے تو اس کا جسمانی حسن و جمال باعث شرف نہیں۔

☆ لا تَنْهَ عن خُلُقٍ و تأتِي مثله ... عارٌ عليک إذا فعلتَ عظيمُ

تم دوسروں کو ان باتوں سے نہ روکو جو تم خود کرتے ہو، اگر ایسا کرو تو بڑے شرم کی بات ہے۔

☆ و المرء يفرحُ بالأيام يقْطعُها ... و كلُّ يومٍ مَضى يُدْنِي من الأجَلِ

آدمی گزرے دنوں پر خوش ہوتا ہے، حالانکہ ہر آن جو گزر رہا ہے وہ موت سے قریب تر کر رہا ہے۔

☆ مَن يَسْتَعِنْ بالرِّفْقِ فی أمرہ　　يَسْتَخْرِجِ الحيّةَ من وُكْرِها

جو اپنے کام میں نرم رویہ اختیار کرتا ہے وہ سانپ کو بھی اس کے بل سے نکال لیتا ہے۔

☆ من يفعلِ العُرْفَ لا يَعْدَمْ جوائزہ　　لا يذهبُ العرفُ بين اللهِ و الناسِ

جو نیکی کرتا ہے وہ اس کے پھل سے محروم نہیں رہتا، نیکی کبھی بھی رائگاں نہیں جاتی۔

☆ ما كلُّ ما يَتَمَنّی المرءُ يُدرِكُهُ　　تجرِی الرياحُ بما لا تَشْتَهِی السُّفُنُ

انسان کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی، ہوائیں اس سمت چلتی ہیں جدھر کشتی کو جانا نہیں ہوتا۔

أدب الثقافة الإسلامية

(اسلامی تہذیب کا سلیقہ)

۱- نَمْ مُبَكِّراً فِي اللَّيْلِ وَاسْتَيْقِظْ مُبَكِّراً فِي الصَّبَاحِ.
رات کو جلد سو جاؤ اور صبح کو جلد اٹھو۔

۲- لَا تَنْسَ قِرَأةَ الأَدْعِيَةَ الْمأْثُوْرَةَ قَبْلَ النَّوْمِ وَبَعْدَ النُّهُوْضِ مِنْهُ.
سونے سے پہلے اور سوکر اٹھنے کے بعد مسنون دعائیں پڑھنا نہ بھولو۔

۳- عَوِّدْ نَفْسَكَ على تلاوةِ القرآنِ فَجْراً.
علی الصباح تلاوتِ قرآن کریم کی عادت ڈالو۔

۴- اِغْسِلْ يَدَكَ قبلَ تَناوُلِ الطَّعامِ وَلَا تُنَشِّفُهَا.
کھانا سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ اور انھیں کپڑا سے خشک نہ کرو۔

۵- لَا تَجلِسْ على المائدةِ قبلَ جُلُوسِ الْكِبارِ وَلَا تَبْدأ بِالْأَكْلِ قَبْلَهُمْ.
بڑوں کے بیٹھنے سے پہلے تم کھانے کے لئے نہ بیٹھو، نہ ہی ان کے شروع کرنے سے پہلے کھانا شروع کرو۔

۶- صَغِّرُ اللُّقْمَةَ وَامْضُغْهَا جَيِّدا
چھوٹے چھوٹے لقمے کھاؤ اور ہر لقمہ کو خوب چباؤ۔

۷- كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ وَلَا تُسْرِعْ فِي الْأَكْلِ وَخَاصَّةً اِذَا كَانَ الطَّعَامُ جِمَاعِيّاً.

اپنے سامنے سے کھاؤ، اور کھانے میں جلد بازی نہ دکھاؤ، خاص طور سے جب کھانا اجتماعی ہو۔

۹- لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ وَلَا تَتَكَلَّمْ وَاللُّقْمَةُ فِيْ فَمِكَ.

جب لقمہ منہ میں ہو تو نہ پانی پیو، نہ گفتگو کرو۔

۱۰- لَاتَمُدَّ يَدَيْكَ إلىٰ أَنْفِكَ لِئَلَّا يَشْمَئِزَّ مِنْكَ الْحَاضِرُوْنَ.

اپنے ہاتھوں کو بار بار ناک کی طرف نہ بڑھاؤ تا کہ حاضرین ناگواری محسوس کریں۔

۱۱- لَا تَحُكَّ رَأْسَكَ أَوْ بَدَنَكَ وَلَا تُفَرْقِعْ أَصَابِعَكَ وَلَا تَلْعَبْ بِرِجْلَيْكَ وَيَدَيْكَ.

اپنے سر یا جسم کو نہ کھجلاؤ، نہ انگلیاں چٹخاؤ، نہ ہی ہاتھ پاؤں سے کھیلو۔

۱۲- لاتتكدَّرْ منَ الطَّعامِ مَهْمَايَكُنْ غَيرَ لَذِيْذٍ.

کھانا جتنا بھی غیر مرغوب کیوں نہ ہو کبیدہ خاطر مت ہو۔

۱۳- بل كُلْ ما يَطيبُ لكَ أو تعتذِرُ بلطفٍ.

بلکہ جتنا پسند ہو کھالو یا خوش مزاجی سے معذرت کردو۔

۱۴- لا تَثْنِي علىٰ طعامِكَ وأنتَ مُضِيفٌ ولا تُلِحَّ على الضَّيفِ بِزِيادَةِ الأَكْلِ.

اگر تم میزبان ہو تو اپنے ہی کھانے کی ستائش مت کرو، نہ ہی مہمان کو زیادہ کھانے کے لئے اصرار کرو۔

۱۵- لا تَتَكَلَّمْ على المائدَةِ ما لا يَعْنِي، وَلا تذكُرْ مَآدِبَ الوَلائمِ الَّتي حضرتَها وأنتَ ضَيْفٌ.

دستر خوان پر لایعنی گفتگو نہ کرو، اور اگر تم مہمان ہو تو ان دعوتوں کا تذکرہ نہ چھیڑو جن میں تم نے شریک رہے ہو۔

۱۶- إذا فرغتَ مِنَ الأكلِ فاشْكُرِ اللهَ وادعُ لأصحابِ المنزلِ

والجالسينَ بدوامِ الصحّةِ وبموفورِ الْهَناءِ.

تم کھانے سے فارغ ہو چکو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اہل خانہ اور دیگر حاضرین کے لئے دائمی صحت وعافیت اور زیادہ سے زیادہ خوشحالی وفارغ البالی کی دعائیں کرو۔

۱۷- إحْتَرِمْ أبويكَ غايةَ الاحترامِ، وتُطِعْهُما حقَّ الطّاعةِ، وَلا تُخالفْ أمرَهُما وادْعُ لَهُما بِطولِ الْعُمرِ، ودَوامِ الصِّحةِ ولا تعمَلْ عملاً يُكدِّرُهُما.

اپنے والدین کی غایت درجہ عزت کرو، ان کی مکمل اطاعت کرو، دائمی صحت کی دعا کرو، اور کوئی ایسا کام مت کرو جوان کو ناگوار ہو۔

۱۸- إحْترِمْ أخاكَ الأكبرَ، وَاعْتَبِرْهُ كوالدِكَ، ولا تُغْضِبْهُ ولا تُعاكِسْهُ.

اپنے بڑے بھائی کی عزت کرو، اس کو اپنے باپ کے مساوی سمجھو، اس کو ناراض نہ کرو، نہ ہی اس کی مخالفت کرو۔

۱۹- إذا أخطأَ أخوكَ الصغيرُ فاظهرْ له خطأهُ بلُطْفٍ وحِكمةٍ وَلا ترْفَعْ شَكواهُ إلى أبويكَ.

جب تمہارا چھوٹا بھائی غلطی کرے تو اس کی غلطی کی نشاندہی محبت ودانشمندی کے ساتھ کرو اور اس کی شکایت اپنے والدین سے مت کرو۔

۲۰- لا تأخُذْ مِنْ أحدٍ في الْمنزلِ شيئاً بدُونِ رِضاهُ وَإذنِهِ كيْ لا يَحْصلَ خصامٌ وَمُشاجرةٌ.

گھر کے کسی فرد کی کوئی چیز بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے مت لو، تاکہ لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آنے پائے۔

۲۱- إذا مرض لكَ قريبٌ لكَ فأسْرِعْ بعيادتهِ وقُمْ بما يجبُ.

جب تمہارا کوئی قریب رشتہ دار بیمار پڑ جائے تو جلد سے جلد اس کی عیادت کو جاؤ اور

اس کی خدمت کے لئے اپنا فرض نبھاؤ۔

٢٢- مُعامَلَةُ الأقارِبِ بِالحُسنىٰ واجبٌ دِينِيٌّ، فعليك أن تفرَحَ بِفَرَحِهِم، وتَحْزَنَ بِحُزْنِهم.

اعزہ واقارب کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا ایک دینی فریضہ ہے، لہذا تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان کی خوشی سے خوش ہو اور ان کے رنج وغم سے رنج وغم محسوس کرو۔

٢٣- تَلْقَ جيرانَكَ بِالبَشاشَةِ وَطلاقَةِ الوجهِ، وَتُظْهِرُ لَهُمْ أحسَنَ خِصالَكَ وَتُعامِلُهم بِالمَعْرُوفِ.

اپنے پڑوسیوں سے بشاشت اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، ان کے سامنے اپنے اچھے اطوار کا مظاہرہ اور ان سے نیکی کا معاملہ کرو۔

٢٤- بَادِرْ بِالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِمْ تزدْ مَحبَّتُهُمْ لكَ.

انھیں سلام کرنے میں پہل کرو ان کی محبت بڑھے گی۔

٢٥- لا تُضمِرْ لِأحدٍ شرّاً، ولا تجعلْ نفسكَ وَحيداً بِلا صديقٍ وفِيٍّ كَطَيْرٍ مَكسورِ الجناحِ.

اپنے دل میں کسی کی برائی کو جگہ نہ دو، نہ ہی اپنے کو بنا کسی مخلص دوست کے تنہا رہو، جیسے کہ پر بریدہ پرندہ۔

٢٦- تجنَّبْ مِنَ المِزاحِ الكثيرِ فإنَّهُ يَفْقِدُ شَخصيّتكَ وَيَنْقُصُ مِنْ رَزانَتِكَ.

بہت زیادہ ہنسی مذاق سے بچو کہ اس سے تمہاری شخصیت برباد ہوگی اور تمہارا وقار جاتا رہے۔

٢٧- فَضلُ المُعلِّمِ يَفُوقُ فَضلَ الوالدِ، هذا سَببُ وجودِكَ، وَذاكَ سَببُ سعادَتِكَ الدَّائِمَةِ، فاعْرِفْ فَضلَ كُلٍّ مِّنهما عليكَ.

استاذ والد سے بڑھ کر ہے، یہ تمہاری پیدائش کا سبب ہے، تو وہ تمہاری دائمی خوشی کا

ذریعہ لہذا ان میں سے ہر ایک کی قدر و منزلت کو پہچانو۔

۲۸- احتَرِمْ مُعَلِّمَکَ کُلَّ الْاِحترامِ ،وَلا تَرغَبْ عَنْ نصائِحِهٖ، وبَالِغْ فِيْ إرضاءِ هٖ بِأَدَبِکَ وعِلمِکَ وجُهدِکَ، وهذا الذی یَسُرُّهٗ منکَ.

اپنے استاذ کی غایت درجہ عزت کرو، ان کی خیر خواہانہ باتوں سے منہ نہ موڑو اور اپنے علم وادب اور محنت وسعی سے ان کو خوش رکھنے کی بھرپور کوشش کرو کہ انہی چیزوں سے وہ خوش ہوں گے۔

۲۹- هَذِّبْ نفسَکَ وقوِّمْ خُلُقَکَ وأحْسِنْ فِيْ تعلیمِکَ لِتَصِیْرَ مِنْ أهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِضْلِ.

اپنے کو شائستہ بناؤ، اپنے اخلاق درست کرو، اور حصول علم کی راہ میں خوب سے خوب تر کی طرف بڑھو، تاکہ تم بھی اہل علم وفضل میں شمار کیے جاؤ۔

۳۰- الجاهِلُ لا یَمتَازُ کَثِیراً عَنِ الْبهائِمِ. فَکُنْ مِنَ الْعُلَماءِ وَالْعُقَلاءَ وَالأدَباءُ تَهْوِیْ أَفْئِدَةُ النَّاسِ إلَیکَ.

نادان آدمی جانوروں سے بہت ممتاز نہیں ہوتا، لہذا تم علماء، عقلاء اور ادباء کے گروہ کا ایک فرد بنو، لوگوں کے دل تمہاری طرف کھنچ آئیں گے۔

۳۱- إضْبِطْ اَوقاتَکَ وَخَصِّصْ لِکُلِّ وقتٍ درسًا أوْ عَمَلاً وأَعْطِ کُلَّ وَقْتٍ حَقَّهٗ.

اپنے اوقات کو منضبط کرو، ہر وقت کو پڑھنے پڑھانے یا کسی مفید کام میں لگائے رکھو، پھر ہر وقت کے لئے جو کام تم نے متعین کیا ہے اس کا حق ادا کرو۔

۳۲- لَا تَحْفَظْ دَرْسًا إلَّا فَهِمْتَهٗ، وَتَأمَّلْتَ فِيْ جُمَلِهٖ جَیِّداً وَوَقَفْتَ عَلٰی مَعَانِیْهَا.

تم کسی سبق کو اس وقت تک یاد نہ کرو جب تم اسے سمجھ نہ لو، اس کے جملوں پر اچھی طرح غور وفکر نہ کرلو اور ان جملوں کے مفہوم سے واقف نہ ہو جاؤ۔

۳۳- لا یَمْنَعْكَ أيُّ خَوفٍ وَّحَیاءٍ مِنْ تَوْجِیهِ السُّؤَالِ إلَی الْمُعلِّمِ عَمَّا صَعُبَ عَلَیْكَ مِنَ الْمَسائِلِ.

جو مسائل درس میں دشوار طلب ہوان کے بارے میں اپنے استاذ سے سوال کرنے سے قطعاً کسی خوف اور شرم وحیا کو آڑے نہ آنے دو۔

۳۴- لَا يَرْضَى الْمُعَلِّمُ إِلَّا مِنَ التَّلَامِيذِ الْأَذْكِيَاءِ، النَّابِهِيْنَ، الْمُجْتَهِدِيْنَ الْمُوَاظِبِيْنَ عَلٰى دُرُوْسِهِمْ فَكُنْ مِنْ أَحَدِهِمْ.

استاذ انہی طلباء سے خوش ہوتا ہے جو ذہین، ہوشیار، محنتی اور اپنے اسباق کی پابندی کرنے والے ہوں، لہذا تم بھی ایسے ہی طالب علم بننے کی کوشش کرو۔

۳۵- دَاوِمْ عَلٰى طَلَاقَةِ وَجْهِكَ، وَأَدْخِلِ الْبِشْرَ فِيْ وُجُوْهِ إِخْوَانِكَ، وَلَا تَعْبَسْ وَلَا تَيْأَسْ أَبَدًا.

ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آؤ، اپنے دوستوں کو خوش وخرم رکھو، ہمہ وقت تیوری چڑھا کر نہ رہو، نہ ہی مایوسی کا شکار بنو۔

۳۶- مَتٰى أَصَابَكَ الْعَطْسُ أَوِ السُّعَالُ فَحَوِّلْ وَجْهَكَ عَنِ النَّاسِ وَخُذْ مِنْدِيْلًا وَضَعْهُ عَلٰى فَمِكَ.

جب کبھی چھینک یا کھانسی کا تقاضا ہو، تو لوگوں کے سامنے سے اپنا رُخ دوسری طرف کرلو اور اپنے منہ پر رومال (وغیرہ) رکھ لو۔

۳۷- اذا كَلَّمْتَ أَحَدًا فَلَا تَلْتَفِتْ يُمْنَةً وَلَا يُسْرَةً بَلْ أَقْبِلْ إِلٰى مُخَاطِبِكَ كُلَّ الْإِقْبَالِ وَاسْتَمِعْ كَلَامَهُ كُلَّ الْإِسْتِمَاعِ.

جب تم کسی شخص سے بات کررہے ہو تو دائیں بائیں نہ مڑو بلکہ پوری طرح اپنے مخاطب کی طرف متوجہ رہو اور اس کی بات غور سے سنو۔

۳۸- لَا تُقَلِّمْ أَظَافِرَكَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ وَلَا تَقْطَعْهَا بِأَسْنَانِكَ.

اپنے ناخون ناخونوں ہی سے مت تراشو، نہ ہی دانتوں سے کاٹو۔

۳۹- إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُشِيْرَ إِلٰى أَحَدٍ فَلَا تُشِرْ بِإِصْبَعِكَ، وَكَذَا إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُنَبِّهَ أَحَدًا فَلَا تُصَوِّتْ بِـ"هَشْ".

جب کسی کی جانب اشارہ کرنا چاہو تو اپنی انگلی سے اشارہ نہ کرو، اسی طرح جب تم کسی کو متوجہ کرنا چاہو تو ''ہش'' کی آواز نہ نکالو۔

۴۰- كُنْ نَظِيفَ الْجِسْمِ، نَظِيفَ الْمَلَابِسِ، وَنَظِيفَ الْأَدَوَاتِ.

جسم، لباس اور ساز و سامان کو صاف ستھرا رکھو۔

۴۱- إِذَا مَشَيْتَ عَلَى الشَّارِعِ فَلَا تَلْتَفِتْ هُنَا وَهُنَاكَ، بَلْ سِرْ عَلَى الرَّصِيفِ بِسَيْرٍ مُعْتَدِلٍ.

جب تم سڑک پر چلو تو اِدھر اُدھر مت دیکھو بلکہ فٹ پاتھ پر اعتدال کی چال چلو۔

۴۲- إِذَا كَانَ لَدَيْكَ مَالٌ فَاحْتَرِسْ مِنْ ضَيَاعِهِ، وَابْتَعِدْ عَنْ أَمَاكِنِ الزِّحَامِ وَالْمُتَشَاجِرِيْنَ.

اگر تمہارے پاس مال ہو تو ہوشیار رہو، اور بھیڑ بھاڑ اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں سے دور رہو۔

۴۳- إِذَا صَادَفْتَ أَعْمَىٰ أَوْ ضَعِيفًا فَلَا تَهْزَأْ بِهِ، بَلْ سَاعِدْهُ حَسَبَ اسْتِطَاعَتِكَ.

کسی اندھے اور کمزور شخص کو دیکھو تو اس کا مذاق نہ اڑاؤ بلکہ بقدر امکان اس کی مدد کرو۔

۴۴- عَلَيْكَ مُمَارَسَةُ الْأَلْعَابِ الرِّيَاضِيَّةِ فَإِنَّهَا تُقَوِّي الْجِسْمَ، وَتَدْفَعُ عَنْهُ الْأَمْرَاضَ، وَتُسَاعِدُ عَلَى نُمُوِّ الْعَقْلِ، فَقَدْ قِيلَ: ''إِنَّ الْعَقْلَ السَّلِيمَ فِي الْجِسْمِ السَّلِيمِ.

پابندی سے ورزش کرنا تمہارے لئے ضروری ہے، کیونکہ ورزش جسم کو توانا بناتی ہے، بیماریوں کو پھٹکنے نہیں دیتی، عقل کی افزائش میں معاون بنتی ہے، چنانچہ کہا گیا ہے کہ عقل سلیم صحیح سالم جسم میں پائی جاتی ہے۔

۴۵- لَا تَلْعَبْ قَبْلَ الْأَكْلِ أَوْ بَعْدَهُ، لِأَنَّهَا تَفْقِدُ شَهْوَةَ الطَّعَامِ.

کھانے سے پہلے یا کھانے کے بعد نہ کھیلو کہ اس سے کھانے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔

۴۶- وَلْيكنْ لعبُك باعْتِدالٍ، وتجنَّبْ مِمّا أُصيبَ النّاسُ اليومَ بجُنونٍ فِي اللَّعِبِ.

کھیل میں اعتدال برتو اور اس معاملہ میں آج لوگ جس جنون کے شکار ہیں اس سے بچو۔

۴۷- راعِ نَفْسَكَ مِنَ الْأَجْوَاءِ الْمَلُوَّثَةِ، والدُّخانِ، والْغازاتِ السّامَّةِ–وَمِنْ شِدَّةِ الْحَرارَةِ وَالْبَرْدِ الْقارِسِ.

گندی آب وہوا، دھوئیں، زہریلے گیس اور گرمی وسردی کی شدت سے اپنی حفاظت کرو۔

۴۸-لا تَفرِكْ عَينَيكَ بأَصابِعِكَ الْمَكْشُوفَةِ أَبَدًا، وإذا اضْطُرِرْتَ إليهِ فَاسْتَعْمِلْ مِنْدِيلًا نَقِيّاً.

کھلی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کو ہرگز نہ رگڑو، اگر ایسا کرنے کی مجبوری ہی ہو تو صاف ستھرا رومال استعمال کرو۔

۴۹- لا تَتَسَلَّقْ شَجَرةً، وَلا تَقْتُلْ حَيَوانًا، وَلا تُفْسِدْ على فَرْخِ الطُّيُورِ، وَلا تُعَذِّبْ هِرًّا أَوْ كَلْبًا أَوْحَيَوانًا أَلِيفاً آخَرَ.

درخت پہ نہ چڑھو، کسی جاندار کو (بلاوجہ) نہ مار ڈالو، پرندوں کے بچوں کو نقصان نہ پہنچاؤ، نہ ہی کسی بلی، کتے اور دوسرے کسی پالتو جانور کو تکلیف دو۔

۵۰- عامِلْ مَنْ فِي مَنْزِلِكَ مُعامَلَةً حَسَنَةً، وَإِيّاكَ أَنْ تُهِينَ الْخَدَمَ.

اپنے گھر کے افراد کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، خبردار! جو نوکروں کے ساتھ ذلت آمیز رویہ اختیار کرو۔

۵۱- إِعْرِفْ بِزُملاءِكَ حُقُوقَهُمْ عَلَيكَ، وَلا تَفْخَرْ عَلَيْهِمْ بِمَا تَمْلِكُ مِنْ مَالٍ أَوْ مَتاعٍ.

تم پر عائد ہونے والے اپنے ساتھیوں کے حقوق کو پہچانو اور اپنے مال ومتاع کے حوالے سے ان پر فخر نہ کرو۔

٥٢- لَا تَكُنْ حَلَّافاً، أَوْ مِكْثَاراً ،أَوْ سَبَّاباً، أَوْ صَخَّاباً.

زیادہ قسمیں نہ کھاؤ، باتونی نہ بنو، گالی گلوج نہ کرو اور چیخ پکار نہ مچاؤ۔

٥٣- تَعَوَّدْ حُسْنَ الْكَلامِ وَجَمِيلَ اللِّقَاءِ، وَالْمَشْيَ وَالْحَرَكَةَ الَّتِي تَبْعَثُ النَّشَاطَ وَتَنْفِي عَنِ الْكَسَلِ.

خوش گفتاری اور حسن ملاقات کے عادی بنو، ایسی چال چلو جس سے نشاط وانبساط پیدا ہو اور سستی کا خاتمہ ہو۔

٥٤- تَعَوَّدْ شَظَفَ الحياةِ وخُشُونَتَهَا مَا اسْتَطَعْتَ.

جہاں تک ہو سکے سخت زندگی کی عادت ڈالو۔

٥٥- لَيْسَ مِنَ الْمُرُوْءَةِ أَنْ تَنْقُلَ عَمَلَ زَمِيلِكَ فِي الدَّرْسِ، وَهٰذِهٖ -وَلَا شَكَّ- خَسَارَةٌ عَلَيْكَ.

شرافت کی بات یہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہم سبق ساتھی کے کام کو نقل کرو، یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔

٥٦- إِحْتِمَالُ الْعُقُوبَةِ عند التَّقْصِيرِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْإِعْتِذَارِ بِسَبَبٍ وَاهٍ.

غلطی سرزد ہو جائے تو سزا برداشت کر لینا، بودے عذر پیش کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

٥٧- لَا تَغُشَّ أحداً حَتَّى فِي لَعِبِكَ، وَلَا تَغْتَصِبْ حَتَّى الْخُزْفَةَ الصَّغِيْرَةَ.

کسی کو دھوکا نہ دو یہاں تک کہ کھیل میں بھی نہیں، کسی کا حق نہ چھینو یہاں تک کہ ایک حقیر ڈھیلا بھی نہیں۔

٥٨- لَا تَكُنْ حَسُوْداً فَإِنَّ الْحَسُوْدَ دَائِماً غَيْرُ مُسْتَرِيْحٍ.

حاسد نہ بنو کہ حاسد کبھی چین سے نہیں رہتا۔

٥٩- بَلْ كُنْ مُجْتَهِدًا مُثَابِراً فَإِنَّهُمَا يَرْفَعَانِكَ مِنَ الْمَنْزِلَةِ الْوَضِيْعَةِ إِلَى مَنْزِلَةِ الشَّرَفِ.

بلکہ محنتی اور مستقل مزاج بنو کہ یہی دونوں باتیں تمہیں پستی سے اٹھا کر بلندی کی طرف لے جائیں گی۔

۲۰- لَا تُتْلِفْ أَدَوَاتِ مَا يَتَعَلَّقُ بِغَيْرِكَ، فَإِنَّ لَهَا حُرمَةً واجبةً عليك.

دوسروں کے ساز وسامان کو ضائع مت کرو، بلکہ ان کا احترام اپنے پر فرض سمجھو۔

۲۱- إِذَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تُسَاعِدَ آخَرَ عَلٰى جَلْبِ نَفْعٍ أَوْ دَفْعِ ضَرَرٍ بِدُوْنِ إِيْذَاءِ أَحَدٍ فَافْعَلْ.

اگر تم کسی شخص کو کسی دوسرے کو تکلیف پہنچائے بغیر پہنچا فائدہ پہنچا سکو یا کسی نقصان کو دور کر سکو تو ضرور ایسا کرو۔

۲۳- إِنَّ إِغَاثَةَ الْمَلْهُوْفِ وَمُعَاوَنَةَ الضَّعِيْفِ مِنْ أَحَبِّ أَعْمَالِ الْأَنْبِيَاءِ فَكُنْ عَلٰى نَهْجِهِمْ.

مصیبت زدہ لوگوں کی مدد اور کمزوروں کے ساتھ تعاون، حضرات انبیاء علیہم السلام کے پسندیدہ کام رہے ہیں، لہذا ان کی روش میں چلنے کی کوشش کرو۔

۲۴- لَا يَذْهَبُ الْعُرْفُ بَيْنَ اللهِ وَالنَّاسِ.

احسان وبھلائی جو اللہ تعالیٰ اور انسانوں کے لیے کئے جائیں کبھی برباد نہیں جاتے۔

۲۵- إِنَّ أَتْرَابَكَ فِي السِّنِّ وَنُظَرَاءَكَ فِي الْمَنْزِلَةِ يَنْتَفِعُوْنَ بِأَدَبِكَ وَيُحَاكُوْنَكَ فِيْ مُعَامَلَتِكَ فَكُنْ خَيْرَ مِثَالٍ لَّهُمْ.

تمہارے ہم عمر، ہم جولی اور ہم رتبہ ساتھی تمہارے سلیقے وقرینے سے استفادہ کریں گے اور تمہارے معاملات کی تقلید کریں گے، لہذا تم ان کے لئے بہترین نمونہ بنو۔

۲۶- الصِّدْقُ فَضِيْلَةٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، فَاعْتِيَادُكَ الصِّدْقَ يُعَوِّدُ غَيْرَكَ الثِّقَةَ بِكَلَامِكَ، وَالْاِطْمِئْنَانَ إِلٰى أَخْبَارِكَ.

سچائی ہر حال میں ایک عمدہ خصلت ہے، تمہاری سچائی کی عادت وخصلت دوسروں کو

تمہاری بات پر اعتماد کا اور تمہاری خبروں پہ اطمینان کا عادی بنائے گا۔

۶۷- إِذَا وَعَدْتَّ فَحَاوِلْ إِيْفَاءَهُ وَحَرِّمْ نَفْسَكَ إِخْلَافَ وَعْدِكَ.

جب وعدہ کرو تو پورا کرنے کی کوشش کرو اور اپنی ذات پہ وعدہ خلافی کو حرام جانو۔

۶۸- مُثِيْرُ الْفِتْنَةِ يَشْبَهُ شَيْطَانًا، وَمُوَطِّدُ الصُّلْحِ وَالسِّلْمِ يَشْبَهُ مَلَكًا.

فتنہ کو ہوا دینے والا شیطان کی مانند ہے اور صلح و امن کی بنیادوں کو مضبوط کرنے والا فرشتہ کی طرح ہے۔

۶۹- لَا شَيْءَ أَضَرُّ لِلْإِنْسَانِ مِنَ التَّرَفِ، وَلَا شَيْءَ أَنْفَعُ مِنْ بَسَاطَةِ الْعَيْشِ.

عیش و عشرت کی زندگی سے بڑھ کر ضرر رساں اور سادہ زندگی سے بڑھ کر مفید انسان کے لئے کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

۷۰- شَغِّلْ نَفْسَكَ دَائِمًا فِي خَيْرٍ فَإِنَّ الْفَرَاغَ مِنْ شَأْنِ الْأَمْوَاتِ.

ہمیشہ اپنے آپ کو کسی اچھے کام میں مشغول رکھو کہ فارغ بیٹھ رہنا مُردوں کا کام ہے۔

۷۱- اِجْعَلْ قَوْلَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْبَ عَيْنَيْكَ تَكُنْ أَحَبَّ النَّاسِ "صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

۷۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو نگاہوں کے سامنے رکھو، لوگوں میں منظورِ نظر بن جاؤ گے۔ "جو تم سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑو، جو تم پر ظلم کرے اس سے منھ پھیر لو اور لوگوں کے ساتھ اخلاقِ کریمانہ کا برتاؤ کرو"۔

۷۳- وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ کامیابی صبر سے حاصل ہوتی ہے، مصیبت کے بعد ہی کشادگی کی راہیں کھلتی ہیں اور پریشانی کے بعد آسانی نصیب ہوتی ہے۔

۷۴- إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا.

بے شک اللہ نے فرائض مقرر کیے ہیں، لہذا تم انہیں ضائع نہ کرو، اس نے حدود کی تعیین کی ہے، لہذا ان سے آگے نہ بڑھو، اس نے کچھ چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے، لہذا نہیں پامال نہ کرو اور چند امور سے سکوت اختیار فرمایا ہے، رحمت کی بنا پر ایسا ہوا ہے ، کسی بھول کی وجہ سے نہیں، لہذا ان کی کرید نہ کرو۔

۷۵- إنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ كَانَ بِعَيْبِهِ بَصِيْراً، وَعَنْ عَيبِ غَيرِهِ ضَرِيراً.

سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنے عیوب سے باخبر ہو، اور دوسروں کے عیوب سے نا آشنا (نابینا)۔

۷۶- إزْهَدْ فِي الدُّنيا يُحِبَّكَ اللهُ، وازْهَدْ فِيما عِندَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.

دنیا کی محبت اور رغبت ترک کر دو، خدا تمہیں چاہے گا، لوگوں کے مال ومتاع سے نگاہیں پھیر لو، وہ تم سے محبت کریں گے۔

۷۷- إبْتَعِدْ عَنِ اللَّعِبِ، أَوِ العَمَلِ الَّذِىْ يَجُرُّ إلى الإضْرارِ بِغيْرِكَ.

ایسے کھیل کود اور کام سے دور رہو جو دوسروں کے لئے نقصان کا باعث ہو۔

سائل ضميرك ثم أجب

(اپنے ضمیر سے سوال کرو پھر جواب دو)

۱- كيفَ ترى زُملاءَكَ، وَكيفَ يَراكَ مُعَلِّمُوكَ ؟

اپنے ساتھیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، تمہارے اساتذہ تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

۲- كَمْ وَقتٍ تَقْضِيْ مَعَ زُملاءِكَ وَفِيْ أيِّ أُمُوْرٍ ؟

اپنے ساتھیوں کے ساتھ کتنا وقت صرف کرتے ہو اور کن امور میں؟

۳- مَا مَقْصُوْدُكَ بِصَدَاقَتِكَ معهم؟

ان کے ساتھ تمہاری دوستی کا مقصد کیا ہے؟

۴- هَلْ تَتَبَادَلُ الصَّدَاقَةَ مُخلِصاً لِلّٰهِ، أوْ مُتعاوِناً عَلٰى تَلقِّى الْعُلُوْمِ، أمْ لِغَرضٍ آخرَ؟

کیا دوستی کا تبادلہ اخلاص کے پیش نظر ہے، آیا حصول علم کی راہ میں تعاون کی خاطر ہے، یا پھر دوسری غرض وابستہ ہے؟

۵- كَيْفَ تُصَادِفُ إخْوانَكَ؟ بَسّاماً/ ضَحُوكاً/ عَبُوساً /مُقَطَّباً/ خَائِفاً/ مُتحذِّراً.

اپنے دوستوں سے کس طرح ملتے ہو؟ ہنس مسکرا کر/ چہرہ بگاڑ کر/ احتیاط اور اندیشوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر

۶- ما سِيْرَتُکَ عِنْدَ دُخُولِ الْفَصْلِ؟

درجہ میں داخل ہوتے ہوئے تمہارا کیا طریقہ ہوتا ہے؟

۷- تُسَلِّمُ عَلَى النَّاسِ أَوَّلاً، أَوْ هُمْ يُسَلِّمُون عليکَ؟

پہلے تم سلام کرتے ہو یا وہ پہل کرتے ہیں؟

۸- هَلْ تَجِدُ فِيْ شَخصِيَّتِکَ صِفَاتِ التِّلْمِيذِ الْمُسلِمِ؟

کیا اپنے اندر ایک مسلمان طالب علم کے اوصاف پاتے ہو؟

۹- كَيفَ تُعَامِلُ مَعَ مُجَاوِرِيْکَ فِيْ الْفَصْلِ الدِّرَاسِيِّ وَفِيْ غُرْفَةِ النَّومِ؟

درجہ اور ہاسٹل کے کمرے میں تمہارے قریبی ساتھیوں کے ساتھ تمہارا کیا برتاؤ ہوتا ہے۔

۱۰- كَيْفَ يَرَاکَ زُمَلاءُکَ فِيْ الدِّرَاسَةِ؟ طَالِباً مِثَالِياً مُحَبَّباً / طَالِباً مُتَوَسِّطاً / طَالِباً مَقْبُولاً / طَالِباً يَجِبُ الْبُعْدُ عَنْهُ.

تعلیم کے میدان میں تمہارے بارے میں تمہارے ساتھیوں کی رائے کیا ہے؟ ایک مثالی اور ہر دلعزیز طالب علم/ درمیانی درجہ کا طالب علم/ کسی طرح پاس ہو جانے والا طالب علم/ ایسا طالب علم جس سے دور رہنا ضروری ہے۔

۱۱- هَلْ تَشْتِمُ زَمِيْلَکَ مَتَى تُخَاصِمُهُ؟

جب تم جھگڑ پڑتے ہو تو کیا اپنے ساتھی کے ساتھ گالی گلوج کرتے ہو؟

۱۲- فِيْ أَيِّ أُمُورٍ تُسَاعِدُ إِخْوَانَکَ؟

کن معاملات میں اپنے دوستوں کا تعاون کرتے ہو؟

۱۳- هَلْ تُفَضِّلُ إِرَاحَةَ الْآخَرِيْنَ؟

کیا تم دوسرے کے آرام کو ترجیح دیتے ہو؟

۱۴- مَا رَأْيُکَ فِيْ ذَكَاءِکَ؟ أَنَا ذَكِيٌّ /أَنَا مُتَوَسِّطُ الذَّكَاءِ/أَنَا غَبِيٌّ.

اپنی ذہانت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں ذہین ترین طالب علم ہوں/ متوسط ذہن کا مالک ہوں/ میں کند ذہن ہوں۔

۱۵- كَمْ مِقْدَارًا مِّنَ الْقُرآنِ الْكَرِيمِ تَتْلُوهُ يَوْمِيًا ؟

قرآن کریم کا کتنا حصہ روزانہ تم تلاوت کرتے ہو۔

۱۶- كَمْ سُورَةً مِّنَ الْقُرآنِ الكريمِ تَحفَظُها؟

قرآن کریم کی کتنی سورتیں تمہیں زبانی یاد ہیں؟

۱۷- هَلْ تَجِدُ لَذَّةَ الْخِطَابِ وَقتَ التِّلَاوَةِ؟

کیا تم تلاوت کرتے ہوئے خطاب الٰہی کی لذت محسوس کرتے ہو؟

۱۸- كَمْ مِنَ الْأَدْعِيَةِ الْمَاثُورَةِ تَحْفَظُهَا؟

کتنی مسنون دعائیں تمہیں یاد ہیں؟

۱۹- هَلْ أَنتَ حَافِظُ الأَرْبَعِينَ حَدِيثاً نَبوِياً؟

کیا تمہیں چالیس حدیثیں یاد ہیں؟

۲۰- مَاهِيَ الْكُتُبُ الدِّيْنِيَّةُ الَّتِيْ قَرأتَهَا مَا عَدَا الْمَنْهَجِ الدِّرَاسِيِّ.

نصاب تعلیم کے علاوہ کون کون سی دینی کتابوں کا تم نے مطالعہ کیا ہے؟

۲۱- أَيُّ كِتَابٍ أَعجَبَكَ؟ وَلِمَاذَا؟

کون سی کتاب تمہیں پسند آئی اور کیوں؟

۲۲- بِأَيِّ شَخْصِيَّةٍ إِسْلَامِيَّةٍ أُعْجِبْتَ بِهَا؟

کس اسلامی شخصیت سے تم متاثر ہوئے؟

۲۳- مَاذَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِي الْمُستَقْبَلِ؟

مستقبل میں تم کیا بننا چاہتے ہو۔

۲۴- مَاهِيَ الأَفْكَارُ وَالْأُمْنِيَّاتُ الَّتِيْ تَسُودُ عَلَى خَاطِرِكَ غَالِباً؟

اکثر و بیشتر کس طرح کے خیالات اور آرزوئیں تمہارے احساس پر چھائی رہتی ہیں؟

۲۵- هَلْ تُحِسُّ نَفْسَكَ "رجُلاً مَسْئُولاً" وَعُضواً حَيَوِيًّا لِلْجَمَاعَةِ الإِسلامِيَّةِ.

کیا تم اپنے آپ کو ایک ذمہ دار انسان اور اسلامی جماعت کا ایک سرگرم ممبر تصور کرتے ہو۔

۲۶- هَلْ أنتَ مُرْتَاحٌ فِيْ دِرَاسَتِكَ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟
کیا تم مدرسہ کی تعلیم سے خوش اور مطمئن ہو؟

۲۷- مَا هَدَفُكَ فِي الْحَيَاةِ؟ تمہارا مقصد زندگی کیا ہے؟

۲۸- كَيفَ تَجْعَلُ حَيَاتَكَ سَعِيْدَةً؟ اپنی زندگی کو کامیاب کیسے بناؤ گے؟

۲۹- فِيْ أيِّ مَجالٍ تعمَلُ بَعدَ إتْمامِ دِرَاسَتِكَ وَلأيِّ غَرَضٍ؟
اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کس میدان میں کام کرو گے اور کس مقصد کے لئے؟

۳۰- مَا يَتطَلَّعُ أبَوَاكَ إلَيْكَ ؟ وَمَا رَأيُكَ فيهما ؟
تمہارے والدین تم سے کن چیزوں کے آرزومند ہیں اور تمہارا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

۳۱- كيفَ تُعاشِرُ مَعَ إخْوَانِكَ وأخَوَاتِكَ فِي الْمنزِلِ ؟
اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تمہارا رہن سہن کیسا ہے؟

۳۲- كيفَ يَنْظُرُ إليكَ جِيْرَانُكَ ؟
تمہارے پڑوسی تمہیں کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

۳۳- مَا هوَ أهَمُّ شُغْلِكَ فِيْ إجازَةِ رَمضانَ ؟
رمضان کی چھٹی میں تمہاری اہم مشغولیت کیا رہتی ہے؟

۳۴- هَل تُدَرِّسُ بَعضَ الدُّرُوْسِ إخْوَتَكَ الصِّغارِ ؟
کیا تم اپنے چھوٹے بھائیوں کو کچھ پڑھاتے ہو؟

۳۵- كيفَ تُخَاطِبُ الْمتَسَوِّلَ عِندَ بَابِ بَيْتِكَ ؟
اپنے دروازے پر بھکاری کے ساتھ تمہارا انداز تخاطب کیسا ہوتا ہے؟

۳۶- كيفَ تُسَاعِدُ أبَوَيْكَ فِي أعْمالِهِمَا ؟

والدین کے کاموں میں ان کا ہاتھ کس طرح بٹاتے ہو؟

۳۷- هَلْ أنتَ مُطمَئِنُّ الْبَالِ بِجَوِّ بَيتِكَ الدِّينِي ؟

کیاتم اپنے گھر کی دینی فضا سے مطمئن ہو؟

۳۸- هَلْ تَجمَعُ أحْيَاناً أفْرَادَ أُسْرَتِكَ وَتقْرأُ عَلَيْهِمْ بَعضَ الْكُتُبِ الإِسْلامِيَّةِ ؟

کیا کبھی تم اپنے افرادِ خاندان کو یکجا کر کے ان کے سامنے کسی دینی کتاب کو پڑھ کر سناتے ہو۔

۳۹- مَاذَا تَطْلُبُ مِنْ أَبَوَيْكَ وَعَلَى أَيِّ شَيءٍ تُلِحُّ عَلَيهِمْ ؟

اپنے والدین سے تم کس چیز کا مطالبہ کرتے ہو اور کس چیز کا ان سے اصرار کرتے ہو؟

۴۰- هَلْ تَغضَبُ سَرِيعاً أوْ تَقْوى عَلَى نَفْسِكَ وَتَكْظِمُ الْغَيظَ ؟

کیا تم بہت جلد خفا ہو جاتے ہو یا تمہیں اپنے نفس پر قابو ہوتا ہے اور غصہ پی جاتے ہو؟

۴۱- هَلْ تُراعِي النَّظافَةَ وَالأنَاقَةَ فِي الْكِتابَةِ والْمَلْبَسِ؟

کیا تم صفائی ستھرائی اور تحریر ولباس میں حسن تنظیم سے کام لیتے ہو؟

۴۲- مَتَى تَكذِبُ ؟ وَمَتَى تُخالِفُ الوَعْدَ ؟

تم جھوٹ کب بولتے ہو؟ وعدہ خلافی کب کرتے ہو؟

۴۳- أيْنَ تَصرِفُ نَفَقاتِكَ الشَّهرِيَّةَ، عَدِّدِ الأغْرَاضَ ؟

تم اپنے ماہانہ اخراجات کہاں خرچ کرتے ہو، مقاصد گناؤ؟

۴۴- هَلْ تَطْلُبُ النَّفَقاتِ مِنْ أبِيكَ فَوقَ طَاقَتِهِ ؟

کیا تم اپنے والد سے ان کی استطاعت سے زیادہ اخراجات کا مطالبہ کرتے ہو؟

۴۵- ماهِيَ الْحياةُ تُحِبُّها ؟ حَياةٌ مُرِيحَةٌ/ حَياةٌ مُتوسِّطَةٌ/ حَياةٌ زاهِدةٌ ؟

کیسی زندگی تمہیں پسند ہے؟ آرام دہ زندگی/ متوسط زندگی/ زاہدانہ زندگی؟

۴۶- مَاذَا تَعْتَقِدُ فِي دَوْرِ الْمَالِ فِي بِنَاءِ الْمُسْتَقْبَلِ الزَّاهِرِ ؟

روشن مستقبل کی تعمیر میں مال کا رول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

۴۷- مَاهِيَ أَوْقَاتُ لَعِبِكَ ؟ وَما هِيَ الأَلْعَابُ الَّتِي تَخْتَارُهَا لِنَفْسِكَ ؟

تمہارے کھیل کے اوقات کیا ہیں؟ اور کون سا کھیل اپنے لئے پسند کرتے ہو؟

۴۸- مَنْ كَلَّفَكَ الِالْتِحَاقَ بِالمَدْرَسَةِ العَرَبِيَّةِ ؟

عربی مدرسہ میں داخلہ لینے پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟

۴۹- لِمَاذا لَمْ تَلْتَحِقْ بِالمدرَسَةِ الْحُكومِيَّةِ ؟

سرکاری اسکول میں تم نے داخلہ کیوں نہیں لیا؟

۵۰- مَا تَقُومُ مِنَ الْعَمَلِيَّاتِ لِتَعْلِيمِ النَّشْءِ الإِسْلامِيِّ لَوْ تَكونُ مُدِيراً لِمدرَسةٍ مَّا ؟

اگر تم کسی مدرسہ کے پرنسپل ہو گئے تو مسلمانوں بچوں کی تعلیم کے لئے کیا اقدامات کرو گے؟

۵۱- هَلْ تُطَالِعُ دَرْسَكَ يومِيّاً قبلَ تَلَقِّيهِ مِنَ الأُسْتاذِ ؟

استاذ سے پڑھنے سے پہلے کیا تم اپنے سبق کا مطالعہ روزانہ کرتے ہو؟

۵۲- هَلْ تُصغِيُ إِلَى شَرحِ الأُسْتَاذِ وَتسجِّلُهُ خِلالَ الدَّرْسِ ؟

کیا تم استاذ کی تشریح کو بغور سنتے ہو اور دورانِ درس اسے قلم بند کرتے جاتے ہو؟

۵۳- هَلْ تَجِدُ عِلْماً نَّافِعاً فِي الدرَّسِ كُلَّ يَومٍ ؟

کیا تم روزانہ کے اسباق میں ''علم نافع'' حاصل کرتے ہو؟

۵۴- هَلْ تَطْمِئِنُّ بِتَدرِيسِ الأُسْتَاذِ وَأَحْيَاناً تُوجِّهُ إِليهِ الأَسْئِلَةَ ؟

کیا تم استاذ کے پڑھانے سے مطمئن ہو، کیا کبھی کبھی ان کی خدمت میں سوالات بھی پیش کرتے ہو؟

۵۵- كَمْ تحفَظُ كُلَّ يَومٍ الْمُفْرَداتِ العربِيَّةَ الجَدِيدَةَ ؟

روزانہ تم عربی کے کتنے نئے الفاظ یاد کرتے ہو؟

۵۶- كَمْ مِنَ الأبياتِ وَالنُّصوصِ الأدَبيَّةِ تحفظها مِنَ اللُّغتَينِ العربيَّةِ والأُردِيَّةِ ؟

عربی واردو کے کتنے اشعار اور ادبی نصوص تمہیں یاد ہیں؟

۵۷- ماهِيَ الْجَرِيدَةُ /الْمُجَلَّةُ الَّتى تُحِبُّها وَفِى أَىِّ لُغَةٍ ؟

کون سا اخبار/ رسالہ تمہیں محبوب ہے اور کس زبان میں؟

۵۸- هَلْ تُواظِبُ عَلٰى مُطالَعَةِ الْجَرائِدِ، أوْ عَلٰى صَفَحاتٍ عديدَةٍ مِنْ كِتابٍ كلَّ يومٍ ؟

کیا تم روزانہ جرائد ورسائل یا کسی کتاب کے چند صفحات پابندی سے مطالعہ کرتے ہو؟

۵۹- هَلْ لَكَ مَكتبَةٌ صَغِيرَةٌ تَخُصُّكَ ؟

کیا تمہارا خاص اپنا کوئی چھوٹا موٹا کتب خانہ ہے؟

۶۰- هَلْ صَنَعتَ جَدْوَلاً لِأَعْمالِكَ تعْمَلُ وِفْقَهُ ؟

کیا تم نے اپنے کاموں کا ٹائم ٹیبل بنایا ہے جس کے مطابق تم اپنے کام انجام دیتے ہو؟

۶۱- لَوْ أيقَظَكَ أَحَدٌ حَالَ نومِكَ فَمَاذَا تُحِسُّ نَحْوَهُ.

اگر کوئی تمہیں نیند سے بیدار کردے تو تم اس کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو۔

۶۲- لَوْ تُصَادِفُ خِصامًا عِنْدَ مُرُوْرِكَ فِى الطَّرِيْقِ فَمَاذَا تَفْعَلُ؟

راستہ میں گذرتے ہوئے تم کہیں لڑائی جھگڑا ہوتے دیکھ لو تو تمہارا کیا رویہ ہوگا؟

۶۳- لو تَرَى مُصَاباً مُتَألِّماً فى الطريق فكيف تُسَاعِدُهُ.؟

اگر تم راستہ میں کسی مصیبت زدہ کو تکلیف میں مبتلا دیکھو تو اس کا کس طرح تعاون کروگے؟

۶۴- هَلْ يَلْتَذُّ مُخَاطِبُكَ حَلاوَةَ مَنطِقٍ منكَ.؟

کیا تمہارا مخاطب تمہاری شیریں زبانی سے لذت پاتا ہے؟

۶۵- هَلْ تُحاوِلُ أَنْ تَترُكَ أَثَراً جَمِيْلاً فِى نَفْسِ سَامِعِيْكَ بِخُلُقِكَ الْبُسْطِ ؟

کیا تمہیں اس بات کی کوشش رہتی ہے کہ تم اپنے سامعین کے دلوں میں اپنے اچھے

اخلاق کے ذریعہ سے عمدہ تاثیر چھوڑ جاؤ؟

۶۶- مَاذَا تَعْنِی بِكَوْنِ الْوَاحِدِ مُسْلِمًا.؟
کسی کے مسلمان ہونے سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو۔

۶۷- مَا هُوَ الْإِسْلَامُ عَرِّفْه بِجُملةٍ؟
اسلام کیا ہے؟ ایک جملہ میں اس کی تعریف کرو؟

۶۸- مـاهی الفروقُ الأسَـاسِيَّةُ بين إسْلامِ المُسلِمينَ اليَومَ؟ وإسْلامِ الأوائِلِ أمسِ سُلوكًا.؟
آج کے مسلمان اور قرون اولی کے مسلمان کے درمیان عملی حیثیت سے بنیادی فرق کیا ہے؟

۶۹- معاذا تَعرِفُ عَنِ الْعِلْمِ، وَالْعُلماءِ، وَالدَّعوةِ، والدُّعاةِ فِی الهندِ ؟
تم ہندوستان میں علم اور اہل علم، دعوت وتبلیغ اور دعاۃ ومبلغین کے بارے میں کیا جانتے ہو۔

۷۰- مَا هی أهمِيَّةُ المَدارِسِ العَربِيَّةِ فِی الْهندِ فِی الظُّرُوْفِ الرَّاهِنَةِ ؟
موجودہ حالات میں ہندستان میں عربی مدارس کی اہمیت کیا ہے۔؟

۷۱- ما هی القَضَايا الرَّئِيسِيَّةُ لِمُسلِمِی الْهندِ فِی الْوقتِ الْحَاضرِ.؟
موجودہ وقت میں ہندستانی مسلمانوں کے اہم مسائل کیا ہیں۔؟

۷۲- كَيفَ لَمَستَ مَشاعِرَکَ حِینَما سَمِعْتَ أنَّ الْمَسجدَ الْبَابِرِیَّ قَدْ هَدَمَهُ الْهِندُوسُ الْمُتَطرِّفونَ ؟
جب تم نے سنا کہ انتہا پسند ہندوؤں نے بابر مسجد مسمار کردی تو تمہارے احساسات کیا تھے۔؟

۷۳- أيْنَ تَقُومُ بِمُهِمَّةِ الدَّعوةِ إلَى اللهِ ؟ فِی مَسْقَطِ رَأسِکَ / فِی أیِّ مَكَانٍ مِن بِلادِکَ / فِی خَارِجِ البِلادِ؟

دعوت الی اللہ کا فریضہ تم کہاں انجام دینا چاہتے ہو، اپنے وطن میں، ملک کسی حصہ میں، ملک سے باہر؟

٧٤- ما هي الوظيفةُ تختارُ لِنفسِكَ فِي سَبِيلِ الدَّعوةِ إِلَى اللهِ؟

دعوت الی اللہ کے راستہ میں تم اپنے لئے کس کام کا انتخاب کرو گے۔؟

٧٥- كَمْ لُغةٍ تُجِيدُها ؟ وَما رَأيُكَ فِي اللُّغةِ الْعَرَبِيَّةِ ؟

تم کتنی زبانوں پر عبور رکھتے ہو اور عربی زبان کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

٧٦- هل تريدُ الإتقانَ فِيها فهماً/ ونطقاً/ و كتابةً/ و خطابةً ؟

کیا عربی زبان کو سمجھنے، بولنے اور تحریر و تقریر میں تم کمال پیدا کرنا چاہتے ہو؟

٧٧- فكم وَقتاً تَصرِفُ لَها يوميًّا؟

تو تم اس کے لئے روزانہ کتنا وقت دیتے ہو؟

٧٨- ماهي الكُتبُ الَّتي اشْتَريتَها مِنْ جَيبِكَ الخاصِّ ؟

اپنی ذاتی رقم سے تم نے کون کون سی کتابیں خریدی ہیں؟

٧٩- ما سِيرَتُكَ وسلوكُكَ مع أحدِ اليَتامىٰ لَكَ بِهِ عَهدٌ ؟

کسی ایسے یتیم بچے کے ساتھ جسے تم جانتے ہو کیسا برتاؤ ہوتا ہے؟

٨٠- ما رَأيُ خَدَمِ البيتِ فِيكَ ؟

گھر کے نوکروں کا تمہارے بارے میں کیا خیال ہے؟

٨١- أتقومُ بِوَاجِبِكَ فِي عِيادَةِ ذَوِي أَرحَامِكَ حِينَ يُصابُونَ بِالمَرَضِ ؟

کیا تم اپنے رشتہ داروں کی عیادت کے فریضہ سے سبکدوش ہوتے ہو جبکہ وہ بیمار پڑ جائیں؟

٨٢- أحاولْتَ قَطُّ أنْ تُفرِجَ عَنْ أخِيكَ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِهِ؟

کیا تم نے کبھی اس بات کی کوشش کی کہ اپنے دوست کی مصیبت کا ازالہ کرو؟

٨٣- أتَمارَضْتَ حِيناً وَلَمْ تَذْهبْ إلى مدْرَسَتِكَ ؟

کیا کبھی تم جھوٹ موٹ کے بیمار پڑ گئے اور مدرسہ نہیں گئے؟

۸۴- أتفهمُ لُبَّ الدَّرْسِ فِي الفصلِ أمْ تفهمُ القُشورَ فقط ؟

کیا تم درجہ میں درس کے مغز تک رسائی حاصل کر لیتے ہو آیا صرف چھلکے تمہارے حصہ میں آتے ہیں؟

۸۵- ما وِجهةُ نَظرِكَ إلىٰ مُعَلِّمِكَ وطَبِيبِكَ الخَاصّ ؟

اپنے استاذ اور اپنے پرائیویٹ ڈاکٹر کے بارے میں تمہارا نقطۂ نظر کیا ہے؟

۸۶- كيفَ ترىٰ مُصَاحَبةَ الأشْرَارِ وَقُرَناءِ السُّوءِ؟

برے لوگوں کی ہم نشینی کو تم کس انداز سے دیکھتے ہو؟

۸۷- بِأيِّ شيءٍ تَستأثِرُ علىٰ الآخَرِينَ ؟

وہ کیا چیز ہے جسے دوسروں کے بجائے اپنے آپ کے لئے ترجیح دیتے ہو؟

۸۸- ما رَأيُ خَصمِكَ فيكَ، وما هي نوعِيّةُ الْخِصامِ بَيْنَهُ وَبينكِ ؟

تمہارا دشمن تمہارے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے اور تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی (جھگڑے) کی نوعیت کیا ہے؟

۸۹- هل تتحَمَّل نقداً لاذِعاً فِي شَخصِيَّتِكَ ؟

کیا تم اپنی ذات کے بارے میں "تیر ونشتر" کو برداشت کرتے ہو؟

۹۰- هل تُرحِّب بِنقدِ الْمُخلِصِينَ لَكَ ؟

کیا تم اپنے مخلصین کی تنقید کو خوش آمدید کہتے ہو؟

۹۱- ماذا تشعُر عِند ما تسمَع من أحدٍ مَدحاً، وثناءً عليكَ ؟

تم اپنی مدح وستائش کسی کی زبان سے سنتے ہو تو کیا محسوس کرتے ہو؟

۹۲- فِي أيِّ مَادَّةٍ مِنْ مَوَادِ دَرسِكَ تَرغَبُ، وبِأيِّ مادةٍ تَشْمَئِزُّ ؟

کس مضمون کا تمہیں شوق ہے اور کن موضوعات سے تم کبیدہ خاطر رہتے ہو۔

۹۳- هل تُعِدُّ نَفسَكَ لِأنْ تعِيشَ بِالإسلامِ ولِلإسْلامِ ؟

کیا تم اپنے آپ کو اس بات کے لئے تیار کر رہے ہو کہ تم اسلام کے ساتھ اور اسلام

کی خاطر جیو؟

۹۴- هل تُرِيدُ أن تكونَ للإسلامِ دولةٌ تُطبَّقُ فِيها حدودُ اللهِ وشريعتُهُ ؟

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اسلام کی اپنی حکومت ہو، جہاں اللہ کے حدود اور اس کی شریعت روبہ عمل آئے؟

۹۵- ماذا ترىٰ فِي سُلْطَةِ الإِسْلامِ السِّيَاسِيَّةِ، أهي وَسِيْلَةٌ فَاعِلَةٌ لِلدَّعوةِ الإسلاميَّةِ، أمْ هي مُجرَّدُ حكومةٍ ؟

اسلام کے سیاسی اقتدار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، یہ دعوت کا ایک موثر ذریعہ ہے آیا محض ایک حکومت؟

۹۶- تُنتَهكُ حُرُماتُ اللهِ اليومَ فِي الأَرْضِ عَلَنًا فَبِأيِّ وَسِيْلَةٍ تَغْلِبُ عليها ؟

آج علانیہ اللہ کی حرمتیں پامال کی جارہی ہیں تو تم کن ذرائع سے ان پر قابو پاسکتے ہو؟

المختارات من الكتب والمجلات

(۱) المشكلات والمحن

لا يخلو أيُّ عصرٍ من المشاكل، ولا تخلو حياةُ أيِّ إنسان من المشاكل، فإنّ الحياةَ كبحرٍ تَتَلاطمُ أمواجُه حيناً، وتَهدأُ حيناً آخرَ، ويحدث فيه مدٌّ وجزرٌ، ولا يخافُ أهلُ البصيرةِ ما يواجهون من مشاكلَ وصعوباتٍ، وقد تكون المشاكلُ والمحنُ منطلقةً إلى المعالي، ومحوّلةً إلى إنقلابٍ في الحياةِ، ومُوَجِّهةً إلى آفاقٍ جديدةٍ للعملِ، وكاشفةً لزوايا جديدةٍ للفكرِ.

إن تاريخَ الإسلام حافلٌ بالمحن والتحدِّياتِ، وكانت هذه المحنُ والتحدياتُ إنطلقتْ من عناصر إزدهارِ الإسلام والمسلمينَ، لأن الشدة تقوم بعمل التشحيذِ والتنقية، وتُزيل حالةَ الجُمودِ، والركودِ التي تطرأ على الأمم في النعمة والثراء.

(البعث الإسلامي العدد المجلد ٤٠)

کتب اور رسائل کے منتخبات

(۱) مشکلات اور آزمائشیں

کوئی دور مشکلات سے خالی نہیں رہا، نہ انسان کی زندگی ان سے خالی رہی، زندگی اس سمندر کی مانند ہے جہاں کبھی متلاطم موجیں اٹھتی ہیں، کبھی سکون چھایا رہتا ہے اور مدوجزر پیدا ہوتا رہتا ہے، اہل نگاہ کو اس راہ کی جن مشکلات اور دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے، ان سے کبھی وہ گھبرایا نہیں کرتے، یہی مشکلات و آزمائشیں کبھی بلندیوں کے حصول کے لئے نقطۂ آغاز بن جاتی ہیں، کبھی زندگی میں ایک نئے انقلاب وتبدیلی کا رُخ متعین کردیتی ہیں، کبھی عمل وکردار کے ایک جہاں تازہ کی سمت رہنمائی کرجاتی ہیں، اور کبھی فکر کے نئے گوشوں کو واشگاف کردیتی ہیں۔

یقیناً تاریخ اسلام کے صفحات آزمائشوں اور چیلنجوں کے واقعات سے بھرے پڑے ہیں، عموماً یہ آزمائشیں اور چیلنجز اسلام اور مسلمانوں کے عروج واقبال کی بنیادیں بن کر ابھرتی ہیں، مصیبت ہی بیدار مغزی اور تزکیہ وتطہیر پر آمادہ کرتی ہے، یہی اقوام وملل کو جمود وتعطل کی اس حالت سے نجات دلاتی ہے جو عیش وتنعم اور غنا وثروت کے نتیجہ میں ان پر طاری ہوجایا کرتی ہے۔

(٢) دور الصحافة فى تكوين الرأى العام

للصحافةِ فى عصرِنا معنيَانِ، معنىً ضيّقٌ ، ومعنىً واسعٌ، والمقصود بالمعنى الضيّقِ الصُّحُفُ والنشراتُ والمجلّاتُ ونحو ذلك، والمقصود بالثانى: جميع وسائل الإعلام المعروفة فى وقتنا الحاضر فضلاً عن الصحافةِ.

والمقصودُ بالإعلامِ تزويدُ الجماهيرِ بالمعلوماتِ الدقيقة والأخبار الصحيحةِ، والحقائق الواضحةِ،والنتائج المبنيّة على الأرقام والإحصاء اتِ ولكنّ الواقع فى المجتمعات خلافُ ما ذكرناهُ.

أما الدّعايةُ فهى محاولةُ التأثيرِ فى الجماهير عن طريقِ عواطفهم ومشاعرهم — والقائمُ بالدعايةِ فى سبيل الوصول إلى هدفهِ يبذل الوُعودَ الكاذبةَأو الصادقةَ — يخاطب الناس فى قلوبهم قبل عقولهم ويجعلون يعيشون فى أحلامٍ لذيذةٍ.

(ملخص من مقالة "مجلة الجهاد" عهد ١٠٦ — ١٩٩٤م)

(۲) رائے عامہ کی تشکیل میں صحافت کا رول

ہمارے اس عہد میں صحافت کے دو مفہوم ہیں، ایک تنگ مفہوم، اور دوسرا اس کا وسیع مفہوم، تنگ مفہوم سے مراد اخبارات، نشریات، رسائل اور انہی جیسی چیزیں ہیں، وسیع مفہوم سے مراد میڈیا کے وہ تمام معروف ومتداول ذرائع ہیں جو عصر حاضر میں صحافت کے علاوہ پائے جاتے ہیں۔

میڈیا (خبر رسانی) کی غرض وغایت یہ ہے کہ عوام کو مکمل معلومات، صحیح خبریں، روشن حقائق اور وہ نتائج فراہم کئے جائیں جو اعداد وشمار پر مبنی ہوں، لیکن بیشتر معاشروں میں صورت حال اس کے برخلاف ہے۔

جہاں تک پروپیگنڈے کا معاملہ ہے تو یہ عوام میں ان کے جذبات واحساسات کی راہ سے اثر انداز ہونے کا نام ہے ___ اور پروپیگنڈہ کا فرض انجام دینے والا شخص اپنے مقصد تک پہنچنے کے راستہ میں جھوٹے یا سچے وعدوں سے کام لیتا ہے ___ لوگوں کے ذہن ودماغ کو اپیل کرنے سے پہلے ان کے دلوں کو مخاطب بناتا ہے اور انہیں ایسی زندگی کا اسیر بنا دیتا ہے جہاں وہ خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہیں۔

(٣) تجمعهم وتشتُّت شملنا

لقد تَجَمّعتُ وتَكتّلتِ الدولُ الأوروبيّةُ رغمَ العَداواتِ التاريخيةِ، والتنافُسِ الشرسِ فيما بينها على المصالح......ونجحتْ فى تَجاوُزِ كلِّ أسباب الاختلافِ من عناصرِ اللغةِ والتُّراثِ والثَّقافةِ والعقيدةِ لتُشكِّلَ فى النهايةِ واحدة من أقوى المجموعاتِ الإقتصادية والسياسيّةِ فى العالم.

وبالمقابلِ نرىٰ أنّ العالم الإسلامى لا يزال يعيش حالةً شاذّةً وَسْطَ هؤلاء ،وأولئك، يقف مُتَفرِّجا ولامُبَالِياً لِمَا يحدُثُ أو سيحدُثُ رغمَ إمتلاكِهِ القوّةَ البشريّةَ التى هى عماد النهضةِ الحديثةِ ...... ويحتلُّ موقعاً إستراتيجيّاً فريداً فى قلبِ العالَمِ جعله هدفاً وحيداً لكل قُوَى البشرِ.

ولنْ يتأتَّى له أن يستردَّ عافيتَه أو شموخَه أومجدَه إلّا إذا تجاوز هذه العقبةَ الكأدَاءَ، وبَحَثَ له عن مَوْطِئِ قدمٍ جديدٍ.

(أخبار العالم الإسلامى ٥/٦/١٩٩٥ء)

(۳) ان کا اتحاد اور ہمارا انتشار

یورپی ممالک نے تمام تاریخی عداوتوں اور شدید ترین مقابلوں کے علی الرغم مفادات کی خاطر اپنا اتحاد قائم کرلیا ہے اور اختلاف کے تمام اسباب ووجوہات جیسے زبان، قومی سرمایہ، کلچر اور عقیدہ پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے، تاکہ دنیا میں ایک زبردست معاشی وسیاسی گروپ کو تشکیل دے سکیں۔

اس کے بالمقابل اسلامی دنیا کو ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی اِن کے اور کبھی اُن کے درمیان ایک غیر فطری زندگی سے مسلسل دوچار تماشائی بنی کھڑی ہے، اسے کچھ بھی پروانہیں کہ آج کیا ہو رہا ہے اور کل کیا ہونے والا ہے، حالانکہ وہ انسانی سرمایہ اس کی ملکیت ہیں جو آج دورِ حاضر کی ترقی کی بنیاد بنے ہوئے ہیں، اسٹریٹجی حیثیت سے وہ ایسے بے مثال مورچہ پر قابض ہے جو عالم انسانی کا قلب ہے جس نے اسے تمام بشری قوتوں کے لئے ''تنہا مقصد'' کے منصب پر فائز کردیا ہے۔

اس کے لئے اتنا آسان نہیں کہ اپنے راحت وسکون، اپنی غیرت وخودداری اور اپنے مجد واقبال کو حاصل کرے، اِلّا یہ کہ وہ اس دشوار گذار گھاٹی کو سر کرلے جائے، اور قدموں کے لئے نئی راہیں تلاش کرلے۔

(٤) كن صخرة صلدة

أخي الشابُّ ! إنَّ بواعثَ الشَرِّ والضلالِ لا حصرَ لها، وهذا الزمانُ كثرتْ سُبُلُ الضلالِ وانتشرتْ أسبابُ الفسادِ وعمَّتْ وطغتْ عواملُ الفسوقِ والبهتانِ، وتنوَّعتِ الطُرُقُ وتعدّدتِ الصنوفُ والإنسانُ فى تيهٍ وضياعٍ، وفى غفلةٍ ونسيانٍ، فما السبيلُ إلى الخلاصِ، من طوفانِ هذا الفسادِ الذى عمَّ وطمَّ وأصبح يُهَيمِنُ على حياةِ إنسانِ العصرِ. السبيلُ للخلاصِ الإيمانُ الحقُّ باللهِ، وصونُ النَّفْسِ عن المُوْبقَاتِ وتحصِينِها ضدَّ طوفانِ الفُسُوق،و الفسَادِ.

فَيا أخى! أجعلْ مِنْ نفسك صخرةً صلدةً لا تقوَى عليها رياحُ الضلالِ ولا تنالُ منهَا تيَّاراتُ الشَّرِّ.

(أخبار العالم الإسلامى ٥/٦/١٩٩٥م)

(٥) إلّا تفعلوهُ تكُنْ فتنةٌ

إن الدُّولَ الإسلاميةَ تستطيعُ أن تفعلَ الكثيرَ من أجْلِ نُصرة مسلمى البوسنةِ، ودعمِ صمودِهم فى وجه الهمجيّةِ الصربيةِ، والتآمرِ الغربىِّ ، وإن مجرَّدَ تهديدِ الدولِ الغربية من قبل الدول الإسلامية باتخاذِ موقفٍ إقتصادىٍّ موحّدٍ بمقاطعةِ تلك الدول التى وقفت مع الصرب ضدَّ المسلمينَ مقاطعةً شاملةً سوف يُغيّرُ كثيراً من الموازينِ، ويرفع كثيراً من الخِزْىِ، واللُّومِ، والخذْلانِ، ويرُدُّ للأمّةِ بعضَ هَيْبَتِها.

(۴) ایک مضبوط چٹان بن جاؤ

اے مرے جواں مرد بھائی! یقیناً برائی اور گمراہی کے محرکات شمار سے باہر ہیں، اس دور میں گمراہی کے اسباب کی کثرت ہے، فساد کا دور دورہ ہے، فسق وطغیانی کے محرکات ہمہ گیر ہیں، زور و بہتان کی بالادستی ہے، ان کی راہیں گوناگوں ہیں اور ان کے اقسام متعدد، انسان ہے کہ ہلاکت و بربادی میں غلطاں و پیچاں ہے، وہ غفلت وخود فراموشی کا شکار ہے ___ لہذا وہ ہمہ گیر فساد جو عصر حاضر کے انسان کی زندگی کو پوری طرح سے اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے کے طوفان سے چھٹکارا پانے کی کیا شکل ہوگی؟ اس سے چھٹکارا پانے کی صرف ایک ہی شکل ہے! وہ یہ ہے کہ خدائے واحد پر سچا ایمان ہو، نفس کو ہلاکت خیزیوں سے بچایا جائے اور باطل اور فساد کے طوفان سے اس کو محفوظ رکھا جائے۔

تو پھر میرے بھائی! اپنے نفس کو ایک مضبوط چٹان بنالو، جس پر ضلالت وگمراہی کے بگولے اثر انداز نہ ہوسکیں، اور جسے فتنہ سامانیوں کے ریلے کوئی گزند نہ پہنچا سکیں۔

(۵) اگرتم نہ کرو گے تو فتنہ برپا ہوگا

اسلامی ممالک صربیائی درندگی اور مغربی سازشوں کے مقابلہ میں بوسنیائی مسلمانوں کی مدد اور ان کے استقلال وپامردی کو تعاون دینے کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں، ان مغربی ممالک کو صرف اسلامی حکومتوں کی ایک دھمکی کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں صربیوں کا ساتھ دینے والے ممالک کے خلاف ہمہ گیر متحدہ اقتصادی بائیکاٹ کی پالیسی اختیار کی جائے گی، بہت کچھ طاقت کے توازن اور سوچ کے پیمانوں میں تبدیلی پیدا کردے گی جس سے ذلت ورسوائی، ننگ وعار اور شکست وپسپائیت کا بہت کچھ ازالہ ہوسکے گا اور امت کا بچا کھچا رعب ودبدبہ واپس لوٹ سکے گا۔

فهل آنَ للدول الإسلاميةِ أن تتحركَ قبلَ فَواتِ الأوانِ لنصرة إخوانهم في العقيدة والدين يتعرضون للإبادة الشاملة في البوسنة، وأن يدركوا أنَّ الغربَ والصَّرْبَ يتحرَّكون من مُنطَلَقِ هذه الآية. وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ.

(المجتمع ١٩٩٤/٣/١م)

(٦) هذه الحضارةُ غيرُ صالحة لنا

إن الحضارةَ العصريّةَ تجدُ نفسَها في موقفٍ صَعبٍ لأنها لا تلائمنا فقد أنشئت دون أيةِ معرفةٍ بطبيعتها الحقيقة إذ أنها تولّدت من خيالاتِ الاكتشافاتِ العلميةِ، وشهواتِ الناس، وأوهامِهم ونظريّاتهم، ورغباتِهم، وعلى الرَّغمِ من أنها أنشئت بمجهوداتنا إلّا أنه غير صالحةٍ بالنسبةِ لجمعِنا ". (المستقبل لهذا الدين لسيد قطب الشهيد ص٣٨)

(٧) طبيعةُ هذا الدين

هو دينٌ يقومُ كلُّه على قاعدة الألوهيّةِ الواحدةِ، كُلُّ تنظيماتِه، وكل تشريعاتِه تنبثق من هذا الأصل الكبير، وكما أن الشّجرةَ الضخمةَ الباسقةَ الوارفةَ المَدِيدَةَ الظّلالِ المتشابكَةَ الأغصانِ، الضاربة في الهواء، لا بُدَّ لها أن تضرِبَ بجُذُورِها في التربة على أعماقٍ بعيدةٍ، وفي مسافاتٍ واسعةٍ، تُناسِبُ ضخامَتَها وإمتدادَها في الهواء، فكذلك هذا الدين يتناولُ الحياة كلَّها ويتولّى شؤونَ البشريّةِ كبيرَها وصغيرَها. (معالم في الطريق)

تو کیا یہ سمجھا جائے کہ اسلامی ممالک وقت کے نکل جانے سے پیشتر اپنے دینی بھائیوں کی نصرت اور اجتماعی نسل کشی کا شکار بننے والوں کے لئے کوئی حرکت واقدام کریں گے؟ اور کیا وہ اس نکتہ کا ادراک کر پائیں گے کہ غرب وضرب کا اقدام مندرجہ ذیل آیت کریمہ کے سرچشمہ سے پھوٹا ہے۔ ''جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ ایک دوسرے کے حمایتی ہیں، اگر تم یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا'' (انفال: ۷۳)

(۶) یہ تہذیب ہمارے لئے ناموزوں ہے

تہذیب حاضر اس وقت بڑے پُر کٹھن مرحلہ سے گزر رہی ہے، یہ انسان کے مزاج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی کیونکہ اس میں اس کی حقیقی فطرت کو بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے، اس نے سائنسی اکتشافات انسانی خواہشات وتوہمات، انسان کے اپنے وضع کردہ نظریات اور جبلی رجحانات کی کوکھ سے جنم لیا ہے، باوجود اس کے یہ تہذیب ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے، یہ ہمارے لئے بالکل ناموزوں ہے۔

(۷) اس دین کا مزاج

یہ ایسا دین ہے جو سرتاسر وحدت اللہ کی بنیاد پر قائم ہے، یہی وہ بنیاد ہے جو اس کی ساری تشریعات اور سارے احکام کا سرچشمہ ہے، جس طرح ایک بھاری بھرکم درخت جس کی لمبی لمبی شاخیں انتہائی بلندی پر فضا کی کاندھیں بوجھل کررہی ہوں، جس کی موٹی موٹی ڈالیاں جگہ نہ پاکر باہم دست وگریباں ہوں اور جس کا سایہ بہت ہی گنجان اور وسیع رقبۂ زمین پر قابض ہونا گزیر ہے کہ اس کی جڑیں بھی انتہائی گہری ہوں، یہی حال اس دین کا بھی ہے جو زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کرتا ہے اور انسانیت کے چھوٹے بڑے تمام معاملات کی رہنمائی کرتا ہے۔

(٨) استغلال المعونة

كَشَفتُ معلوماتٌ وثِيقةٌ أن الحكومةَ استرَدّت من حجم الأموال المُقدَّمَةِ فى شكل "معونة" لمصر خلالَ عامَى ٩٤-١٩٩٣م المعلومات أشارتُ إلى أنَّ أموال المعونةِ ترجِعُ إلى الاقتصاد الأمريكى بأكثر من قيمتها، أى أنَّ مصرَ تدَعَّمُ الاقتصاد الأمريكى رغمَ الهالَةِ الإعلاميةِ الضخمةِ حول " المعونات الأمريكيّةِ لمصر.

(٩) سُهى ضَرَّةٌ على قَضِيَّةِ فلسطين

سُهَى زوجةُ ياسِر عَرَفات التى هدَّدتُ فى وَقتٍ سابقٍ بالتظاهُرِ ضِدَّ زوجِها فى حالِ حدوثِ إنتهاكٍ لحقوقِ الإنسانِ بعد قيام السُّلطةِ الفَلَسطينيَّةِ الموعودَةِ فى غزَّةَ وأريحا، تَسْعَى جاهدةً الآن إلى أن يتضمَّنَ ميثاقَ السُّلطَةِ القادِمَةِ قانونٌ يحْظُرُ بتعدُّدِ الزَّوجاتِ، ويبدو أن السيِّدَةَ سُهَى قد نسِيَتُ أنَّ زوجَها كان قد أعلنَ على مدارِ رُبعِ قرنٍ أنّهُ تزوَّجَ القضيةَ الفلسطينيةَ،إذنْ جاءَ تُ سُهَى "ضَرَّةً" على القَضِيَّةِ.

(المجتمع ١/٣/١٩٩٤م)

(۸) امداد کا استحصال

(۸) مستند معلومات سے پتا چلا ہے کہ امریکہ نے اپنے اس سرمایہ کی بڑی مقدار واپس لے لی ہے جو اس نے دو سالوں ۹۲-۱۹۹۳ء کے درمیان مصر کو امداد کی شکل میں دی تھی، ان اطلاعات نے اپنے حوالے سے بتایا ہے کہ امریکی اقتصادیات کو اس امدادی رقم کی واپسی اپنی اصل رقم سے زیادہ ہو رہی ہے، یعنی مصر امریکی اقتصادیات کی حالت بہتر بنا رہا ہے باوجودیکہ ''مصر کے لئے امریکی امداد'' کے نام سے میڈیا نے ہوا کھڑا کر رکھا ہے۔

(۹) سُہا مسئلہ فلسطین کے خلاف ایک ''سوکن'' ہیں

یاسر عرفات کی بیوی سُہا نے گذشتہ دنوں یہ دھمکی دی تھی کہ اگر غزہ اور اریحہ میں فلسطینی حکومت کے قیام کے بعد (جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے) وہاں انسانی حقوق کی پامالی ہوئی تو .... وہ اپنے شوہر کے خلاف احتجاج کریں گی، اب وہ اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ آئندہ قائم ہونے والی حکومت کے معاہدے میں وہ قانون شامل کرائیں جو تعدّدِ ازدواج کے لئے خطرہ کی سگنل بنا رہا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسز سُہا یہ بات بھول گئی ہیں کہ ان کے شوہر نے ایک چوتھائی صدی قبل اعلان کر دیا تھا کہ انھوں نے مسئلہ فلسطین سے شادی کر لی ہے، پھر تو سُہا مسئلہ فلسطین کے خلاف ''سوکن'' بن کر آئی ہیں۔

(١٠) أورُبّا فى عهد الهَمَجِيَّة

لقد أطبقَ على أورُبّا ليلٌ حالِكٌ من القرن الخامس إلى القرن العاشر، وكان هذا الليلُ يزدادُ ظلاماً وسواداً، قد كانت هَمَجيَّةُ ذلك العهدِ أشدَّ هَوْلاً وأفظعَ من هَمَجِيَّةِ العهدِ القديمِ. لأنَّها كانت أشبهَ بِجُثَّةِ حَضَارَةٍ كبيرةٍ قد تعفَّنَتْ ،وقد انطَمَسَتْ معالِمُ هذه الحضارةِ، وقُضِىَ عليها الزَّوالُ، وقد كانتِ الأقْطارُ الكبيرةُ التى ازدهَرَتْ فيها هذه الحضارةُ، وبلغتْ أوجَها فى الماضى كإيطاليا وفَرنسا، فريسةَ الدَّمارِ والْفَوضى والخَرابِ". (ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين ؟ ص ٤٤)

(١١) مسئولياتٌ على الشباب

إن على الشَّبابِ مسئولياتٌ مُتَنوِّعةٌ تعظُمُ تارةً وتصغُرُ أخرى، وقد تفرض عليه الظروفُ أن يتحمَّلَ كبيرَها وصغيرَها فى آن واحدٍ، فكما أنَّ الشَّبابَ مُطالَبٌ بالعملِ لمصلحةِ وطنِه وتحقيقِ أهدافِه،يطالبُ بالعملِ لغيرِ مدينتِه وقَرْيَتِه لتحقيقِ أهدافِها، إذ من مجموعِ الأعمال المَحَلِّيَّةِ الإقليميَّةِ يتكوَّنُ البناءُ ويتحقَّقُ الانسجامُ، وتقلُّ الفروقُ.

(دعوة الحق يوليو ١٩٩٤م)

(۱۰) یورپ دورِ وحشت و بربریت میں

رابرٹ بریفالٹ لکھتا ہے:

پانچویں صدی سے لے کر دسویں صدی تک یورپ پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی، اور یہ تاریکی تدریجاً زیادہ گہری اور بھیانک ہوتی جارہی تھی، اس دور کی وحشت و بربریت زمانۂ قدیم کی وحشت و بربریت سے کئی درجہ بڑھی ہوئی تھی، کیونکہ اس کی مثال ایک بڑے تمدن کی لاش کی تھی، جو سڑ گئی ہو، اس تمدن کے نشانات مٹ رہے تھے اور اس پر زوال کی مہر لگ چکی تھی، وہ ممالک جہاں یہ تمدن برگ و بار لایا اور گذشتہ زمانہ میں اپنی انتہائی ترقی کو پہنچ گیا تھا جیسے اٹلی، فرانس، وہاں تباہی، طوائف الملوکی اور ویرانی کا دور دورہ تھا۔

(۱۱) نوجوانوں پہ عائد ہونے والی ذمہ داریاں

فی الواقع نوجوانوں پہ گوناگوں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، یہ ذمہ داریاں کبھی عظیم الشان نوعیت کی ہوتی ہیں اور کبھی معمولی نوعیت کی، حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ان چھوٹی بڑی ذمہ داریوں کو وہ بیک وقت اٹھائیں ____ تو جہاں نوجوانوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اپنے وطن کی بہتری کے لئے اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں رہے وہیں ان سے یہ بھی مطالبہ ہے کہ اپنے شہر، گاؤں اور ان کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے عملی اقدام کریں، علاقائی اور ملکی کاموں کے مجموعہ ہی سے تعمیر و ترقی کی تشکیل ہوگی، تال میل اور ہم آہنگی کی تکمیل ہوگی اور اختلافات اونچ نیچ میں کمی واقع ہوگی۔

(١٢) الماسونيّةُ الهَدّامةُ

صَدَرَ عامَ ١٩٨٤م كتابٌ على درجةٍ كبيرةٍ من الأهمّيّةِ بعنوانِ "الأُخوّةِ" أظهرَ حقائقَ خطيرةً هزّتْ الرّائى العامَ البريطانى، منها تغلغلُ الماسونيّةِ فى المِهَنِ والوظائفِ فى بريطانيا، وأنَّ نصفَ القضاةِ البريطانيِّينَ ماسونيُّونَ، وأنَّ رؤساء الولايات المتّحدةِ الأمريكيّةِ كلُّهم أعضاء الماسونيّةِ.

وعام ١٩٨٧م صَدَرَ كتابٌ بعنوانِ "هلِ الماسونيّةُ دِينٌ" للكاتب البريطانى القُسّ جون لورانس وقد كشف الكتابُ عن حقائقَ بالغةِ الأهمّيةِ، متغلغلةٍ فى الوَسَطِ المصر فى البريطانى، بل إنها تُسيطِرُ على عالمِ المصارفِ،فى وضع القرارِ المالِى فى بريطانيا، وقال المؤلف: إن الماسونيّةَ ليستْ مجرّدَ حركةٍ سِرّيّةٍ فحسب، وإنما هى محاولةٌ لتفويضِ كُلّ من الإسلام والمسيحيَّةِ أساساً للوصولِ إلى أغراضها الخطيرةِ.

إن الماسونيَّةِ قادمةٌ مرةً أخرىٰ-بعد فشلِها فى الأولىٰ- فَاسْتَعِدُّوا لمواجَهَتِها، وَاقْتَلِعُوها من جُذُورِها هذه المرَّةَ بِكلِّ الوسائل المُتاحَةِ .

(الرائد العددان ٨-٩ السنة ٣٧)

(۱۲) تخریب پسند ماسونیت

۱۹۸۳ء میں بڑی اہمیت کی حامل ایک تصنیف ''بھائی چارہ'' کے عنوان سے منظرِ عام پر آئی، اس میں ایسے حقائق کا پردہ فاش کیا گیا ہے جس نے برطانیہ کی رائے عامہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے، ان حقائق ہی کے ضمن میں یہ بات کہی گئی ہے کہ برطانیہ کے اندر ملازمتوں اور تجارتی اداروں میں ماسونیت نے اپنے پنجے پوری طرح گاڑ رکھے ہیں، نیز یہ کہ برطانیہ کے ججوں کی نصف تعداد ماسونیت نواز لوگوں کی ہے اور ولایت متحدہ امریکہ کی ساری سرکردہ شخصیتیں ماسونی تحریک کے ارکان ہیں۔

۱۹۸۷ء میں برطانوی مصنف پوپ جان لارنس کی ایک کتاب ''کیا ماسونیت ایک مذہب ہے؟'' کے نام سے منظر عام پر آئی ہے، اس تصنیف میں (بھی) بڑے خطرناک اور حساس حقاق سامنے آئے ہیں، ان ہی میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ ماسونیت نے برطانیہ کے بینکاری نظام میں پوری طرح سے عمل دخل حاصل کرلیا ہے، بلکہ حال یہ ہے کہ پوری دنیا کے بینکاری نظام اور برطانیہ کی مجوزہ مالی قراردادوں کی تشکیل میں اسکے اثر ورسوخ کی بالادستی ہے، پھر مصنف نے کہا کہ ماسونیت محض ایک خفیہ تحریک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اپنے خطرناک منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لئے اسلام اور مسحیت کی بنیادوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کی سازش ہے۔

ماسونیت (عالم اسلامی میں) اپنی پہلی ناکامی کے بعد پھر دراندازہونے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے، لہذا اس کے مقابلہ کے لئے تیار رہو اور اب کہ اپنے تمام ممکنہ وسائل وذرائع کو کام میں لاکر اس کی جڑ بنیاد اکھاڑ کر رکھ دو۔

(١٣) مبرّراتُ تعدُّدِ الزوجاتِ

- زيادة عدد النساء على الرجال فى الأحوالِ العاديةِ، وهذاواقعٌ فى أكثر البلادِ.
- زيادةُ عددِالنساء على عددِ الرجالِ بعد الحروبِ كما حَصَلَ فى أوروبّا بعد الحَربَينِ العالَمِيَّتينِ.
- كون الزوجةِ عقيماً لا تَلِدُ، والزوجُ يُحِبُّ الذُّرِّيَّةَ.
- أن تصابُ الزوجةُ بمرضٍ يمنعُ زوجها من معاشرتها معاشرة الأزواجِ.
- إذا كان الرجلُ يتمَّعُ بقوَّةٍ جنسيَّةٍ زائدةٍ لا يكتفى بزوجةٍ واحدةٍ.

والتعددُ واقعٌ فى كلِّ الشُّعوبِ لكنَّهُ عند المسلمين تعدّدٌ مشروعٌ تحتفظُ فيه الزوجةُ بكرامتها كزوجةٍ وبكافَّةِ حقوقها — وهو عند الغربيّينَ ممنوعٌ رسميّاً، قائمٌ فعلاً، وبأضعاف ما هو عند المسلمين ،فالرجل يتّخذُ له صديقاتٍ يعاشِرُهُنَّ لمجرّدِ التمتّعِ وقضاءِ الشهوةِ، وليس لَهُنَّ حقوقُ الزوجاتِ والزوجةُ أيضاً تتّخذُ لنفسها أصدقاءَ على نفس المِنوالِ.

(الرابطة ابريل ١٩٩٦ء)

(۱۳) تعدد ازواج کے جواز کے وجوہات

- عام حالات میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی اکثریت ہوتی ہے، یہ امر واقعہ ہے جو دنیا کے بیشتر ملکوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔
- جنگوں کے بعد ___ مردوں کے مقابلہ میں ___ عورتوں کی کثرت تعداد کا نمونہ یورپ کی دو عالمی جنگوں کے بعد سامنے آیا۔
- بیوی کا بانجھ پن میں مبتلا ہونا اور شوہر کے اندر اولاد کی خواہش کا پایا جانا۔
- بیوی کا کسی ایسی بیماری کا شکار ہو جانا جو شوہر کے شوہرانہ تعلقات کے لئے رُکاوٹ پیدا کر دے۔
- شوہر کے اندر زائد جنسی قوت کی خواہش کا موجود ہونا اور ایک بیوی سے اس کی ضرورت کا پورا نہ ہونا۔

تعدد ازواج کا رواج دنیا کی تمام قوموں میں رہا ہے، لیکن مسلمانوں کے یہاں اسے قانونی حیثیت حاصل ہے جس میں ایک بیوی کی حیثیت سے اس کی عزت وشرافت اور اس کے جملہ حقوق کی پاسداری کی گئی ہے، یہی تعدد ازواج اہل مغرب میں قانونی طور سے ممنوع ہے لیکن مسلمانوں کے یہاں پائے جانے والے تعدد ازواج کی صورت سے کئی گنا زیادہ اور گوناں گوں شکلوں میں بالفعل موجود ہے، وہاں شوہر کو گرل فرینڈس کی تلاش ہوتی ہے جن سے صحبت واختلاط روا رکھتا ہے، صرف اس لئے کہ لذت کام ودہن کی آزمائش ہو، اور شہوات نفس کی تکمیل، ان بیچاریوں کو بیویوں جیسے حقوق حاصل نہیں ہوتے، ہاں بیوی بھی تو اسی ڈگر پر چلتی ہے اور بوائے فرینڈس کی تلاش میں دانے ڈالتی پھرتی ہے۔

(١٤) جهودُ الشيخِ الغزالى

كان الشيخُ الغَزالى من أكبر الدُّعاةِ وقوفاً ضِدَّ الغُزاةِ المعجَبينَ بالثقافةِ الغربيّةِ فقد ندَّدَ لسارتر والوجوديّةِ أثناَ وجودِ سارتر بمصر، و تَحَدَّى الوجوديِّين، كما وقف عند العلمانيِّين، و له فى ذلك جهودٌ هائلةٌ، ووقف ضدَّ القاديانيِّينَ والبهائيِّين والشيوعِيِّين، واليهوديّين والصليبيِّينَ، وكانت آخرَ وَقْفَاتِهِ ضدّ الغزوِ الباطنى حين رأى ميلَ بعض أهل السُّنَّةِ إلى التشيُّعِ، وجُرأتهم على سَبِّ أبى بكرٍ وعمرَ وعثمانَ والصحابةِ، وعلى التاريخ الإسلامى كلّه.

وإلى الشيخ الغزالى يُعْزَى الفضلُ - بعد الله - فى طردِ كثيرٍ من الملاحدة، والشيوعيّين من الجزائر. وله دورٌ كبيرٌ فى تطوير كليّةِ الشريعةِ فى قطَرَ، وفى تخريجِ أجيالٍ صالحةٍ منها، وفى نشر الوَعْيِ الإسلامى فى أجهزةِ الإعلامِ، وفى المساجد، والمُنتَدَياتِ، وكان يُعامَلُ كضيفٍ لدى حكومةِ قطر، ويُحْظَى باحترامٍ، ويُستشارُ فى كثيرٍ من الأمور.

(الداعى مايو ١٩٩٦م)

(۱۴) شیخ محمد غزالی کی کاوشیں

شیخ غزالی ان اکابر دعاۃ و مبلغین میں تھے جو ان حملہ آور دشمنوں کے خلاف صف بستہ رہے جو مغربی کلچر کے دلدادہ تھے۔ سارٹر کا قیام جب مصر میں رہا تو شیخ نے اس کے اور اس کے فلسفۂ وجودیت کے خلاف پردہ فاش کرنے کا بیڑا اٹھایا اور علمبرداران وجودیت کو چیلنج کیا، آپ سیکولرزم کے داعیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، اور اس سلسلہ میں بڑے کارنامے انجام دیئے، قادیانیوں، بہائیوں، کمیونسٹوں، یہودیوں اور صلیبیوں کے خلاف ڈٹ گئے، آپ نے آخری پیکار اس باطنی حملہ کے خلاف سنبھالی جب آپ نے محسوس کیا کہ اہل سنت کے بعض افراد کا جھکاؤ شیعیت کی جانب بڑھتا جا رہا ہے، اور وہ بڑے بے باکانہ انداز میں حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرام اور اسلامی تاریخ کو اپنی لعن طعن کا نشانہ بنا رہے ہیں، الجزائر سے کمیونسٹوں اور ملحدوں کی ایک بڑی تعداد کو ملک سے بے دخل کرنے کا سارا کریڈٹ _ بعد از فضل خداوندی _ آپ ہی کو جاتا ہے۔

کلیۃ الشریعہ قطر کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنے، نئی نسل کی تربیت کرنے اور مجالس، مساجد اور ذرائع ابلاغ کے توسط سے اسلامی فکر و شعور کی ترویج و اشاعت میں آپ کا اہم رول رہا ہے، حکومت قطر کی نگاہ میں آپ کی حیثیت ایک ایسے مہمان کی رہی، جسے بڑا احترام اور رتبہ حاصل تھا اور جن سے حکومت کے بہت سے امور میں مشورہ لیا جاتا رہا ہے۔

(١٥) اهتمام الغرب باللغة العربية

إنّ الاستعمارَ الأوربىَّ عمِلَ بقوّةٍ على منعِ إنتشارِ اللغة العربية والتهوينِ من شأنها فى كل المناطق التى خضعت له فى إفريقيا وآسيا، أو التى مارس عليها نفوذا كبيراً، حاول إجتثاثَها، وتبغيضَ المواطنين فيها واتّهامَها بأنها ليست لغةَ علمٍ، وإنّ مفرداتِها لن تتّسعَ لمتطلّباتِ الحضارة الحديثة، وأنه خيرٌ لهذه الدولِ أن يتّخذَ لها لغةً أوربيّةً.

وقد أدّتِ الصّحوةُ الإسلاميةُ إلى إهتمام الغرب باللغة العربية من جديد، والحالُ أن محاولةَ دفعِها بقوّةٍ إلى الانكماش والتّلاشِى، قد باءت بالخَيبَةِ، وفَتَرَ إهتمامُه بها مع إنحسارِ الاستعمارِ العسكرى، والآن دفعتُ به ثانيةً إلى مُعاوَدَةِ دراسةِ الإسلامِ للوقوف على مكامن القوة والحيويّةِ فيه.

غيرَ أنّ مُتابَعَةَ الجُهدِ الذى يُبْذَلُ فى تعلُمِ وتعليمِ اللغةِ العربيةِ ونشرها ليس بالأمرِ السهلِ، إذ يحتاج الأمرُ إلى هيئةٍ منظّمةٍ غيرِ حُكوميّةٍ، تؤمنُ برسالتها قبل أن تراها وظيفةً ومصدرَ رزقٍ.

(المنهل مايو ١٩٩٣م)

(۱۵) عربی زبان سے مغرب کی دلچسپی

یورپی سامراج نے براعظم افریقہ اور براعظم ایشیا کے ان ممالک میں جو اس کے ماتحت تھے یا جہاں اس نے گہرا اثر ورسوخ پیدا کرلیا تھا عربی زبان کے پھیلاؤ پر قدغن عائد کرنے اور اس کی اہمیت کم کرنے کے لئے پورا زور صرف کر ڈالا، اس کی پوری کوشش یہ رہی کہ اس کی جڑ بنیاد اکھاڑ پھینکے، اس کے خلاف اہل زبان کے دلوں میں بغض ونفرت کا بیج بوئے، اس کو اس الزام کا نشانہ بنائے کہ وہ سائنس کی زبان نہیں ہے، اس کے ذخیرۂ الفاظ نئی تہذیب کے تقاضوں کو پورا کرنے سے تہی دامن ہیں، لہذا ان ممالک کے لئے بہتر یہی ہے کہ کسی یورپی زبان کو اپنا لیں۔

فی الواقع اسلامی بیداری نے عربی زبان سے مغرب کی دلچسپی کو نئے سرے سے ابھار دیا ہے، حالانکہ صورت حال یہ تھی کہ طاقت کے بل بوتے پر اس کے دائرہ کو تنگ کرنے کی مغرب نے جو کوششیں کی تھیں ان میں اس کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا، اور اس کی دلچسپیاں فوجی سامراج کے سمٹ جانے سے ماند پڑ گئی تھیں، اب اسلامی بیداری نے اسے اسلام کا مطالعہ کرنے پر دوبارہ مجبور کر دیا ہے تاکہ وہ اس کی توانائی اور زندگی بخش رازہائے سربستہ کا پتا چلا سکے۔

البتہ عربی زبان کا سیکھنا سکھانا اور اس کی نشر واشاعت کے لئے ان کوششوں کا جاری رکھنا کوئی آسان نہیں ہے، جو اس راہ میں کی جارہی ہے ہیں، یہ کام کسی ایسے غیر سرکاری تنظیمی ادارے کے کرنے کا ہے جو اس زبان کو پیشہ ورانہ حیثیت سے دیکھنے اور روزی روٹی کا سرچشمہ تصور کرنے سے پہلے اس کے پیغام پر ایمان رکھتا ہوں۔

(١٦) أول جمعيّة فى منغوليا

أسَّسَ المسلمون فى منغوليا أولَ جمعيّةٍ لهم، مقرُّها فى العاصمة "أوّلان باتور"، وهى الجمعيّةُ الأولىٰ والوحيدةُ فى منغوليا بعد عودة الحُريَّةِ الدّينيَّةِ، والسياسية، وإنتهاءِ الحُكْمِ الشُّيُوعِى، ومن أهداف هذه الجمعيةِ بناءُ مساجِد، وفَرْضُ التعليم العالى، والحصولُ على مِنحٍ دراسيّةٍ لأبناء منغوليا المسلمين فى الجامعات الإسلاميةِ.

وقد قامت الجمعيّةُ بنشر جريدةٍ إسلاميةٍ باللغة القازاقيّةِ. ونسبة المسلمين فى منغوليا ٧٪ من مجموع السُّكّانِ البالغ عددُهم مليونَى نسمةٍ، وقد حصل المسلمون على سبعةَ عشرَ عُضواً فى البرلمان الحالى، كما أنَّ نائبَ رئيسِ البرلمانِ من المسلمين.

(الارشاد سبتمبر ١٩٩١م)

(۱۶) منغولیا میں پہلی تنظیم

منغولیا کے مسلمانوں نے پہلی تنظیم قائم کرلی ہے جس کا مرکز 'اولان باتور' ہے، جو منغولیا کی راجدھانی بھی ہے۔ یہ واحد اور پہلی تنظیم ہے جو کمیونسٹ حکومت کے خاتمے اور مذہبی وسیاسی آزادی کی بحالی کے بعد وجود میں آئی ہے، اس تنظیم کے مقاصد میں مساجد کی تعمیر، اعلیٰ تعلیم کا قیام اور منغولیا کے مسلم طلباء کے لئے اسلامی یونیورسٹیوں میں وظائف کا حصول ہے۔

اس تنظیم نے قازاقی زبان میں ایک اسلامی رسالے کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے، مسلمانوں کا تناسب منغولیائی آبادی کی مجموعی تعداد (۲۰ لاکھ) کا سات فیصد (۷٪) ہے موجودہ پارلیامنٹ میں ان کے ممبران کی تعداد ۱۷ ہے جب کہ پارلیامنٹ کا نائب صدر بھی مسلمان ہے۔

(١٧) كَـلِـمـاتٌ

كم ذا أُحِبُّ للمسلمينَ ، ولِناشِئَتِهِمْ على الخصوصِ أن يعرِفوا قيمة الزَّمنِ، وأن يُحْسِنوا الاستفادةَ منه في طاعة ربِّهم وتربيةِ أنفسهم، والنُّهوضِ بمسئوليّتِهم، وواجِبِهم، وإنقاذِ أُمَّتِهم وبلادِهم من الدَّرْكِ الأسفلِ الذى تردَّتْ فيه ،وتحقيقِ آمالِها فى الحريّةِ والكرامةِ والعدالَةِ والوحدَةِ، والقوّةِ والتقدُّمِ وإنقاذ الإنسانية كلِّها برسالة اللهِ التى يحملُونَها، ووضْعِها على المَحَجّةِ الواضحةِ، وتحقيق سلامِها وأمنِها وخيرِها على كلِّ صعيدٍ.

إنَّ الإنسان قد يعلو فيكونُ أسمَى من مَلاكٍ، وقد ينحطُّ فيكونُ أدنَى من حيوانٍ وأسوأَ من شيطانٍ...... فما أعظمَ قابلياتُ الإنسانِ للخير والشر، والنفع والضّرِ، والجمال والقبحِ، والارتفاع والهُبوطِ، وما أخطرَ دورُ الاصلاحِ، والمصلحين، والتربية والمربِّينَ فى بناء الأفرادِ والمجتمعاتِ وفى مستقبل العالم.

إننا بأمسِّ حاجةٍ إلى أجيالٍ جديدةٍ وأفكارٍ جديدةٍ، وإبداع رفيع، مستمرٍّ لنكونَ قادرينَ على الاستجابة الحيَّةِ الواعيةِ الأصيلةِ السريعةِ لمتغيّراتِ العالم والعصرِ، وحاجات المسلمينَ والانسانِ المتجدّدةِ فيه، وأداء رسالتِنا أداءً حقيقيًّا واقعيًّا على أفضل وجهٍ ممكنٍ.

(الرائد الألمانى العدد ١٥٤)

(۱۷) چند باتیں

میری بڑی تمنا رہی ہے کہ مسلمان اور خصوصاً ان کی نئی پود وقت کی قدر و قیمت پہچانیں اور اس وقت کو اپنے پروردگار کی اطاعت، اپنی خودی کی تربیت، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے، اپنی قوم اور اپنے ملک کو ذلت کے اس گڑھے سے نکالنے میں جہاں وہ گر چکی ہے کام میں لائیں، آزادی، شرافت، انصاف، اتحاد، طاقت و ترقی اور پوری انسانیت کو پیغام الٰہی کی روشنی دکھانے میں اپنی امیدوں کو بروئے کار لائیں، انہیں جادۂ حق پہ گامزن کریں، ان کے امن و سلامتی اور زندگی کی ہر سطح پر ان کی بھلائی کا سامان کریں۔

انسان کبھی کبھی اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ فرشتوں سے آگے نکل جاتا ہے اور جب کبھی وہ پستی میں گرتا ہے تو وہ جانور سے زیادہ رذیل اور شیطان سے بڑھ کر بدتر ہو جاتا ہے، خیر و شر، نفع و نقصان، حسن و قبح، بلندی و پستی کو قبول کرنے کی انسانی قابلیتیں حیرت زا ہیں، مگر اسی کے متوازی افراد کی تیاری، انسانی معاشرہ کی تشکیل اور دنیا کے مستقبل کی بہتری کے لئے اصلاح و مصلحین اور تربیت و مربین کی ذمہ داری بھی کس قدر حساس اور نازک ہے۔

ہمیں نئی نسل، نئے افکار، اور پیہم فکرِ عالی اور ندرتِ خیال کی ضرورت ہے تاکہ ہم اساسی، دائمی، شعوری اور حیات آفریں تقاضوں، عصر حاضر کی سرعت پذیر تبدیلیوں اور مسلمانوں اور انسانوں کی نت نئی ضروریات پہ قابو پا سکیں اور بہتر سے بہتر ممکنہ شکل میں اپنے پیغام کو کماحقہ انجام دینے کی صلاحیت پیدا کرسکیں۔

مَن حَمَلَ علينا السّلاحَ فليس منّا

(١٨) غدا البلدُ المسلمُ يخافُ على نفسه اليوم من البلدِ المسلمِ الآخرِ مالا يخافُ من أعدَى الأعداء، وأكفرِ الكفّارِ، وغدا الفردُ المسلمُ يخافُ على نفسه فى المسلم ما لا يخاف فى أىّ بلدٍ آخر من الأرض.

إنّنا نرفض هذا الواقع الفظيعَ...... نرفضُ اقتتالَ المسلمينَ وتفانيهم فيما بينهم والتضحية المستمرّةَ بهم شعوباً وبلادا على مذابح الأنانيّاتِ، والمطامعِ، والمصالحِ الفرديّةِ، والأُسَريّةِ، والعشائريّةِ، والطائفيةِ، ومذابح المصالحِ، والمخطّطاتِ الأجنبيةِ التى تَسْتَعبِدُنا، وتسخّرُنا، وتَتَحكّمُ فينا، وتلعب بنا، وبحاضرِنا، ومستقبلنا كما تريد.

وندعو علماءَ العالمِ الإسلامى ومُثَقّفِيه، ومفكّريه، وكلَّ من يشعُر بمسئوليّتهِ الدينيّته، أو الإنسانيةِ، أو الوطنيّةِ إلى التجرّدِ إلى الله، والوقوفِ معاً تفكيراً وعملاً لإنقاذ العالم الإسلامى من مِحَنه، ووضعِ حَدٍّ للاقتتال والانقسامِ والتجزئةِ، وإحباط مُخَطّطاتِ الأعداء التى يتحقّقُ كثيرٌ منها على أيدينا، لجهلِنا وقصورِ نظرِنا، وإدراكنا أحيانا، أو لِضُعْفِ نفوسِنا، وإرادتنا أحياناً أخرى أمام المخاوفِ والشدائدِ والأهواء والمُغْرياتِ.

(الرائد الألمانية ١٠٤)

(۱۸) ہمارے خلاف ہتھیار اٹھانے والا

آج ایک اسلامی ملک دوسرے اسلامی ملک سے اتنا ڈرنے لگا ہے، جتنا ڈر اُسے بڑے بڑے دشمنوں اور بدترین کافروں تک سے نہیں، آج اسلامی ملک کا ایک مسلمان شہری جتنا سہما سہما نظر آتا ہے، وہ دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں نظر نہیں آتا۔

یہ بھیانک صورتحال ہمارے لئے ناقابل قبول ہے۔ ہمیں مسلمانوں کا کٹنا مرنا ان کا ایک دوسرے سے دست بگریبان رہنا، قومی اور ملکی پیمانے پر انانیت پسند اور خود غرضانہ مقاصد، انفرادی، خاندانی، قبائلی اور گروہی مفادات، ان کا بیرونی اغراض ومصالح اور سازشوں کے مقتل پہ مسلسل قربانی کا بکرا بنایا جانا سخت ناپسند ہے، جو ہمیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے ہمیں محکوم ومسخر کرنے ہمارے سروں پہ اپنی حاکمیت کا جھنڈا لہرانے کے لئے کرتے ہیں، اور ہمارے ماضی، حال اور مستقبل کے ساتھ جیسا چاہتے ہیں کھلواڑ کرتے رہتے ہیں۔

ہم عالم اسلام کے علماء، دانشوروں، مفکرین اور ہر اس شخص کو آواز دیتے ہیں جو اپنی دینی، انسانی اور ملکی ذمہ داری کا احساس رکھتا ہے کہ ہر جذبہ سے عاری ہو کر پورے صدق واخلاص کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں، سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور وفکر اور عملی اقدام کریں، تاکہ عالمِ اسلام کو سخت ترین آزمائش کے گرداب سے نجات دلانے اور قتل وخونریزی، تفرقہ واختلاف، خلفشار اور پھوٹ اور دشمنوں کی ان سازشانہ اسکیموں کو ناکام بنانے کے لئے کوئی ایسی بندش مقرر کریں جن کا بڑا حصہ ہمارے ہاتھوں، ہماری نادانی، ہماری کوتاہ نظری اور بسا اوقات ہماری عقل وفہم یا ہمارے عزم وہمت کی کمزوری اور کبھی خدشات، مصائب، خواہشات اور اشتعال انگیز جذبات کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں پیش آتے ہیں۔

(١٩) طبيعةُ اليهودِ

كانت فى أوربا وآسيا وافريقيا أمّةٌ هى أغنى الأممِ مادّةً للدين، وأقرَبها فهماً لمصطلحاته ومعانيه أولئك هم اليهودُ، ولكن لم يكونوا عاملاً من عواملِ الحضارةِ، والسياسةِ، أو الدينِ يؤثّر فى غيرهم، قُضِىَ عليهم من قرونٍ طويلةٍ أن يتحكّم فيهم غيرُهم، وأنْ يكونوا عُرضةً للاضطهاد الفظيعِ، والكبرياءِ، والقوميّةِ، والادلالِ بالنسب، والجشعِ وشهوةِ المالِ، وتعاطيِ الربا، أورثه كلُّ ذلك نفسيّةً غريبةً لم توجد فى أمّةٍ، وأنفردوا بخصائص خُلقيّةٍ كانت لهم شعاراً على تعاقُب الأعصارِ والأجيالِ.

منها الخنوعُ عند الضُعفِ والبَطشِ، وسوءُ السيرةِ عندَ الغلبةِ والختلُ، والنفاق فى عامّةِ الأحوالِ، والقسوةُ والأثرةُ، وأكلُ أموالِ الناسِ بالباطلِ، والصدُّ عن سبيل الله، وقد وصفهم القرآنُ الكريمُ وصفاً دقيقاً عميقاً يُصوّرُ ما كانوا عليه فى القرنين السادس والسابع من تدهورٍ خُلُقِيٍ، وإنحطاطٍ نفسّيٍ، وفسادٍ إجتماعى عَزَلوا بذلك عن إمامة الأممِ القادةِ العالم. (ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين ص ٤٥)

(۱۹) یہودیوں کا مزاج

یورپ، ایشیا اور افریقہ میں بسنے والی یہود نام کی قوم دنیا کی تمام قوموں میں اس لحاظ سے ممتاز تھی کہ اس کے پاس دین کا بہت سرمایہ تھا اور اس میں دینی تعبیرات واصطلاحات سمجھنے کی سب سے زیادہ صلاحیت تھی، لیکن یہ یہودی مذہب وتمدن یا سیاست میں وہ مقام نہیں رکھتے تھے کہ دوسروں پر اثر ڈال سکیں، بلکہ خود ان کے لئے مقدر ہو چکا تھا کہ ہمیشہ ان پر دوسرے لوگ حکومت کریں، اور ہمیشہ ظلم واستبداد، سزا وجلاوطنی اور مصائب ومشقت کے ہدف بنے رہیں، عرصہ دراز تک غلام رہنے اور انواع واقسام کی سختیاں اور سزائیں جھیلنے کے سبب ان کا خاص مزاج بن گیا تھا، قومی غرور، نسبی تکبر، حرص اور مال ودولت کی حد سے بڑھی ہوئی طمع، مسلسل سود کے لین ودین سے ان میں مخصوص ذہنیت، وسیرت اور قومی خصائل وعادات پیدا ہو گئے تھے، جن میں ہمیشہ منفرد رہے۔

کمزور یا مغلوب ہونے کے وقت ذلت وخوشامد اور غالب ہونے کی صورت میں انتہائی بے رحمی اور بدمعاملگی اور عام حالات میں دغابازی اور نفاق، سنگدلی وخودغرضی، مفت خوری وحرام خوری، راہِ حق سے لوگوں کو روکنا ان کا قومی کردار تھا، قرآن کریم نے ان کی اس صورت حال کا جو چھٹی یا ساتویں صدی میں تھی بڑا واضح اور مکمل نقشہ کھینچا ہے اور بتلایا ہے کہ اخلاقی انحطاط، انسانی پستی اور اجتماعی فساد میں وہ کس منزل میں تھے اور کیا اسباب تھے جن کی بنا پر ہمیشہ کے لئے عالم کی قیادت اور اقوام کی امامت سے معزول کر دیئے گئے۔

(۲۰) الاشتراكيةُ القديمةُ

ظهر "مانى" فى القرن الثالث المسيحى، وكان ظهورُه ردَّ فعلٍ عنيفٍ غيرِ طبيعيٍّ ضدّ النزْعَةِ الشهويّة السائدة فى البلادِ ونتيجةَ منافسةِ النورِ والظلمةِ الوهميّةِ، فدعا إلى حياة العزوبة، لحسم مادة الفسادِ والشرّ من العالمِ، وأعلن أنَّ امتزاج النورِ بالظلمةِ شرٌ يجبُ الخلاص منه، فحرم النكاح استعجالاً للفناء وانتصاراً للنور على الظلمة بقطعِ النسل، وقتله بهرامُ سنة ۲۷٦ هـ قائلاً:

"إن هذا خرج داعياً إلى تخريب العالم فالواجب أن يبدأ بتخريب نفسه قبل أن يتهيّأ له شيءٌ من مراده" ولكن تعاليمه لم تَمُتْ بموته بل عاشت إلى بعد الفتح الإسلامى.

حَظِيَتْ هذه الدعوةُ بموافقة الشّبانِ والأغنياء والمترفين، وصادفتْ من قلوبهم هوىً، وسعِدتْ كذلك بحماية البلاط، فأخذ قباذ بناصرها، ونشط بنشرها وتائيدها، حتى انغمست إيران بتأثيرها فى الفَوضى الخُلُقيةِ، وطغيانِ الشهوات، قال الطبرى:

افترض السَّفَلة ذلك واغتنموا وكاتفوا مزدك وأصحابه وشايعوهم، فابتلى الناس بهم، وقوى أمرُهم حتى كانوا يدخلون على الرجل فى داره، فيغلبونه على منزله ونساءه وأمواله لا يستطيع الامتناعَ منهم.

(ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين ص ٤٨–٤٩)

(۲۰) قدیم اشتراکیت

تیسری صدی عیسوی میں "مانی" دنیا کے سامنے آیا، اس کی تحریک دراصل ملک کے بڑھتے ہوئے شدید شہوانی رجحان کا ایک غیر فطری اور سخت ردعمل اور نور وظلمت کی مفروضہ کشمکش کا نتیجہ تھا، چنانچہ اس نے تجرّد کی زندگی اختیار کرنے کی دعوت دی تا کہ دنیا سے شر وفساد کے جراثیم ناپید ہو جائیں، اس نے اعلان کیا کہ نور وظلمت کا امتزاج ہی شر کا باعث ہے، اس سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے، اس بنا پر اس نے نکاح کو حرام قرار دیا کہ انسان جلد سے جلد فنا ہو جائے اور نسل انسانی منقطع ہو کر نور کو ظلمت پر دائمی فتح حاصل ہو، بہرام نے مانی کو ۲۷۶ھ میں یہ کہتے ہوئے قتل کر ڈالا:

یہ شخص دنیا کی تباہی کی دعوت دیتا ہے اس لئے قبل اس کے کہ دنیا ختم ہو اور اس کا مقصد پورا ہو اس کو خود ہلاک ہونا چاہئے، لیکن بانی مذہب کے قتل کے باوجود اس کی تعلیمات عرصہ تک زندہ رہیں اور اسلامی فتح کے بعد تک اس کے اثرات باقی رہے۔

نوجوانوں اور عیش پسندوں کی مراد برآئی اور انھوں نے اس تحریک کا پر جوش خیر مقدم کیا، طرفہ تماشہ یہ ہوا کہ شاہ ایران قباذ نے اس کی سرپرستی قبول کرلی اور اس کی اشاعت وتبلیغ میں بڑی سرگرمی دکھائی، نتیجہ یہ ہوا کہ پورے کا پورا ایران جنسی انارکی اور شہوانی بحران میں ڈوب گیا، طبری کا بیان ہے کہ:

اوباش اور آوارہ مزاج لوگوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور مزدک اور مزدکیوں کے پرجوش ساتھی اور دست بازو بن گئے، عام شہری اس بلائے ناگہانی کا شکار تھے، اس تحریک کا اتنا زور ہوا کہ جو چاہتا جس کے گھر چاہتا گھس آتا اور مال وزن پر قبضہ کر لیتا اور صاحب مکان کچھ بھی نہ کرسکتا تھا۔

(٢١) المبعث الأخيرُ وحالُ العالمِ

بُعِثَ محمدُ بْنُ عبدِالله صلى الله عليه وسلم، والعالمُ بناءٌ أصِيبَ بزلزالٍ شديدٍ ،هزّه هزّاً عنيفاً، فإذا كُلُّ شيءٍ فيه غيرُ محلّه، فَمِنْ أساسِه ومتاعِه ما تَكسَّر، ومنه مَا الْتَوَى وانعطف، ومنه ما فَارَقَ محلّه اللائقَ به، وشَغَلَ مكاناً آخرَ، ومنه ما تَكدّسَ وتكوَّمَ.

رأى انساناً معكوساً قد فسدت عقليّتُه، فلم تعد تُسِيغُ البديهيّاتِ،وتعقل الجَلِيّاتِ، وفسد نظامُ فكرِه، فإذا النظريُ عنده بديهيٌّ وبالعكس، يَستريبُ في موضع الجزمِ، ويؤمنُ في موضع الشكِ وفسد ذوقُهُ، فصار يَسْتَحْلِي المُرَّ ويستطيبُ الخبيثَ، ويستمرئُ الوخيمَ، وبَطَلَ حِسُّهُ، فاصبح لا يَبْغَضُ العدوَّ الظالمَ، ولا يحبُّ الصديقَ الناصحَ.

وقد إستدار الزمانُ كهيئةِ يومَ بُعِثَ الرسولُ، ووقف العالمُ على مُفترقِ الطرقِ مرةً ثانيةً، إمّا يتقدم العربُ، وهم أمّةُ الرسول وعشيرته إلى الميدان، ويغامروا بنفوسهم، وإمكانياتهم، ومطامحهم، ويخاطروا فيما هم فيه من رَخاءٍ وثراءٍ...... فينهض العالمُ من عِثارِه، وتَتَبَدَّلُ الأرضُ غيرَ الأرضِ، وإمّا أن يَستمِرُّوا فيما هم فيه من طمعٍ وطموحٍ، وتنافسٍ في الوظائف، والمرتّباتِ، وتفكّرٍ في كثرة الدَخلِ والإيراد، وزيادةِ غلّةِ الأملاكِ، وربحِ التجارات والحصولِ على أسباب الترف والتنعُّمِ، فيبقى العالَمُ في هذا المُسْتَنْقَعِ الذى يَتَرَدّى فيه منذُ قرونٍ.

(ماذا خسر العالم ص٨٩و ٣٠٦)

(۲۱) آخری بعثت اور دنیا کی حالت

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی کیفیت بعینہ ایک ایسے مکان کی تھی جس کی بنیادیں ایک سخت زلزلہ نے ہلادی تھیں، اس کی ہر چیز بے محل و بے برقرینہ تھی، اس کی عمارت کا ساز وسامان زیروزبر ہوگیا تھا جو ٹوٹنے پھوٹنے سے بچ رہا تھا اس کی شکل بگڑ گئی تھی، کہیں کی چیز کہیں پڑی تھی، کہیں سامان کا انبار لگ گیا تھا۔

یہاں آپ نے ایک ایسے انسان کو دیکھا جس کی عقل مسخ ہوگئی تھی، وہ روز مرّہ کی کھلی ہوئی حقیقتوں کے ادراک سے بھی قاصر تھا، اس کا فکری نظام مختل ہو چکا تھا، اس کے لئے علم نظری بدیہی اور بدیہی نظری بن گیا تھا، یقینی اور قطعی چیزوں میں اس کو شک ہونے لگا تھا، اور مشکوک ومشتبہ چیزیں قطعیات ویقینیات تھیں، اس کا ذوق فاسد ہوگیا تھا، بدذائقہ چیزیں اس کو خوش ذائقہ اور خوش ذائقہ بدذائقہ معلوم ہونے لگی تھیں، اس کا احساس باطل ہو چکا تھا، دوست اور خیر خواہ کے ساتھ اس کی دشمنی اور دشمن وبدخواہ کے ساتھ اس کی دوستی تھی۔

آج دنیا ہٹ ہٹا کر اسی نقطہ پہ پہنچ گئی ہے جس پر وہ چھٹی صدی مسیحی میں تھی، یہ عالم پھر اسی دوراہے پر نظر آرہا ہے جس دوراہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تھا، آج اس کی ضرورت ہے کہ عرب قوم (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تعلق ہے) میدان میں نکل آئے اور پھر دنیا کی قسمت بدلنے کے لئے جان کی بازی لگائے اور اپنی تمام آسائش وثروت کو خطرہ میں ڈال دے تا کہ دنیا اس مصیبت سے نجات پائے جس میں وہ مبتلا ہے اور زمین کا نقشہ بدل جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ عرب بدستور اپنے حقیر اغراض اور ذاتی سربلندی وترقی، عہدہ ومنصب، تنخواہوں کی بیشی، آمدنی کے اضافہ اور کاروبار کی ترقی کی فکر میں رہیں اور سامانِ عیش اور اسباب راحت کی فراہمی میں مشغول رہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا اسی زہریلے تالاب میں غوطہ زن رہے گی جس میں وہ صدیوں سے ہلاک ہورہی ہے۔

ترجمة الأبيات الأرديّة إلى العربيّة

اردو اشعار عربی قالب میں

(١) خرجت من المدرسة والزاوية حزيناً لم أجد فيها الحياة ولا الحبّ والحكمة والبصيرةَ.

(٢) أشكو إليك يا ربِّ! من وُلاة التعليم الحديث، وإنهم يربّون فراخ الصقور تربية بغاث الطيور، وأشبال الأسودِ تربية الخروفِ.

(٣) إن التعليمَ قد باعدك من الجنون الذى كان يُنازِعُ العقلَ، ويقول له لا تعلّل ولا تُثبّطْ عن المغامرة.

إن الأسرارَ التى حَجَبَتْها عنك المدرسةُ لا تزال مكشوفةً فى خلَواتِ الجبالِ والصحارَى.

(٤) رماك اللهُ أيها المتعلّمُ بطوفانٍ، فأنّ بحرك هادئٌ لا اضطرابَ فى موجه.

(٥) إن مقاعدَك – أيها الشباب المسلم! – أفرنجيّةٌ، وزَرابيك إيرانيةٌ، وإنى أكاد أبكى دماً إذا رأيتُك فى هذا التَرفِ والبَذْخِ.

لا خير فيك ولو أصبحت مَلِكَ الدنيا، ما دُمتَ متجرِّداً من قوة على رضى الله عنه، واستغناء سلمان رضى الله عنه.

(٦) أسفاً للشعراء الرسّامين، وكتّابِ القصّةِ فى بلادنا، لقد استولتْ على أعصابهم المرأةُ.

(٧) إن الفلسفة التى لم تُكتبْ بدمِ القلبِ فلسفةٌ ميّتةٌ أو مُحتضِرةٌ.

(۱) اُٹھا میں مدرسہ وخانقاہ سے غمناک
نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ

....

(۲) شکایت ہے مجھے یا رب خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

....

(۳) اس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانہ نہ تراش
مدرسہ نے تیری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوتِ کوہ وبیابان میں وہ اسرار ہیں فاش

....

(۴) خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کے موجوں میں اضطراب نہیں

....

(۵) تیرے صوفے ہیں افرنگی، تیرے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رُلاتی ہے
جوانوں کی تن آسانی
امارت کیا شکوہِ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
نہ زورِ حیدری تجھ میں نہ استغنائے سلیمان

....

(۶) ہند کے شاعر وصورت گر وافسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

....

(۷) یا مردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکھا نہ گیا خون جگر سے

(٨) من الغريبِ أنّ مَنِ اقتنص أشعّةَ الشمسِ، لم يَعرفْ كيفَ يُنيرُ ليله وكيف يصبح ، وإن مَن بحث عن مسالكِ النجوم، وطُروقِها لم يستطع أن يسافرَ فى بيداء أفكارِه — ومَن عَكَفَ على الألغازِ يحُلّها ويشرحها لم يستطع أن يُميّزَ النفعَ من الضّررِ.

(٩) لقد تَضَخّم العلمُ، وتقدّمت الصناعةُ فى أوربّا، ولكنّها بحرُ الظلماتِ ليستْ فيه عينُ الحياةِ— إنّ أبنيةَ مصارِفها تفوق أبنيةَ الكنائسِ فى جمالِ البناءِ وحسنِ المظهرِ والنظافة— إنّ تجارتها قمارٌ يربح فيه واحدٌ ويخسرُ ملايينٌ.

☆ إن هذا العلم والحكمة والسياسة والحكومة التى تَتَبَجَّحُ به أوروبّا مظاهرُ جوفاءُ ليستْ وراء ها حقيقةٌ، إنّ قادتَها يمتصّونَ دماءَ الشعوبِ وهم يُلقونَ درس المساواةِ الإنسانيةِ، والعدالةِ الاجتماعيّةِ.

☆ إن البِطالَةَ والعُرَى، وشُرْبَ الخمرِ، والفقرَ هى فتوحُ المدنيّةِ الأفرنجيّةِ. إن الأمة التى لا نصيبَ لها فى التوجيهِ السماوى،و التنزيلِ الإلٰهى غايةُ نُبُوغِها تسخيرُ الكهرباءِ والبُخارِ.

(١٠) إن التعليمَ هو "الحامضُ" الذى يُذهب شخصيّةَ الكائنِ الحيّ، ثمّ يكوِّنُها كما يشاءُ.

☆ إن هذا "الحامض" هو أشدّ قوّةً وتأثيراً من أىّ مادّةٍ كيميائيّةٍ، هو الذى يستطيعُ أن يُحوّل جبلاً شامخاً إلى كُومَةِ تُرابٍ.

(١١) إن العالَمَ تراثٌ للمؤمنِ المجاهدِ لا يشاركُهُ فيه أحدٌ، ولا أعدُّ مومنا كاملاً من لا يعتقدُ أنّ العالم خُلِقَ له.

(۸)............ جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا
ڈھونڈھنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا

(۹)............ یورپ میں بہت روشنیِ علم و ہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
رعنائیِ تعمیر میں رونق میں صفا میں
گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کے عمارات
ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگِ مفاجات
یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بیکاری و عریانی و میخواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات
وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم
حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات

(۱۰)............ تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اُدھر پھیر
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے ایک ڈھیر

(۱۱)............ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

(١٢) لستُ أعلمُ بالتّأكّد مصدَر هذا الصبح الذى يطلع على هذا العالم كلّ يوم، ولست أعلم سرّهُ.

ولكنّى أعلم أنّ السحرَ الذى يهتزُّ له هذا العالَمُ المظلمُ ويُوَلّى به ليلُ الإنسانيةِ الحالكُ إنّما ينشأ بأذانِ المؤمن الصادق.

(١٣) كُن مثل الشيخ فريدِ الدين عطارٍ فى معرفته، وجلال الدين الرومى فى حكمته، وأبى حامد الغزالى فى علمِه وذكاءِه، وكُنْ مَن شئتَ فى العلم والحكمةِ، ولكنّك لا ترجع بطائلٍ حتى تكونَ لك أنّةٌ فى السحر.

(١٤) رغم إنّ شِتاءَ إنجلترا كان قارساً جدّاً، وكان الهواءُ الباردُ يعملُ فى الجسم عملَ السيف، ولكنّى لم أترك فى لندن التبكيرَ فى القيام.

(١٥) خُذ منّى ما شئتَ يا رَبِّ ! ولكنْ لا تَسلُبنى اللذّةَ بأنّةِ السحر، ولا تحرمنى نعيمَها.

(١٦) قد سَحَر عقلَكَ سحرُ الأفرنجِ، فليس لك دواءٌ إلا لوعةُ قلبِ الرومى وحرارةُ إيمانه، لقد إستنار بصرى بنوره، و وَسَعَ صدرى بحراً من العلوم.

(١٧) لقد أفدتُ من صُحبة الشيخ الرومى، أنّ كليماً واحدا-يشير إلى سيدنا موسىٰ و هامته على راحته- يغلبُ ألفَ حكيمٍ قد أحنوا رؤوسهم للتفكير.

(١٨) لم ينهض رومىٌّ آخر من رُبوع العجم مع أنّ أرض إيرانَ لا تزالُ على طبيعتها، ولا تزال تبريزُ كما كانت.

(١٩) إلا أنّ إقبالَ ليس قانطاً من تربته، فإذا سُقِيتْ بالدموع نَبَتَتْ نباتاً وأتتْ بحاصلٍ كبيرٍ.

(۱۲)

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز　　نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود　　ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

(۱۳)

عطار ہو رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

(۱۴)

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی

نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر گاہی

(۱۵)

نہ چھین لذّت آہِ سحر گہی مجھ سے　　نہ کر نگہ سے تغافل کو التفات آمیز

(۱۶)

علاج آتشِ رومی کے سوز میں ہے تیرا　　تیری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں

اسی کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن　　سی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں

(۱۷)

صحبت پیرِ روم نے مجھ پہ کیا یہ راز فاش　　لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف

(۱۸)

نہ اٹھا پھر کوئی رومی، عجم کے لالہ زاروں سے　　وہی آب و گل ایران، وہی تبریز ہے ساقی

(۱۹)

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

ذرا نم ہو تو، یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

(٢٠) لم يستطع بريقُ العلومِ الغربيةِ أن يبهر لُبّى، ويُعشِىَ بصرى وذلك لأنّى إكتحلتُ بإثمدِ المدينة.

(٢١) مكثتُ فى أتون التعليم الغربى، وخرجتُ كما خرج ابراهيم من نارِ نمرود.

(٢٢) لم يزل ولا يزال فراعنةُ العصر يَرصُدُوننى ويكمنون لى، ولكنى لا أخافهم فإنى أحمل اليدَ البيضاءَ.

(٢٣) إنزِلْ فى أعماق قلبك، وادخُلْ فى قرارَةِ شخصيّتِك حتى تكشفَ سرّ الحياة، ما عليك إذا لم تُنْصِفْنِى وتَعْرِفْنِى، ولكن أنصفْ نفسَك يا هذا، واعْرِفْها، وكنْ لها وَفياً.

ما ظنّك بعالَم القلب، هو كله حرارةٌ وسكرٌ، وحنانٌ وشوقٌ، أما عالَم الجسم فتجارةٌ وزورٌ واحتيالٌ.

إنّ ثروةَ قلبٍ لا تفارق صاحبَها، أمّا ثروةُ الجسمِ فظلّ زائلٌ، ونعيمٌ راحلٌ.

إنّ عالَم القلب لم أر فيه سلطنةَ الأفرنج ولا اختلافَ الطبقات.

لقط كدتُ أذوبُ حياءً، وتَنَدّى جبيني عرقاً إذا قال لى حكيمٌ : إذا خضعتَ بغيرِك أصبحتَ لا تملك قلبك ولا جسمك.

(٢٤) يا صاحبِ! إن الموت أفضل من رزقٍ يقص من جناحى، ويمنعنى من حريّة الطيران.

(۲۰)

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

(۲۱)

عذابِ دانشِ حاضر سے باخبر ہوں میں
کہ اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیلؑ

(۲۲)

رہے ہیں، اور ہیں فرعون مری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے ید بیضا

(۲۳)

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن
من کی دنیا؟ من کی دنیا، سوز و مستی جذب و شوق
تن کی دنیا؟ تن کی دنیا، سود و سودا مکر و فن
من کی دنیا ہاتھ آتی ہے، تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن ہے جاتا ہے
من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا، نہ تن

(۲۴)

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو، پرواز میں کوتاہی

(٢٥) إن المسلم لا تعرفُ أرضه الحدودَ، ولا يعرف أُفُقُهُ الثغورَ ليست دجلة ،والنيل، ودانوب إلاّ أمواجاً صغيرةً فى بحره المتلاطمِ.

عصورُه عجيبة وأخبارُه غريبة، نسخ العهدَ العتيقَ، وغيّر مجرى التاريخ، هو فى كل عصره ساقى أهل الذوق،وفى كل مكان فارسُ ميدانِ الشوق، شرابه رحيقٌ دائماً وسيفه ماض فى كل معركة.

(٢٦) قامتِ الكنيسةُ على أساس الرهبانية فلم تَسَعْهَا - بالطبع- القيادةَ والسيادةَ والحكمَ والإدارةَ.

فقد كانت هناك عداءٌ قديمٌ بين الرهبانيةِ والحكمِ، هذا خضوعٌ وإستسلامٌ ،وذاك إستعلاءٌ و إستيلاءٌ.

حتى خلّصت السياسة نفسها أخيراً من الدين، ومرقتُ منه كما يَمْرُق السهمُ من الرمية، وأصبح رجالُ الكهنوت مكتوفى الأيدى أمام هذا الوَضع ،لا يقدرون على شىء.

فلما انفصل الدينُ عن الدولة، جاء ت الشهوةُ، وشاعَ الهوى، وساد قانونُ الغاب، هذا الانفصالُ شئومٌ على الدولةِ والدينِ، هو لا يدلّ إلا على ضُعفِ بصرِهذه الحضارةِ، وفساد ذوقِها.

ولكنه اعجاز رجلٍ من رجال الباديةِ، الذى كان بشيراً ونذيراًبذات الوقت، يتجلّى فى بشارته الأنذارُ وفى إنذاره البشارةُ.

ولاحفاظَ للإنسانية من أخطارها، ولا سبيلَ إلى نهضتها إلا بأن يسير الزهادُ والعبادُ مع الراكبين على صهوات الخيل ومتونها.

(۲۵)

اس کی زمین بے حدود، اسکا افق بے ثغور
اس کے سمندر کی موج دجلہ ودینوب و نیل
اس کے زمانے عجیب، اس کے افسانے غریب
عہد کہن کو دیا اس نے پیام رحیل
ساقی ارباب ذوق، فارس میدان شوق
بادہ ہے اس کا رحیق، تیغ ہے اس کی اصیل

(۲۶)

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری
خصومت تھی سلطانی وراہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربہ زیری
سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چلی کچھ نہ پیر کلیسا کی پیری
ہوئی دین و دنیا میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری
دوئی ملک و دین کے لئے نامرادی
دوئی چشم تہذیب کی نابصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری
اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی واردشیری



اسلوب البیان

نحوی قواعد سے ہٹ کر ہم یہاں **اسلوب البیان** کے عنوان سے ایسے جملے یکجا کئے دیتے ہیں جن میں اسلوب کے رنگ میں وحدت ہے، شائقین طلبا ان جملوں پر قیاس کر کے مزید اس طرح کے جملے ڈھال سکتے ہیں، مشق و تمرین کا یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

أسلوب الصيغ الماضية

(الف) ماضی مطلق کی تعبیر

رافقني صديقي الى القريةِ ثمّ افترقنا.	میرے دوست نے گاؤں تک میرا ساتھ دیا پھر ہم جدا جدا ہو گئے۔
بلّل المطرُ الأرضَ و غسّل أوراقَ الأشجارِ و نقّاها.	بارش نے زمین کو تر بتر کر دیا، درختوں کے پتوں کو دھوڈالا اور ان کو صاف شفاف کر دیا۔
أطعتُ أمر الوالدينِ لأنّهُ كان واجباً عليَّ.	میں نے والدین کا حکم مان لیا کیونکہ ایسا کرنا مجھ پر فرض تھا۔
مكثنا في مصرَ أسبوعينِ و تجوّلنا في مدنها الكبرى.	ہم مصر میں دو ہفتے ٹھہرے رہے اور اس کے بڑے بڑے شہروں کو گھوم پھر کر دیکھا۔
أفسد الإعلامُ الماجنُ أخلاقَ الناشئينَ الى نهايتها.	فحش میڈیا نے نوخیز بچوں کے اخلاق آخری حد تک بگاڑ دیئے ہیں۔

(ب) ماضی منفی کی تعبیر **ما** کے ذریعہ

وما غرسَ الفلّاحون أشجارَ المانجو، وما بذروا القمح في الأرضِ.	کسانوں نے نہ آم کے درخت لگائے اور نہ زمین میں گیہوں بویا۔

وما برح المتَّهمانِ عن مكانهما ،وما أفصحا عن رأيهما. — دونوں ملزمان نہ اپنی جگہ سے ٹلے اور نہ اپنی رائے کا اظہار کیا۔

ما زالتْ هيبةُ المسلمين من قلوبِ الأعداءِ. — مسلمانوں کا رعب دشمنوں کے دلوں سے ختم نہیں ہوا ہے۔

ما حلَّقِ الرجالُ رؤوسهم، وما قصّوا شواربهم. — مردوں نے نہ اپنے سر منڈوائے اور نہ مونچھیں ترشوائیں۔

وما طلعتِ الشمسُ أفضلَ كيومٍ طلعتْ يومَ ميلادِ محمّدٍ صلى الله عليه وسلم. — اس سے زیادہ مبارک دن کبھی نمودار نہیں ہوا جس دن کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی۔

(ج) مضارع مجزوم **لم** کے ذریعہ۔

لم يشربِ الظمآنُ ماءً و لا مشروباً آخرَ. — پیاسے نے نہ پانی پیا نہ ہی کوئی دوسرا مشروب لیا۔

لم يستطعِ الصبيانُ الصبرَ على الجوعِ،ولم يتمالكوا على بكاءِ هم. — بچے بھوک پہ نہ صبر کر سکے نہ ہی رونے دھونے پہ قابو پا سکے۔

لم يتأثّرْ جميع المسلمين بالحضارة الغربيةولم يتغنَّوا بمجدها. — سارے مسلمان مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئے اور نہ اس کی عظمت رفتہ کے گیت گائے۔

لم نقطِفْ ازهاراً جميلةًمن الرياضِ النضرةِ. — ہم نے ہرے بھرے گلستاں سے خوبصورت پھول نہیں توڑے۔

لم يستَحِمَّ أيُّ طالبٍ في النهرِ قبل هذه الفاجعةِ. — اس دردناک واقعہ سے پہلے کسی طالب علم نے دریا میں غسل نہیں کیا۔

(د) مضارع مجزوم **لمّا** کے ذریعہ۔

بل لمّايذوقوا عذاباً. — بلکہ ابھی تک انہوں نے عذاب کا مزہ نہیں چکھا ہے۔

لماتهبِطْ الطائرةُ فی المطارِ الدولی. جہاز اب تک انٹرنیشنل ایئرپورٹ میں لینڈ نہیں کیا۔

لماترسُبِ التلميذةُ فی أیّ إمتحانٍ سنويٍ. طالبہ اب تک کسی سالانہ امتحان میں فیل نہیں ہوئی۔

لماينكُثنَ عهدهنَّ ولمايرتكبن جريمةً. عورتوں نے ابھی تک اپنے عہد نہیں توڑے نہ ہی اب تک کسی جرم کا ارتکاب کیا۔

(ھ) فعل ماضی پہ کان داخل کر کے

كانت هبّت عاصفةٌ شديدٌ فی العام الماضی وأقلعتِ الأشجارَ. پچھلے سال سخت آندھی چلی تھی جس نے درختوں کو اکھاڑ دیا تھا۔

كان خرجَ ضابطُ الشّرطةَ للإستِرواحِ على متنِ الفرس. پولس آفیسر گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر ہوا خوری کے لئے نکلا تھا۔

كان رسب بعضُ الطلبةِ من هذا الفصلِ فی العام الماضی. پچھلے سال اس سیکشن کے بعض طلبہ ناکام ہوئے تھے۔

كناصعدناإلى منارةِ قطبٍ وبقيناهناك ربع ساعةٍ . ہم قطب مینار میں چڑھے تھے اور وہاں پندرہ منٹ تک رہے تھے۔

كنتم قرعتُم الباب وأردتم زيارتی ولكنني كنتُ غائباً. تم لوگوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا اور مجھ سے ملنا چاہا تھا لیکن میں غائب تھا۔

(و) زمانہ ماضی میں استمرار، تجدد اور عادت کو بتانے کے لیے مضارع پر کان داخل کر کے۔

كانت تُستعملُ الأوانی الفُخّاريّةُ فی قديم الزمان . پرانے زمانے میں مٹی کے برتن استعمال کئے جاتے تھے۔

كان الناسُ يئدون البنات قبل الاسلام. لوگ اسلام سے پہلے لڑکیوں کو دفن کر دیتے تھے۔

عربی	اردو
كُنتنَّ تسمعن دروس القرآن أُسبوعياً قبل سنتين .	تم عورتیں دو سال قبل ہر ہفتے قرآن کا درس سنا کرتی تھیں۔
كان الجيشانِ يتحاربان للإستيلاءِ على المدينةِ .	دونوں فوجیں شہر پہ قبضہ کرنے لئے جنگ کر رہی تھیں۔
كان أوائل المسلمين يُضطهدون بدخولهم في الإسلام.	اوائل مسلمین اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بنائے جاتے تھے۔

(ز) کان کے ذریعہ جملہ اسمیہ کے ساتھ۔

عربی	اردو
كان أحمدذاهباالى المدرسةِ فمابالهُ لم يذهبْ .	احمد تو مدرسہ جاتا تھا تو پھر کیا ہوا کہ نہیں گیا۔
كانت المشروعاتُ الإنمائِيَّةُ مفيدةً للغايةِ لو تَمَّتْ.	ترقیاتی منصوبے حد درجہ مفید تھے کاش کے پورے ہو گئے ہوتے۔
كان القلبُ مِن هواهُ يذوبُ من كمدٍ.	اس کی محبت میں دل سوزش سے پگھلا کرتا تھا۔
كان المجرمون المشبوهون تحت رقابةِ الشرطةِ .	مشتبہ مجرمین پولس کی نگرانی میں تھے۔
كانت الشمسُ المشرقةُ تَشِعُّ أنوارُها في الغرفةِ.	چمکدار سورج کی کرنیں کمرے میں پھیل رہی تھیں۔

أساليبُ صيغِ الحالِ

(اَلف) فعل مضارع کی شکل میں

عربی	اردو
يصفُ الطبيبُ الدواءَ للمريضِ الآن و تُجهِّزُ له الممرِّضةُ الغرفةَ.	ڈاکٹر مریض کے لئے اس وقت دوا لکھ رہا ہے اور نرس اس کے لئے کمرہ تیار کر رہی ہے۔

يتحاربُ الجيشانِ منذُ ثمانيةِ أعوامٍ، و يتصالحانِ منذُ ستةِ أشهرٍ.	دونوں فوجیں آٹھ برسوں سے جنگ کر رہی ہیں اور چھ مہینے سے صلح کر رہی ہیں۔
قد إمتلأتْ خزّانةُ الماءِ منذُ ربعِ ساعةٍ، و منذُ تلك اللحظةِ يطفحُ الماءُ.	پندرہ منٹ سے پانی کی ٹنکی بھر چکی ہے اور تب سے پانی بہ رہا ہے۔
طلبَ رئيسُ الجامعةِ التلاميذَ الراسبين، و يؤنّبهم على تكاسلهم.	یونیورسیٹی کے چانسلر نے فیل ہونے والے طلباء کو طلب کیا اور ان کو ان کی سستی پر ڈانٹتے رہے۔
إستراح الصانعُ بُرهةً و يشتغلُ الآن لإنجازِ عملِه.	کاریگر نے تھوڑی دیر آرام کیا اب وہ اپنے کام کو پورا کرنے میں لگا ہوا ہے۔

(ب) اسم فاعل (خبر) کی شکل میں

القرويّانِ عاملانِ في الحقلِ، و أنا متفرّجٌ على رؤيةِ الحقولِ الخضراءِ.	دو دیہاتی کھیت میں کام کر رہے ہیں اور میں ہرے بھرے کھیتوں کے مشاہدے سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔
الطلبةُ ماشون على أطرافِ أصابعِ أقدامهم مخافةَ يقظةِ المشرفِ.	طلبا نگراں کے بیدار ہونے کے ڈر سے اپنی انگلیوں کے بل چل رہے ہیں۔
السفينةُ سائرةٌ هُوَينى خشيّةَ غرقها و ضياعَ متاعها.	کشتی ڈوبنے اور سامان کے برباد ہو جانے کے ڈر سے دھیرے دھیرے چل رہی ہے۔
الأُمُّ الحنونُ خائفةٌ على ولدها بإصابتهِ الحمّى.	ممتا اپنے بچے کے بخار میں مبتلا ہو جانے سے ڈر رہی ہے۔
هم مواصلون في بذلِ جهودهم لإنهاءِ العملِ في أقربِ وقتٍ ممكنٍ.	لوگ کام کو جلد سے جلد پورا کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

(ج) اسم فاعل حال کی شکل میں

شاهدتُ القروييينِ عاملينِ فی الحقلِ، و أنا متفرّجٌ على رؤيةِ الحقولِ الخضراءِ.
میں نے دو دیہاتیوں کو دیکھا اس حال میں کہ وہ کھیت میں کام کر رہے ہیں اور میں ہرے بھرے کھیتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔

يختفى التلاميذُ ماشين على أطرافِ أصابعِ أقدامهم مخافةَ يقظةِ المشرفِ.
نگراں کے بیدار ہو جانے کے ڈر سے طلبا اپنی انگلیوں کے بل چل کر چھپ رہے ہیں۔

تجرى السفينةُ سائرةً هُوَينیٰ خشيةَ غرقها.
ڈوبنے کے ڈر سے کشتی دھیرے دھیرے چل رہی ہے۔

أرى الأمَّ الحنونَ خائفةً على ولدها بإصابتهِ الحمّى.
میں ممتا کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنے بچے کو بخار میں مبتلا پا کر ڈر رہی ہے۔

يبذلون جهودهم مواصلين لإنهاءِ العملِ فی أقربِ وقتٍ ممكنٍ.
لوگ جلد سے جلد کام پورا کرنے کے لئے پیہم اپنی محنتیں صرف کر رہے ہیں۔

أساليبُ صيغِ المستقبلِ

(الف) س اور سوف کے ذریعہ

سنزورُ الكعبةَ المشرّفةَ هذا العامَ مع وفدٍ من كبارِ العلماءِ.
اس سال ہم علمائے عظام کے ایک وفد کے ساتھ خانہ کعبہ کی زیارت کریں گے۔

سيمنحنی عمّی جائزةً ثمينةً إن حصلتُ على الدرجةِ الممتازةِ فی الإمتحانِ.
اگر میں نے امتحان میں اعلی نمبرات سے کامیابی حاصل کی تو میرے چچا مجھے ایک قیمتی انعام دیں گے۔

سوف توزعُ الجوائزُ بين العمّالِ جزاءَ جهودهم المخلصةِ فی حفلةٍ.
مزدوروں کے درمیان ان کی مخلصانہ محنت کے صلے میں ایک جلسے میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

سوف لا ترتدعُ الصهيونيةُ عن مخططاتهم الإجرامية ضدَّ المواطنين الفلسطينيين.

صہیونیت فلسطینی اہلِ وطن کے خلاف اپنی مجرمانہ سازشوں سے باز نہ آئے گی۔

(ب) حروف ناصبہ کے ذریعہ

والذی أطمع أن یغفرَ لی خطیئتی یومَ الدینِ.

اور جس سے مجھے امید ہے کہ وہ روزِ جزاء میرے گناہوں کو بخش دے گا۔

یودُّ الشعبُ المسلمُ الهندیُّ أن یتقدَّم زعماؤهم لتوجیههم .

ہندوستان کے مسلمان چاہتے ہیں کہ اُن کے رہنما اُن کی رہنمائی کے لئے آگے بڑھیں۔

لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا.

نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔

فرددناهُ الی أمهِ کی تقرَّ عینُها ولا تحزنْ.

پس ہم نے اس کی ماں کی طرف واپس بھیجا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کریں۔

لا تحسبِ المجدَ تمراً انت آکله لن تبلغ المجد حتی تلعق الصبر.

تم مجد و شرف کو کھجور نہ سمجھو جسکو تم کھا جاؤ تم ہرگز مجد و شرف کو پا نہیں سکتے تا آنکہ تم صبر کو نہ چاٹو (یعنی صبر کا ذائقہ نہ لو)۔

لا تقرأْ فی النور الضئیلِ کی لا یضعُفَ بصرُکَ.

تم دھیمی روشنی میں نہ پڑھو تاکہ تمہاری نگاہ کمزور نہ ہو۔

أرجو أن ألقاک یوم الإجازةِ الآتیة ، اذتَبُشَّ بمجیئی.

مجھے امید ہے کہ آنے والی چھٹی میں میں آپ سے ملوں گا تب آپ میرے آنے سے خوش ہوں گے۔

إذن واللهِ نرمیهم بحرب تُشیبُ الطفلَ من قَبلِ المَشیبِ.

تب تو ہم بخدا ان پر جنگ کی تیر چلائیں گے جو بڑھاپے سے پہلے ان کے بچوں کو بوڑھا بنا دے گی۔

(ج) ادوات شرط جازمہ کے بعد

من يعملْ مثقالَ ذرّةٍ خيراً يرهُ	پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔
من يَسْهَرِ الليالى يَجِدِ المعالى .	جو راتوں کو جاگے گا وہ بلندیوں کو پائے گا۔
و ما تقدّموا لأنفسكم من خيرٍ تجدوهُ عندَ الله.	تم اپنے آپ کے لئے جو بھلائی بھی پیش کرو گے اسے اللہ کے حضور پاؤ گے۔
ما تَنْبُتْ من غرسِ اليومَ تَجدْ ثمرتَهُ عليهِ غداً.	آج جو بھی پودا تم لگاؤ گے اس کا پھل کل کو پاؤ گے۔
مهما تتمرَّنْ علىٰ الخطابةِ يقوَ ربطُ جأشک.	تم تقریر کی مشق جس قدر کرو گے تمہاری ہمت بندھے گی۔
و أنکِ مهما تأمرى القلبَ يفعلْ.	تم دل کو جب بھی حکم کرو گے وہ کرے گی۔
إن تُوَقِّرْ كبارَک ، يُوَقِّرْک صغارُک.	اگر تم اپنے بڑوں کی عزت کرو گے تو چھوٹے تمہاری عزت کریں گے۔
إن تزرْ مريضاً يوماً، فلا تُطِلْ بقائَک فيه.	اگر تم کسی دن کسی مریض کی عیادت کرو تو اس کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو۔
أىّ جهةٍ تذهبُ اليوم، تجدْ منكراً و دعارةً	تم آج جس رخ پر چلے جاؤ منکرات اور بے حیائی دیکھو گے۔
أىُّ نفعٍ منک يستفدِ الناسُ به يُثْنُوا عليک دائماً.	تم سے لوگ جو بھی فائدہ اٹھائیں گے تمہاری وہ ہمیشہ تعریف کریں گے۔
أنا ابنُ جلا و طلاّعِ الثنايا متى أضعِ العمامةَ تعرفونى.	میں جلا کا فرزند اور گھاٹیوں کا روندنے والا ہوں، جس وقت پگڑی اتار (چہرہ کھول کر) دوں گا تم مجھے پہچان لو گے۔

متی تکن لیّنَ الجانب یکثرْ محبُّوک
جب بھی تم نرم خو ہو گے تمہارے چاہنے والے زیادہ ہوں گے۔

أیّان تُنادِینی فی مُلِمَّةٍ أُلبیّک.
جب بھی تم ہمیں کسی مصیبت میں بلاؤ گے میں تمہاری آواز پر لبیک کہوں گا۔ا

أیّان نُؤمّنْک تأمنْ غیرنا وإذا لم تُدرکِ الأمنَ منّا لم تزل حذرا
جب بھی ہم تمہیں امان دیں گے تم دوسروں کے شر سے محفوظ رہو گے، اگر تمہیں ہماری طرف سے امان نہ ملے تو ہمیشہ حالت خوف میں رہو گے۔

أینما تکونوا یدرکْکم الموتُ .
تم جہاں کہیں رہو گے موت تم کو پکڑ لے گی۔

أین یقصدُ الضیفُ فی أنحاءِ المدینةِ، یجدْسیّارتی یحملُهُ.
مہمان جہاں کہیں شہر میں جائے گا ہماری گاڑی کو اپنی خدمت کے لئے پائے گا۔

کیفما تُعاملِ الناسَ یعاملوک.
تم لوگوں کے ساتھ جیسا معاملہ کرو گے لوگ تم سے ویسا ہی معاملہ کریں گے۔

کیفما یولدُ الناسُ یقدّرِ اللهُ لهم الأرزاقَ.
جس طرح سے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اللہ ان کی روزی مقدر کرتا رہے گا۔

حیثما ینزلُ أبوک یلقَ الحفاوةَ والإکرامَ.
تمہارے والد جہاں کہیں جائیں گے عزت واکرام پائیں گے۔

حیثمَا تعِشْ مُجدّاًتَجدْ باب النجاح مفتوحاً أمامک.
جہاں کہیں محنتی بن کر رہو گے اپنے سامنے کامیابی کا دروازہ کھلا پاؤ گے۔

أنّی تُشاهدْدُخاناًتَجدْ ناراً.
جہاں کہیں دھواں دیکھو گے آگ پاؤ گے۔

أنّی ترَ صورةً لرئیسِ جمهوریةٍ تَجدهُ اصلعَ.
جہاں کہیں صدر جمہوریہ کی تصویر دیکھو گے اُس کی چُندیا صاف پاؤ گے۔

(د) نون ثقیلہ ونون خفیفہ کے ذریعہ

لأُقطّعنَّ أيديكم وأرجلكم من خلافٍ ثمّ لأُصلّبنّكم أجمعين. (الاعراف)	میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا، پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔
انّ المسلمينَ لَيُجاهدُنَّ فی الدفاع عن أعراضهم.	یقیناً مسلمان اپنی عزت وناموس کے لئے کوشاں رہیں گے۔
أنتما لتؤيِّدانِّ سدادَ فكری عن قريبٍ.	تم دونوں جلد ہی ہماری اصابت رائے کی تائید کرو گے۔
لتتركُنَّ مشاهدةُ الأفلام آثارَها السيئةَ.	فلم بینی ضرور اپنے غلط اثرات چھوڑے گی۔

(ھ) لامِ اَمر اور لاءِ نہی کے ذریعہ

مَن كانَ يرجُولقاءَ رَبِّهِ فليعمل عملاً صالحاً.	جسے اپنے رب کے حضور پیشی کی امید ہو چاہئے کہ عمل صالح کرے۔
لِيبتَهِجُ الأتقياءُ بمابشَّرهم اللّٰهُ.	اہل تقویٰ کو اللہ کی بشارتوں سے خوش ہونا چاہئے۔
لِتَنبعِ العولَمَةُ من عالميّةِ الاسلامِ ونظامِهِ الأشملِ.	گلوبلائزیشن کو [illegible]لام کی عالمگیریت اور اس کے ہمہ گیر نظام کے تصور سے ابھرنا چاہئے۔
ليمضِ المسلمون الأن واثقينَ علی حضارتهم الاسلاميةِ.	مسلمانوں کو اب اپنی اسلامی تہذیب پر اعتماد کر کے آگے بڑھنا چاہئے۔
لِيبكِ علی الاسلام من كان باكياً فقد تُركتْ أركانهُ ومعالِمَهُ	جسے رونا ہو اسے اسلام پہ آنسو بہانا چاہئے کہ اس کے ارکان اور نشاناتِ منزل ترک کردئے گئے ہیں۔
لايتّخِذِ المومنونَ الكافرينَ أولياءَ من دُونِ المومنين.	اہل ایمان کو مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنانا چاہئے۔

ولایَتهِج قلبُکَ إن اصابَ عدوَّک من مُصیبةٍ	تمہارے دشمن کو کوئی مصیبت لاحق ہوتو تمہیں خوش نہ ہونا چاہیے۔
لاتصحبِ اللئاما، ولاتُهِنِ الکراما	لئیموں کی صحبت نہ اختیار کرو، شریفوں کی
لاتُکثرِ الکلامَا، ولاتُرهِبِ الحِماما	اہانت نہ کرو، زیادہ باتیں نہ کرو، موت سے
لاتقتنعْ باللونِ، فذاک أصلُ الهُونِ	خوف نہ کھاؤ، حقیر وکم تر پر راضی نہ ہوجاؤ، کہ اصل رسوائی وذلت یہی ہے

(و) فعل امر کے ذریعہ:

نشّطوا هِمَمَ الأجیالِ الناشئةِ و لا تثبّطوهم.	نوخیز نسلوں کے عزائم دو بالا کرو اور ان کو پست ہمت نہ بناؤ۔
إطّلِعوا علی تعالیمِ الإسلامِ فی الحیاةِ الزوجیةِ السعیدةِ.	کامیاب ازدواجی زندگی کی بابت اسلامی تعلیمات سے باخبر رہو۔
جاهدوا بأموالکم و أنفسکم لإستردادِ حقوقکم المغصوبةِ.	اپنے غصب شدہ حقوق کی بحالی کے لئے جان ومال سے جہاد کرو۔
هل تذهبُ وحیداً فی هذا اللیلِ المُدْلَهِمِّ.	کیا اس تاریک رات میں تم تنہا جاؤ گے۔
هل یسمعَنّ النضرُ إن نادیتهُ أم کیف یسمعُ میتٌ لا ینطقُ	اگر تم آواز دو تو کیا نضر سن سکے گا؟ وہ مردہ کیسے سن سکتا ہے جو بات نہ کرسکے۔

(ج) مستقبل پر دلالت کرنے والے الفاظ مثلاً، غدا ، بکرة ، بعد الغد ، بعد البکرة ، الیوم القادم / المقبل ، الآتی اور فی المستقبل وغیرہ الفاظ کے ذریعے بھی مستقبل کے صیغے لائے جاتے ہیں۔

صيغ التمني والترجي والقدرة والاحتمال والشروع

(الف) تمنّا اور امید و آرزو کے لئے:

لعلَّ اللهَ يُحدثُ بعد ذلك أمراً.	شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کردے۔
ليتَ الشبابَ يعودُ يوماً.	کاش جوانی کسی دن لوٹتی۔
أسربَ القطا هل تُعِيرُ جناحك لعلِّي إلى من قد هويتُ أطيرُ	اے قطا پرندے کا غول! کیا تو اپنا پر عاریت دے گا؟ شاید کہ میں اپنے محبوب کے پاس اڑ کر چلا جاؤں۔
حرى الكربُ أن ينفرجَ.	امید ہے کہ مصیبت چھٹ جائے۔
اخلولقَ الضبابُ أن ينقشعَ.	امید ہے کہ کہر چھٹ جائے۔
اشتدَّ الغلاءُ فعسى اللهَ أن يُخَفِّفَ حِدَّتَهُ.	مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے امید ہے کہ اللہ اس کی تیزی میں کمی کردے۔

(ب) کسی عمل میں قربت کو بتانے کے لیے:

كادتْ الشمسُ تُشرقُ الدنيا.	سورج دنیا کو منور کیا چاہتا ہے۔
كرب الشتاءُ ينقضي.	سردی ختم ہونے کو ہے۔
أوشكتِ المدارسُ أن يبتدأ عامَها الدراسِيَّ الجديدَ.	مدارس کا نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔

(ج) امکان واحتمال کے اظہار کے لیے ذیل کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں: **أمكن، ما يمكن، ممكن، من الممكن، يرجىٰ، مرجوا، من المرجو، يتوقع، من المتوقع، متوقعا،** اور **يبدو، يُرى** وغیرہ۔

(د) افعال شروع کے لئے

أنشأَ الشجاعُ يتقدَّمُ الى النفقِ.	بہادر سرنگ کی جانب بڑھنے لگا۔
طفقَ الجيشانِ يقذفانِ القنابلَ.	دونوں فوجیں بمباری کرنے لگیں۔
علِقَ الأطفالُ يبكون بالجوعِ .	بچے بھوک سے رونے لگے۔
جعلَ إنتماءُ الناسِ الى الإسلامِ يزدادُ .	لوگوں کی اسلام سے وابستگی بڑھنے لگی۔
آخذتِ الأزهارُ تتفتحُ.	پھول کھلنے لگے۔
قامتْ الشمسُ تغربُ وراءَ البحارِ .	سورج سمندروں کے پرے ڈوبنے لگا۔
هلهلتِ القاذفاتُ تُرسلُ النيران.	بمبار جہاز شعلے اگلنے لگے۔
هبَّ الديكُ يصيحُ.	مرغ بانگ دینے لگا۔
بدأتِ الأرضُ تخضرُّ.	زمین ہری بھری ہونے لگی۔

(ہ) قدرت واستطاعت کے لئے

۱.لم يستطعْ الملّاحون أن يُنْقِذُوا جميعَ الركّابِ من الغرقِ.	ملّاح تمام مسافروں کو ڈوبنے سے نہیں بچا سکے۔
۲.ما كان فى إستطاعةِ الملّاحين أن يُنقذوا جميعَ الركّابِ من الغرقِ.	۳.لم يقدر الملاحون أن ينقذوا جميع الركاب من الغرقِ.
۴. ما كان فى قدرةِ الملاحين أن ينقذوا جميع الركاب من الغرق .	۵.لم يكن فى قُدرةِ الملاحين أن ينقذوا جميع الركاب من الغرقِ .
۶.لا يُمكن للملاحين أن ينقذوا جميع الركاب من الغرق.	۷.ما كان فى وُسْعِ الملاحين أن ينقذوا جميع الركاب من الغرق.
۸.و كذا ما تمكَّن الملاحون ...... و لم يتمكَّنْ الملاحون	ان سارے ہی جملوں کے ترجمے یکساں ہیں۔

أسلوب التاكيد

(الف) قد کے ذریعہ

قد طلبوا منك المساعدةَ الماليَّةَ فلا تُخَيِّبْهم في رجائهم.
یقیناً انہوں نے آپ سے مالی امداد کا مطالبہ کیا ہے لہذا انہیں نامرادنہ کریں۔

(ب) إنَّ کے ذریعہ

إنَّ أوضاعَ العالمِ الإسلامي لَمُحْزِنةٌ للغايةِ.
یقیناً عالم اسلامی کے احوال حد درجہ المناک ہیں۔

(ج) لام ابتداء کے ذریعہ

و إنّي لَقوَّالٌ لِذِي البَثِّ مرحباً و أهلاً إذا ما جاء من غيرِ مَرْصَدِ
میں رنجیدہ شخص کو بار بار خوش آمدید کہتا ہوں جب وہ انتظار کے بغیر آتا ہے۔

(د) لن کے ذریعہ

لن تنالوا البرَّ حتّى تنفقوا ممّا تحبون.
جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہ کروگے ہرگز بھلائی نہ پاؤگے۔

(ھ) نون ثقیلہ کے ذریعہ

لأستسهلنَّ الصعبَ أو أدرك المُنَى.
میں ضرور دشواری کو آسان سمجھ لوں گا تا آنکہ میں اپنی آرزو پالوں۔

(و) حرف تنبیہ کے ذریعہ

ألا إنَّ علاقةَ الإسلامِ بالحربِ كالعمليَّةِ الجرَّاحيةِ.
لوگوسنو، جنگ سے اسلام کا تعلق ایسا ہے جیسے آپریشن۔

(ز) قسم کے ذریعہ

و العصرِ إنَّ الانسانَ لفی خُسْرٍ. زمانے کی قسم یقیناً انسان خسارے ہی میں ہے۔

(ح) حرف استثناء کے ذریعہ

ما کان حدُّ شاربِ الخمْرِ إلّا أربعین سوطاً. شراب پینے والے کی حد ابتدائے اسلام میں ۴۰ کوڑے تھی۔

(ط) مامشابہ بلیس کی خبر باز ائدہ داخل کر کے

فما الحداثةُ عن حِلمٍ بمانعةٍ. نوعمری بردباری کے لئے قطعاً مانع نہیں ہے،
قد یُوجدُ الحلمُ فی الشبّانِ و الشِّیَبِ کبھی کبھی نوجوانوں اور بوڑھوں میں بردباری پائی جاتی ہے۔

(ی) إنَّ کی خبر پہ لام تاکید داخل کر کے

و إنیّ لصبّارٌ علی ما یَنُوبُنی جو مصیبت مجھے لاحق ہوتی ہے اس میں
و حسبُک أنَّ الله أثنی علی الصبرِ بہت زیادہ صبر کرتا ہوں، بس اتنا کافی ہے کہ اللہ نے صبر کی تعریف فرمائی ہے۔

(ک) مزید فیہ کے اوزان کے ذریعہ

ما لکم إذا قیلَ لکم انفِروا فی سبیلِ اللّٰہِ إثّا قلْتُم الی الأرضِ. تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کے راستے میں کوچ کرو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔

(ل) أمّا شرطیہ کے ذریعہ

أمّا المؤمناتُ فقد اجتمعن فی قاعةِ المحاضراتِ. جہاں تک عورتوں کا معاملہ ہے تو وہ لکچر ہال میں پہنچ چکی ہیں۔

(م) ضمیر فصل کے ذریعہ

أقبلت الطائرةُ تحوم هی فوق رؤوس الجبال. جہاز ہی پہاڑوں کی چوٹیوں پہ منڈلانے لگا۔

(ن) تکرار کے ذریعہ

و جعلنا نومکم سباتا، و جعلنا الليلَ لباساً، و جعلنا النهارَ معاشاً.

اور ہم ہی نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا، اور رات کو ہم نے پردہ بنایا، اور دن کو ہم نے وقتِ روزگار بنایا۔

(س) تقدیم وتاخیر کے ذریعہ

إيّاک نعبدُ و إيّاک نستعينُ.

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہاتے ہیں۔

(ع) شرط وجزاء کے ذریعہ

مهما تَتحمَّسِ الأحزابُ الهندوسيةُ المتطرّفةُ فی بناءِ معبدِ راما يزدِ التوتُّرُ بين المواطنين.

جس قدر انتہا پسند ہندو پارٹیاں رام مندر کی تعمیر مین سرگرمی دکھائیں گی اسی قدر اہل وطن کے مابین کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔

(ف) ضمائر اور اسم موصول کے ذریعہ

أمريكا هی التی قامت بتغذيةِ الأرهابيَّةِ و الأرهابيين.

وہ امریکا ہی ہے جس نے دہشت گردی اور دہشت پسندوں کی نشو ونما کی ہے۔

(ص) لمّا کے ذریعہ

لمّا يَقْضِ الرجلُ دَيْنَهُ مع مُضِیّ الأجل و لمّا يحدِّدْ موعداً.

اب تک آدمی نے مدت گزر جانے کے باوجود اپنا قرض ادا نہیں کیا، نہ ہی اب تک کسی وقت کی تعیین کی۔

(ق) مفعول مطلق کے ذریعہ

حزنتِ البُنيّاتُ بإصابةِ أبيهنَّ فی الإضطراباتِ الطائفيَّةِ حزناً بالغاً.

چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اپنے باپ کے فرقہ وارانہ فسادات میں کام آجانے سے بہت ہی زیادہ رنجیدہ خاطر ہوئیں۔

(ر) تاکید کے الفاظ کے ذریعہ

اجتمعتْ شاعراتُ العربِ جميعاً، جميعُهنَّ، كلُّهنّ، كلُّها، أجمعُ، أكتعُ، أبصعُ فى ندوةٍ أدبيَّةٍ

تمام کی تمام عرب شاعرات ایک ادبی کنونشن میں اکٹھا ہوئیں۔

أسلوب النفی

(ا) لا نافیہ کے ذریعہ

لايأمنُ العجولُ من العثارِ

جلد باز ٹھوکر کھانے سے نہیں بچ پاتا۔

(ب) لا نہی کے ذریعہ

لاتضايقُوا أحداً من إخوانكم ولاتشاجروهم.

اپنے ساتھیوں میں کسی کو پریشان نہ کرو نہ ان سے جھگڑا کرو۔

(ج) لاءِ نفی جنس کے ذریعہ

لاراكبَ طائرةٍ موجودٌ فى صالةِ الإنتظارِ.

ویٹینگ ہال میں کوئی مسافر موجود نہیں ہے۔

(د) لم کے ذریعہ

لم يرتكب هؤلاءِ المُتّهمُونَ أىَّ جريمةٍ بالفعلِ.

ان ملزمین نے عملاً کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔

(ه) لمّا کے ذریعہ

زار التلاميذُ متحف البلد ولمّا يرجعُوا.

طلبہ شہر کی میوزیم دیکھ چکے ہیں اور اب تک نہیں لوٹے۔

(و) لن کے ذریعہ

لن أخضعَ أمام الطغاةِ الظالمينَ ولن أرضَ بالحياةِ المُنافيةِ للإسلامِ.

سرکش ظالموں کے سامنے میں ہرگز نہ جھکوں گا اور اسلام مخالف زندگی پہ کبھی راضی نہ ہوں گا۔

(ز) ما کے ذریعہ

ماأحلّ اللّٰهُ الربوا وماحرّم البيعَ. — اللہ نے سود کو نہ حلال کیا ہے نہ خرید وفروخت کو حرام۔

(ح) لیس کے ذریعہ

لستَ مواظباً على الصلواتِ فَطُرِدْتَ من المدرسةِ. — تم نمازوں کے پابند نہ رہے تو مدرسے سے نکالے گئے۔

ماكنتم مُجِدّين في أشغالكم. — تم لوگ اپنے کاموں کو لگن سے نہیں کرتے تھے۔

لامسلمٌ هنديٌّ مهاجراً إلى باكستان. — کوئی ہندوستانی مسلمان پاکستان جانے والا نہیں ہے۔

فنادوا ولاتَ حين مناصٍ. — انہوں نے ہر چند چیخ وپکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔

(ی) غیر وأخواتها کے ذریعہ

ينقصُ كلُّ شيئٍ بالإنفاق غيرُ العلمِ. — علم کے علاوہ ہر چیز خرچ کرنے سے گھٹتی ہے۔

ألا كلُّ شيئٍ ماخلا اللّٰهِ باطلٌ ٭ وكلُّ نعيمٍ لامحالةَ زائلُ — خبر دار ہر چیز اللہ کے علاوہ بے حقیقت ہے اور ہر نعمت یقینی طور پر ختم ہو جانے والی ہے۔

ولاتقولوا على اللّٰهِ إلا الحق. — اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو۔

(ک) دونَ کے ذریعہ

لايسُّرني شيئٌ دونَ نُهُوضِ الأمّةِ وصحوتِها الإسلاميةِ من جديدٍ. — امت کی نشأۃ ثانیہ اور اسلامی بیداری کے علاوہ کوئی چیز میرے لیے مسرت بخش نہیں ہو سکتی۔

(ل) إن نافیہ کے ذریعہ

ماإن رأيتُ ولاسمعتُ بمثلهِ دُرّاً يعودُ على الحياء عقيقا — میں نے محبوب کے مانند کوئی موتی ایسی نہیں دیکھی جو شرم وحیا سے سرخ پتھر نظر آئے۔

أسلوب الاستفهام

(الف) أَ کے ذریعہ

أسافر أبوک أم عمّک؟ — تمہارے باپ سفر پہ ہیں یا تمہارے چچا؟

أتحتقِرُ علّياً وهو شُجاعٌ باسلٌ؟ — کیا تم علی کی تحقیر کرتے ہو حالانکہ وہ بہادر ہے۔

أإن رئيس الوزراءِ زائرٌ هذه البلدة؟ — کیا وزیر اعظم اس شہر میں آرہا ہے؟

أجئتَ راكباً على الدراجةِ الناريَّةِ أم ماشيا بالرجلِ؟ — کیا تم موٹر سائیکل پہ آئے ہو یا پیدل چل کر؟

(ب) هل کے ذریعہ

هل قرأتَ شيئاً من العلومِ العقليّةِ؟ — کیا تھوڑا بہت عقلی علوم پڑھا ہے؟

هل الناسُ متفقون على هذا القرارِ؟ — کیا لوگ اس قرارداد سے متفق ہیں؟

هل يستوي الأعمىٰ والبصير؟ — کیا اندھا اور بینا دونوں برابر ہیں؟

هل من خالق غير الله؟ — کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی پیدا کرنے والا ہے؟

(ج) ما کے ذریعہ

ماهذه التّماثيل التي أنتم لها عاكفون؟ — یہ مورتیں کیسی ہیں؟ جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو۔

فعلامَ يلتمسُ العدوُّ مساءَتي
من بعدما عرفَ الخلائقُ شأني

کس بنیاد پر دشمن میری برائی کے درپے ہے بعد ازاں کے مخلوق میری حقیقت سے واقف ہو چکی ہے۔

(د) مَن کے ذریعہ

بمن يثقُ الإنسانُ فيما ينوبُه
من أين للحرِّ الكريمِ صِحاب

مصائب میں انسان کس پر اعتماد کرے اور شریف انسان کے دوست کہاں؟

(ہ) متی کے ذریعہ

متی قُتِل عمرُ شهیداً؟ ومتی تولّی الخلافةَ عثمانُ؟

حضرت عمرؓ کب شہید کئے گئے؟ اور حضرت عثمان نے زمام خلافت کب سنبھالی؟

(ز) کیف کے ذریعہ

وکیف أخاف الفقرَ أو أُحرَمُ الغنی ورأیُ أمیرِ المؤمنین فیَّ جمیلُ

میں فقر سے کیسے ڈروں یا مالداری سے کیونکر محروم رکھا جاؤں جبکہ امیر المومنین کا خیال میری بابت بہت عمدہ ہے؟

(و) أین کے ذریعہ

أین شرکائُکم الذی کنتم تزعمون؟

تمہارے وہ شرکا جن کے معبود ہونے کا تم دعوی کرتے تھے کہاں گئے؟

(ط) أنی کے ذریعہ

یامریمُ أنّیٰ لک هذا؟

اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

(ی) کم کے ذریعہ

کم لبثتُم قالوا لبثنا یوماً أو بعض یومٍ؟

تم کتنی مدت ٹھہرے رہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔

(ک) أی کے ذریعہ

أی الفریقین خیرٌ مُقاماً وأحسنُ ندیّاً.

دونوں جماعتوں میں کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟

(ل) هلّا کے ذریعہ

هلا کانتْ هذه القریةُ الظالمُ أهلها تابتْ عن کفرِها؟

اس بستی کے ظالموں نے کفر سے توبہ کیوں نہیں کیا؟

(م) لوما کے ذریعہ

لوما تأتینا الملائِکةُ إن کنتَ من الصادقین؟

اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کے کیوں نہیں لاتا؟

(ن) لولا کے ذریعہ

رَبِّ لولا أخَّرْتنی إلاأجلٍ قریبٍ؟ اے میرے پروردگار مجھے تو نے تھوڑی مہلت کیوں نہیں دی؟

أسلوب الامر والنهى

(الف) فعل امر کے ذریعہ

جنّبوا الشبابَ المسلم عن الإستهتارِ فی الغیّ. نوجوانانِ اسلام کو گمراہی میں ڈوبے رہنے سے بچاؤ۔

(ب) مضارع مجزوم بلام الأمر کے ذریعہ

فمن شاءَ فلیبخلْ ومن شاء فلیجُدْ. جو چاہے بخل برتے جو چاہے سخاوت کرے۔

(ج) اسم فعل امر کے ذریعہ

أرونی بخیلاً طال عمراً ببُخلِهِ وهاتوا کریماً مات من کثرةِ البذْلِ

ہمیں وہ بخیل دکھلاؤ جس کی عمر بخل کی وجہ سے لمبی ہوگئی ہو یا وہ سخی لاؤ کہ انفاق کی کثرت سے مرگیا ہو۔

(د) مصدر قائم مقام فعل امر کے ذریعہ

فصبراً فی مجالِ الموتِ صبراً فمانیلُ الخلودِ بمُستطاعٍ

موت کے راستے میں خوب صبر سے کام لو کہ ہمیشگی کی زندگی ناممکن ہے۔

أحرف الجواب

(الف) نعم کے ذریعہ

أیُغادرُ الحجاجُ المطارَ الدولی إلی جدّةَ الیوم؟ کیا حجاج آج انٹرنیشنل ائیرپورٹ سے جدہ روانہ ہوجائیں گے؟

نعم سیُغادرون الیومَ. ہاں وہ آج روانہ ہوجائیں گے۔

(ب) بلی کے ذریعہ

الستُ بربّکم؟ قالوا بلا. کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔

(ج) إی کے ذریعہ

إی وربّی انّه لهيّنٌ ضعيفٌ. میرے رب کی قسم یہ نہایت کمتر اور کمزور ہے۔

(د) کلا کے ذریعہ

كلّا لا يُمكِنُ الإتفاقُ مع إسرائيلَ مهما يتدهْورُ الوضعُ. ہرگز نہیں حالات جتنے بھی دگرگوں ہو جائیں اسرائیل کے ساتھ معاہدہ ناممکن ہے۔

(ہ) أجل اور جیر کے ذریعہ

أتُعدُّ مقالةً حولَ هذا العنوانِ؟ کیا آپ اس عنوان پہ ایک مقالہ تیار کریں گے۔

أجلْ/جير سأُعدُّ مقالةً موضوعيّةً حولَ هذا العنوانِ. ہاں میں جلدی ہی اس عنوان کے تحت ایک علمی مقالہ تیار کروں گا۔

(و) نفی کے ذریعہ

أدُعيتَ إلى مادُبَةِ الطعامِ التي هيّئتها المنظّمةُ الإسلاميّةُ؟ کیا آپ اس دعوت طعام میں مدعو ہیں جس کا اہتمام اسلامی تنظیم نے کیا ہے؟

ما دُعيتُ. میں مدعو نہیں ہوں۔

أليس لي عليك ألفا روبيّةٍ منذ سنواتٍ؟ کیا آپ کے ذمہ میرے دو ہزار روپے سالہا سال سے نہیں ہیں؟

لا، ليس لك عليَّ. نہیں! میرے ذمہ نہیں ہیں۔

أحرف التشبيه

(الف) ك کے ذریعہ

كن عاملاً مجدّاً كالنحلةِ وحذراً متيقّظاً كالغرابِ. تم شہد کی مکھی کی طرح سے محنتی کارکن بنو اور کوے کی طرح سے چالاک و بیدار مغز۔

يد المريض باردةٌ كالثلجِ ووجهُه أبيضُ كالورقِ بیمار کا ہاتھ برف کے مانند ٹھنڈا ہے اور چہرہ کاغذ کی طرح سے سفید۔

(ب) مثل کے ذریعہ

تمضغ النعجةُ طعامها مثل مضغِ البقرةِ تماماً. — دنبی اسی طرح سے اپنی غذا چباتی ہے جیسے گائے چباتی ہے۔

تضرُّ الحرارةُ الشديدةُ الصحةَ مثل البردِ القارسِ تماماً. — سخت گرمی بالکل سخت سردی کی طرح سے صحت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(ج) کأن کے ذریعہ

كأن العلمَ نورٌ و كأن الجهلَ ظلامٌ. — گویا علم ایک روشنی اور گویا جہالت ایک تاریکی ہے۔

كأن سهيلاً والنجومُ وراءَهُ صفوفُ صلاةٍ قام فيها إمامُها — گویا ستارہ سہیل اور ستارے اس کے پیچھے ایسے ہیں جیسے نماز کا امام اور اس کے پیچھے نمازیوں کی صفیں۔

اسلوب التعجب

(الف) أفعله اور أفعل به کے ذریعہ (یہ طریقہ قیاسی ہے)

۱. بنفسي تلك الأرضُ ما أطيبَ الرُّبا وما أحسنَ المصطافَ والمتربّعا — قربان جاؤں اس سرزمین پر، کس قدر پاکیزہ ہے اس کا بالائی ٹیلہ، اور کس قدر حسین ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

۲. ما أعظمَ السماءَ رفعةً وما أشدَّ إبتهاجَها، وآنقَ منظرَها — کس قدر عظیم الشان ہے آسمان کی بلندی اور کیا ہی خوب ہے اس کی دلکشی اور کیا ہی دلربا ہے اس کا منظر۔

۳. أصعبْ بالفعلِ لمن راحَهُ واسهِلْ بالقولِ على من أراد — کام کا کرنا کیا ہی دشوار ہے کرنے والے کے لئے، اور کہنا کیا ہی آسان ہے ارادہ کرنے والے کے لئے۔

۴. أحبِبْ بأيّامِ الصبا الماضية. کتنے پیارے تھے بچپنے کے گزرے دن!

(ب) قرائن سے بعض الفاظ اور تراکیب کے اندر تعجب کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مثلاً :لله دَرُّ القائل، سبحان الله ، کیا بات کہی! بہت خوب ، لله دَرُّهُ فارساً، کیا خوب شہسوار ہے!

(ج) یالك ،یاله، یالی وغیرہ الفاظ

فیالک بحراً لم أجد فیه مشْرباً
وان کان غیری واجد افیه مسبحاً

کیا خوب ،تمہارے اس بحر بیکراں کا جس سے مجھے ایک قطرہ تک نصیب نہیں، حالانکہ دوسرے تو اس میں تیر رہے ہیں!

(د) شد (فعل ماضی)

شدَّ مایَفْتَخِرُ اللئیمُ بأصولِه. بخیل کو اپنے اصولوں پر کتنا فخر ہے!

أقاطن قوم سلمیٰ أم نووا ظعْناً
ان یظعنوا فعجیبٌ عیشُ من قطنا

سلمی کے لوگ اقامت کریں گے یا سفر کا ارادہ ہے، اگر وہ سفر کرتے ہیں تو پھر اقامت کرنے والوں کی زندگی حیرت زا ہے۔

(و) استفہام کے ذریعہ

سبحان اللّه !کیف یدّعون المساواة بین الرجلِ والمرأةِ وقد جعل اللّه بینهما فروقاً کمابین اللیل والنهارِ.

سبحان اللہ! یہ لوگ مرد وزن میں مساوات کا دعوی کیسے کرتے ہیں ،جبکہ اللہ نے ان دونوں کے درمیان ایسے امتیازات رکھے ہیں جیسا امتیازرات اور دن میں ہے؟!

(ھ) نعم، بئس ، حبذا اور افعال مدح وذم کے ذریعہ۔

نعم الولدُ البارُ، بئس الولدُ العاقُّ. فرمانبردار اولاد کیا خوب ہے !اور نافرمان اولاد کیا ہی برا ہے۔

حیاةٌ علی الضیم بئس الحیاةُ
ونعم المماتُ اذا لم نعزْ

ظلم پرمبنی زندگی کتنی بری زندگی ہے، اگر ہم عزت وقوت نہ رکھتے ہوں تو مرنا کیا خوب ہے!

نعم الفتاة فتاة هندُ لو بذلَتْ	ہندا گر سلام کا جواب زبان یا اشارے سے
ردّ التحية نُطقاً أو بإيماء	دے دے تو کیا ہی خوب دوشیزہ ہے!
حبذا الصبرُ شيمةً لإمرى را	صبر اس شخص کے لئے کیا ہی عمدہ خصلت ہے جو
مَ مجاراةَ مُولَعٍ بالمعالى	بلندیوں کے گرویدہ لوگوں کا مقابل بننا چاہتا ہے۔
ياحبذا النيل على ضوء القمرِ	چاند کی روشنی میں دریائے نیل کیا ہی خوب ہے اور
وياحبذا التاج محل ليلة البدر	چودہویں کے چاند میں تاج محل کیسا عمدہ ہے!

أسلوب القصر

(أ) نفی واستثناء کے ذریعہ

ما اقبالٌ إلَّا شاعرٌ.	اقبال صرف شاعر ہیں۔
ما شاعرٌ إلَّا اقبالٌ.	شاعر تو بس اقبال ہیں۔
وما الدهرُ إلَّا من رواةِ قصائدى	زمانہ تو صرف میرے ہی قصیدے نقل کرتا ہے،
إذا قلتُ شعراً أصبحَ الدهرُ منشدا	جب میں شعر کہتا ہوں تو دنیا گنگنانے لگتی ہے۔

(ب) إنَّما کے ذریعہ

إنَّما يخشى اللهَ من عبادهِ العلماءُ.	اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں۔
إنَّما أولادنا بيننا أكبادُنا تمشى على الأرضِ.	ہماری اولادیں ہمارے درمیان ہمارے جگر کے ٹکڑے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔

(ج) لا، بلْ اور لكن کے ذریعہ عطف کر کے

الأرضُ متحرِّكةٌ لا ثابتةٌ.	زمین گردش کرتی ہے، ٹھہری ہوئی نہیں ہے۔
ليس اليتيمُ الذى قد ماتَ والدهُ	یتیم وہ نہیں ہے جس کا باپ مر گیا ہو یتیم تو
بلِ اليتيمُ يتيمُ العلمِ والأدبِ	وہی ہے جو علم وادب کے لحاظ سے یتیم ہو۔

إنَّ الجديدينِ في طولِ إختلافهما لا يفسدانِ ولكن يفسدُ الناسُ	رات ودن کی آمد ورفت میں بگاڑ نہیں آتا، بگاڑ کا شکار تو لوگ ہوتے ہیں۔

(د) موخر کو مقدم کر کے

إيَّاك نعبُدُ و إيَّاك نستعينُ.	ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔
بك اجتمعَ الحُكمُ المبدَّدُ شملُهُ.	آپ ہی کے توسط سے ملک کی شیرازہ بندی ہوئی ہے۔
عندَ الإمتحانِ يُكرمُ الرجلُ أو يُهانُ.	آزمائش ہی کے وقت انسان باعزت ہوتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے۔

الرسالة

عناصرُ الرسالةِ

١ـ العنوان	(پتہ)	Address
٢ ـ التحيةُ و الألقابُ	(آداب والقاب)	Salutation
٣ ـ التمهيدُ/المقدّمة /الإفتتاح	(تمہید، آغاز)	Beginning
٤ ـ الغرضُ / الغايةُ	(غرض وغایت)	Purpus
٥ ـ الختام / حسنُ الخاتمةِ	(اختتامیہ)	Conclusion
٦ـ التوقيع	(دستخط)	Signature

چندوضاحتیں:

(۱) العنوان: اپنی جائے سکونت کا پتہ ہمیشہ کاغذ کے دائیں جانب لکھئے۔

(۲) التحیة : مرسل الیہ کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے مناسب آداب و القاب تحریر کیجئے۔

(۳) خط کے مقصد کو سامنے رکھ کر مناسب تمہید سے اپنی بات کا آغاز کیجئے۔

(۴) خط کے اصل مقصد کو بیان کیجئے، مگر غیر ضروری طوالت میں نہ جائیے۔

(۵) مناسب الفاظ میں چھوٹوں کے لئے پیار و محبت اور بڑوں کے لئے احترام و اکرام کے جذبات کے ساتھ اپنا خط مکمل کیجئے۔

(۶) اردو اور عربی میں خط کے بائیں جانب اپنا مکمل نام اور اس کے نیچے دستخط کیجیے۔

خطوط نویسی کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھیے۔

۱۔ مذکورہ بالا عناصر کو دھیان میں رکھ کر جچے تلے الفاظ اور موثر تعبیرات میں اپنی بات پیش کیجئے۔

۲۔ خط انسان کی شخصیت اور اس کی سلیقہ مندی کا آئینہ دار ہوتا ہے لہذا آپ اسے عمدہ سے عمدہ تر بنانے کی کوشش کیجئے۔

۳۔ خط لکھنے کا جو بنیادی مقصد ہے اسے فطری انداز میں پیش کر دیجئے اور پر تصنع و پر تکلف عبارتوں کے استعمال سے گریز کیجئے۔

۴۔ زبان کے قواعد اور املا کی غلطیوں سے اپنی خط کو پاک رکھئے، پیراگراف اور رموز اوقاف کی پابندی کیجئے اور صفائی ستھرائی سے کبھی بھی غفلت نہ برتئے۔

۵۔ جن خطوط میں سوالات پنہاں ہوں ان کے جوابات دیتے ہوے انہیں اپنے سامنے رکھیں بلکہ اہم نکات کو نشان زدہ کرلیں۔

۶۔ اپنے خط میں نہ تو ناروا احساس برتری کا اظہار کریں نہ بیجا انکساری و تواضع کا ثبوت دیں بلکہ معتدل، متوازن اور فطری ذوق ورجحان برتیں۔

الألقابُ التى تُخاطبُ بها فى الرسائلِ

مکتوب الیہ کے مقام ومرتبے کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے وہی القاب و آداب استعمال کریں جو اس کی شخصیت کے ساتھ جچتے ہوں، عقیدت میں اونچے اونچے القاب کا استعمال یا ناواقفیت میں کم تر ونامناسب الفاظ کا استعمال بھونڈے پن کا اظہار ہے ،لہذا آپ خوب سوچ بوجھ کے ساتھ القاب استعمال کریں۔ آسانی کے لئے مختلف نوع کے لوگوں کے لئے چند القاب بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ لرئیسِ الجمهوريةِ (کسی جمہوری ملک کے صدر کے لئے)

حضرةَ صاحب الفخامةِ فخرالدين على أحمد رئيس دولةِ الهند

الجمهوريةِ المحترم

عزت مآب عالی جناب فخر الدین علی احمد صدر جمہوریہ ہند

٢. للمَلِك فی مملكتهِ (کسی مملکت کے بادشاہ کے لئے)

حضرةَ صاحبِ الجلالةِ فيصل بن عبدِ العزيز آلِ سعود ملكِ المملكةِ العربيةِ السعوديةِ المعظم.

عالی جاہ حضرت والا فیصل بن عبداعزیز آل سعود شاہ مملکت عربیہ سعودیہ۔

٣. لأبناء الأُسَرِ المَلكِيةِ (شاہی خاندان کے افراد کے لئے)

حضرةَ صاحبِ السموِ ماجد بن عبدالعزيز آل سعود أمير مكه مكرمة.

صاحب سمو اعلیٰ حضرت ماجد بن عبدالعزیز آل سعود امیر مکہ مکرمہ۔

٤. للأمراء في مملكة، أو من يساويهم في رتبتهم، وهم من غير الأسرة الملكية. (کسی مملکت میں امراء یا ان کی مساوی شخصیات کے لئے جن کا شاہی خاندان سے تعلق نہ ہو):

حضرة صاحب المعالی سعادة أحمد ذکی يمانی وزير البترول المحترم.

عزت مآب جناب احمد ذکی یمانی صاحب وزیر پیٹرولیم۔

٥۔ حضرةَ صاحبِ المعالی سعادةَ عبدالله بن عبدالمحسن التركی الأمين العام لرابطة العالم الإسلامی بمكةَ المكرمةِ.

عزت مآب جناب عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی جنرل سیکریٹری رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ۔

٦۔ لرئيسِ الوزارةِ فی الدولةِ الجمهورية (جمہوری ملک کے وزیر اعظم کے لئے)۔

حضرةَ صاحب الدولةِ جوهر لال نهرو رئيسُ الوزراء لبلادِ الهند المحترم.

عالی مرتبت جناب جواہر لال نہرو صاحب وزیر اعظم ہندوستان۔

٧۔ للوزراء فی الولاياتِ (صوبوں کے وزراءِ اعلیٰ کے لئے)

حضرةَ صاحب المعالی عبدالغفور كبيرُ الوزراء لولاية بيهار المحترم.

عزت مآب جناب عبدالغفور صاحب وزیر اعلیٰ صوبۂ بہار۔

حضرةَ صاحب المعالی مفتی محمد سعید وزیر الداخلیّةِ فی الهند المحترم.

عزت مآب جناب مفتی محمد سعید صاحب وزیر داخلہ برائے ہندوستان۔

۸۔ للسفراءُ فی الدولةِ (سفراء کے لئے)

حضرةَ صاحب السعادة سفیر جمهوریة مصرُ العربیة لدیٰ الهند بنیو دلهی المحترم.

عزت مآب جناب سفیر صاحب برائے حکومت مصر نئی دہلی ہندوستان۔

۹۔ للمدراء (ڈائریکٹرس کے لئے)

سعادةَ مدیر دارلعلوم ندوة العلماء المحترم.

عالی جناب ڈائریکٹر (مہتمم) صاحب دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

۱۰۔ لکبار المفتیین، ولشیوخِ العلم (اعلیٰ پایہ کے مفتیان اور اکابر علماء کے لئے)

حضرةَ صاحب السماحةِ المفتی الشیخ عبدالعزیز بن عبدالله بن باز المحترم.

عالی مقام حضرت مفتی شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔

حضرة سماحة الشیخ العلامة ابی الحسن علی الحسنی الندوی المحترم.

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی۔

۱۱۔ للقضاة (قضاۃ اور ججوں کے لئے)

حضرة الفاضل قاضِی المحکمة العلیا.

عالی مقام جناب قاضی (جج) صاحب سپریم کورٹ۔

۱۲۔ للمُتخرجین من المدارس الدینیة الأهلیة (دینی مدارس کے فضلاء کے لئے)

فضیلة الشیخ.......... الندوی / القاسمی المحترم۔

جناب مولانا.......... ندوی / قاسمی صاحب۔

۱۳ ـ للعلماء المتخرجين من الجامعات العصرية (عصری یونیورسیٹیوں کے فضلاء کے لئے)

حضرة الأستاذ صالح آدم المحترم ـ

جناب پروفیسر صالح آدم صاحب ـ

۱۳ ـ للوالد و لأشقّاءه (والد اور چچاؤں کے لئے)

والدی المحترم. محترم والد صاحب ـ

حضرة والدی العطوف محترم المقام جناب ابو جان ـ

حَضرةَ والدی الشفوقَ محترم المقام جناب مشفق والد صاحب ـ

١٤ ـ للوالدةِ (والدہ کے لئے)

والدتی المحترمةَ. محترمہ والدہ صاحبہ ـ

والدتی الحبیبةَ. پیاری امی جان ـ

والدتی الرؤومَ. میری مہربان و مشفق امی ـ

١٥ ـ للأشقّاء الکبار (بڑے بھائیوں کے لئے)

أخی المحترمِ. جناب بھائی صاحب ـ

أخی العزیزَ. پیارے بھائی جان ـ

١٦ ـ للأشقّاء الصّغار (چھوٹے بھائیوں کے لئے)

أخی الحبیبَ. عزیز القدر ـ

للأخوانِ (دوستوں کے لئے)

صدیقی العزیزَ. پیارے دوست ـ

صدیقی الوفیّ. مخلص دوست ـ

صدیقی الحمیمَ. جگری دوست ـ

أخی الأمثلَ. میرے مثالی دوست ـ

أخي الأحبَّ. میرے مشفق دوست۔

١٨ ـ للأزواجِ (الزوجات) (بیویوں کے لئے)

زوجتي المخلصةَ. میری جان۔

زوجتي الأثيرة. میری پیاری۔

زوجتي الوفيّةَ. میری جان نثار۔

شريكةَ حياتي. میری رفیق حیات۔

روحَ حياتي. میری جانِ جاں۔

١٩ ـ للأزواجِ (شوہروں کے لئے)

زوجي الحبيبَ ـ میرے محبوب۔

زوجي الوفيَّ ـ میرے وفا شعار و مہربان۔

أملَ نفسي ـ میری جان۔

شريكَ عمري ـ میرے شریک حیات۔

٢٠ ـ للأولاد (اولادوں کے لئے)

ولدي العزيزَ ـ /إبن العزيز ـ پیارے بیٹے۔

فلذةَ كبدي ـ جان من۔

قرّةَ عيني ـ نور چشمی۔

نـمـاذج

دار العلوم ندوةُ العلماء

ص.ب ٩٣ لكناؤ

٨/١٠/١٤٢٣هـ

والدى المحترم أطال اللهُ بقائَكم

السلام عليكم و رحمةُ الله و بركاتهُ

أرجو أن تكونوا فى صحةٍ و عافيةٍ مستمرّتينِ و بعد:

انّكم ستشعرون بالابتهاجِ بأننى قد نجحتُ بالدرجةِ الممتازةِ، و حصلتُ فى جميعِ أوراقى على درجاتٍ نهائيةٍ، ولكننى أشعربأنّى قلقٌ حولَ المستقبلِ الزاهر.

ومما يزيدنى قلقاًوجزعاًفى النفسِ، أننى أرىٰ الملايينَ من الشبانِ عاطلينَ عن العملِ حيثُ يطوفون شوارع البلدِ باحثين عن وظائفَ شاغرةٍ، ربّماأنامنهم، وإننى لفى حيرةٍأن كيف أتمكَّنَ من إستصحابِ مسيرةِ الحياةِ.

لو تتطلَّبُ الحياةُ منى المزيدَ من التضحيةِ والجهدِ المضنى فأنا مستعدٌ لهاولكن كيف السبيل إليها؟

أودُّ حيناًأن أكون مدرساً،وأودُّ أن أنتمىَ إلى الدوائرِ الحكوميةِ حيناً آخر، وأودُّ أن ألتحق بجامعةٍ عصريةٍ للحصولِ على الماجستيرطوراً،إننى فى ورطةٍ و لاأعرف كيف أتخلَّصُ منها.

أرجو أن تزوّدونى بتوجيهاتكم، وتمسكوا بيدى إلى معالم الطريقِ، فأنافى موقفٍ حرجٍ شديدِ الحاجةِ إلى إرشاداتكم لأهتدىَ بهاإلى الهدفِ المنشودِ.

تحياتى لوالدتى الرَّؤوم وشقيقاتى المُحبةِ .

والسلام عليكم ورحمةُ اللّٰه وبركاته

إبنكم البار

٥٣٠/أبو الفضل إنكليو نيو دهلى

التاريخ ٩/ ١٠/ ٥٢٣

حضرةَ صاحب السعادةِ سفيرِ المملكةِ العربية

السعوديةِ المُنتدبِ فى نيو دلهى الهندالمحترم

تحيةً طيبةً، و بعد!

لقد علمتُ أنهُ توجدُ لديكم وظيفةً شاغرةً لمترجمٍ عربىٍّ قديرٍ، وأعتقدُ أنهُ بإستطاعتى أن أشغلَ تلك الوظيفةَ بالجدارةِ، لذلك أتشرّفُ بتقديمِ الأوراقِ اللازمةِ لمؤهلاتى الدراسيةِ راجياً منكم أن تأخذوها بعين الاعتبار و القبولِ.

إننى أعزبُ، وأبلغُ من العمرِ خمسة وعشرين عاماً، تخرّجت من دار العلوم بديوبند أولاً، ثم حصلتُ على شهادة الماجستر فى اللغة الأنكليزية من جامعة على جراه ، كماتعلّمت الطباعة على آلة الكمبيوتر، ومن جهة الخبرة ، فإننى أعملُ حالياً لدىٰ شركة خاصة كمترجم عربى.

أؤكدّ لكم بأننى سوف أقوم بالعمل بكل إخلاص، و جهد، فأرجو من سعادتكم أن تتكرموا بمَنحى فرصةً للمقابلة الشخصيةِ.

وتفضلوا سيدى ،بقبول لائق التقدير وفائق الإحترام.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

المخلص

....

الموضوع: طلبُ الاجازة المرضية

شارع أبى ذر

المدينةُ المنوّرةُ

حضرةَ السيد / سعادةَ مديرِ المدرسةِ الثانويةِ المحترم

السلامُ عليكم ورحمةُ اللهِ و بركاتهُ

و بعد:

أنا المدعو عبدالله حمّاد طالبُ السنةِ العاشرةِ بمدرستكم الموقرة،

أرجو منكم التكرمَ بأن تمنحونى إجازةً مرضيةً لأربعةِ أيامٍ إعتباراً من اليومِ

الحادى عشر الى اليومِ الرابع عشر من الشهرِ الجارى لأننى أشكو من

الحرارةِ المرتفعةِ، و قد نصحنى الطبيبُ بالإستراحةِ لمدةِ أربعةِ أيامٍ.

أرجو من فضلكم أن تسامحونى على هذا الغيابِ من الفصلِ فى هذه

المدّةِ.

و لكم جزيلُ الشكرِ، و بالغُ الامتنان.

بعضُ التعبيرات يمكنُ استخدامُها عندَ كتابةِ الرسائلِ

خطوط نویسی کے لیے قابل استعمال جملے

الجملُ التمهيديةُ: تمہیدی جملے

ما كانت نفسي لِتطيبَ بفراقك. تمہاری جدائی سے میرے دل کو قرار نہیں

أتشرّفُ بإحاطتكم علماً بأنني قد استلمتُ خطابكم الكريمَ.

میں آں جناب کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ آپ والا کا گرامی نامہ مل گیا ہے۔

تحيّةً و احتراماً من قلبٍ يفيضُ بحبك.

میرا اسلام قبول ہو جو تمہاری محبت میں سرشار ہے۔

يسعدني للغايةِ أن أردَّ على رسالتكم. مجھے بیحد خوشی ہے کہ میں آپ کے گرامی نامہ کا جواب دے رہا ہوں۔

تأسفنا كثيراً على مغادرتك إلى البلادِ النائيةِ. ہم اس بات پر بیحد رنجیدہ ہیں کہ آپ ملک سے دور چلے گئے۔

و عزَّ على أنفسنا بعدُك، و ساء نا فراقك. یہ دوری ہمارے لئے بہت شاق اور یہ جدائی جان لیوا ہے۔

إننا لنتأسّفُ على ما ضيّعنا تلك الفرصةَ السعيدةَ التي كانت حاصلةً لنا ببقيامك فينا.

ہمیں بیحد افسوس ہے کہ ہم نے وہ قیمتی لمحہ ضائع کر دیا جو ہمیں ہمارے درمیان آپ کی موجودگی سے حاصل تھا۔

أكتب اليكم لأستلفتَ انتباهكم الكريم اليِ أن الندوةَ المزمع عَقْدُها قد أجّل الى التاريخ..........

میں آپ کو اس لیے لکھ رہا ہوں تا کہ آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرا سکوں کہ

منعقدہ سیمنار کی تاریخ ملتوی ہوگئی ہے۔

قد وصلت رسالتُک معبّرةً عن رقیقِ شعورک وصفاءِ وُدّک.

ہمیں تمہارا وہ خط ملا جو تمہارے لطیف جذبات کا آئینہ دار اور تمہاری خلوص محبت کا ترجمان ہے۔

لدّی بعض الأخبار المُدھشة لک. میرے پاس تمہیں چونکا دینے والی خبریں ہیں۔

آملُ فی ردٍّ مبکّرٍ. مجھے فوری جواب کی امید ہے۔

مع شکری سلَفاً علی رَدِّکم العاجلِ.

فوری جواب کے لئے پیشگی شکریہ۔

أحیطونا عِلماً بأسرع مایمکنُ. جتنی جلدی ہوسکے ہمیں مطلع فرمائیں۔

أنتظر ردَّک باھتمامٍ بالغٍ میں شدت کے ساتھ تمہارے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

أرجو الکتابةَ لی من حینٍ لآخر. براہ کرم کبھی کبھار خط لکھتے رہئے۔

أرسلوا من فضلکم الأوراقَ المطلوبةَ بالبریدِ المسَّجلِ.

براہ کرم مطلوبہ کاغذات رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ فرمادیجئے۔

ردُّکم العاجلُ سینالُ منّا عظیمَ التقدیرِ.

آپ کے فوری جواب کے لئے میں بیحد ممنون ہوں گا۔

أرجو أن أتلقی ردّاً مشجّعاً. مجھے آپ کے ہمت افزا جواب کی امید ہے۔

لم نتلَّق ردّاً علی رسالتنا السابقةِ ہمیں اپنے پچھلے خط کا جواب نہیں ملا۔

سامحونی علی عدم الکتابةِ إلیکم مبکّراً

ہم معافی کے خواستگار ہیں کہ ہم فوراً نہ لکھ سکے۔

أنا فی غایة الامتنانِ لکم علی إھتمامکم ھذا.

میں آپ کی اس توجہ ودلچسپی کا بیحد ممنون ہوں۔

ننتهزُ هذه الفرصةَ للأفصاح عن عميقِ تقديرِنا.

ہم اس موقع کو غنیمت جانتے ہیں کہ اپنی غایت درجہ احسان مندی وقدر شناسی کا اظہار کریں۔

أقدّرعميقَ التقدير لماأبديتموه نحوی من فضل

آپ نے میرے ساتھ جس لطف ومہربانی کا معاملہ فرمایا ہے اس کی میں بے پناہ قدر کرتا ہوں۔

أبثُّ إليک أشواقی وأرجولک الخيرَ والهناً.

میں آپ کے تئیں اپنے جذبات شوق کا اظہار کرتا ہوں اور آپ کی خیروعافیت کی امید کرتا ہوں۔

أشعربأن أُحِيطَكم عِلماًعلى الفور.

مجھے احساس ہے کہ میں آپ کو فوری طور پر باخبر کردوں۔

تَسلّمتُ اليومَ رسالةً وهی تحملُ لی البشریٰ بأن قد منَّ اللّٰهُ عليک بالشفاء ،و ألبسک حُلَلَ الصحةِ والعافيةِ.

مجھے تمہارا وہ پروانہ ملا جو خوشی ومسرت کی سوغات لے کر آیا کہ اللہ نے تمہیں شفا کی دولت سے نوازا اور تمہیں صحت وعافیت کا لبادہ بخشا۔

يُسعدناأن تتقدّم الى سعادتكم الأوراقَ اللازمةَ.

ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم حضور والا کی خدمت میں ضروری کاغذات پیش کررہے ہیں۔

بلغنی وفاةُ والدِک فكان كسهم صائب.

مجھے تمہاری والد کی وفات کی خبر ملی جو تیر بن کر آئی۔

أتطلّع إلى ردّكم العاجلِ. میں آپ کے فوری جواب کا منتظر ہوں۔

إسودّتِ الدنيا فی عينی. میری نگاہ میں دنیا اندھیری ہوگئی۔

إن الرزءَ فادحٌ والخطبَ جسيمٌ.

یقیناً یہ مصیبت بری ہولناک ہے اور یہ سانحہ بڑا عظیم ہے۔

إنی أعزّیک أجمل العزاءِ، وأشاطرُ فی همّک الأحزان، فعلیک أن تعتصم بالصبرِ وتستعین بالصلاةِ.

میں تمہاری تعزیت کرتا ہوں اور تمہارے غم واندوہ میں برابر کا حصہ دار ہوں، تمہیں چاہئے کہ صبر وضبط کا دامن تھام لو، اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

عسی أن تکون فی خیرِ ماأودُّ لک من صحةِ الجسم، وسعادةِ الروح، وعافیةِ البالِ.

میں آپ کی جسمانی صحت، اور روحانی بالیدگی اور قلبی سکون وعافیت کا متمنی ہوں۔

وافر الشکر علی لَمستکُم الکریمةِ. آپ کی خیر خواہی کا بیحد شکریہ۔

فقدأسدیتَ إلیّ هدیةً لاتنسی، ولایسعنی الأستغناءُ عنه.

آپ نے مجھے وہ ہدیہ عنایت فرمایا جو نا قابل فراموش ہے اور جس سے بے توجہی نہیں برتی جاسکتی۔

شکراً جزیلاً علی ردّکم العاجلِ. آپ کے فوری جواب کا بیحد شکریہ۔

أبعثُ لک کلمةَ الشکر، والأمتنان علی هدیتک الطریفةِ.

اس عمدہ سوغات پر میں آپ کی خدمت میں شکر وامتنان کے جذبات پیش کرتا ہوں۔

سأکونُ شکوراً لک دوماً علی هذاالعونِ العلمی الثمینِ.

میں آپ کے اس بیش بہا علمی تعاون کا ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔

أبقاکم اللّٰہ حرزا للأسلام والمسلمین، وسیفامسلولاً علی الباطل.

اللہ اسکو اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے قائم ودائم رکھے اور باطل کے خلاف سیف براں بنائے۔

لمْستُکم الطیّبةُ نحوَ مندوبنا قد أخذتْ بمجامعِ قلوبنا.

ہمارے نمائندے کے ساتھ آپ کے کریمانہ اخلاق نے ہمیں آپ کا گرویدہ بنادیا۔

فی ختام الرسالةِ

خط کے خاتمے پر

أسبغ اللّٰه علیک ثوبَ العافية،وأقرّبک عَین أبويک، وأعزَّ بک دينَک.

اللہ تمہیں صحت وعافیت کالبادہ اڑھائے ،تمہارے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی کرے اورتم سے تمہارے دین ومذہب کوقوت بخشے۔

لکم شکری مُجدَّداًمع أطيَبِ التمنّياتِ.

نیک تمناؤں کے ساتھ ایک بارپھرآپ کاشکریہ۔

تقبَّلْ من أخيک المُحبِّ أزکی التحيَّات. ہماری نیک خواہشات قبول ہوں۔

نسألُ اللّٰه أن يحفظک من کلِّ سوءٍ.

ہم خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ تمھیں ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

أسألُ اللّٰه أن يُلهِمک الصبرَ والسلُوانَ ،وأن يغفِر للفقيدِ ويُسبِلَ عليه سحائِبَ رحمتهِ ورضوانهِ.

میں اللہ سے دعا گوہوں کہ وہ تمہیں صبر وتسلی عطا کرے ،مرحوم کی بخشش کرے اوران پررحمت کی بارش برسائے۔

تَشجَّعْ أيّهاالأخ الفاضلُ،واحتملْ کلَّ ماتُلاقِيه فی هذاالسبيل بجَلَدٍ ،وأناةٍ،وحَزمٍ، وعزمٍ.

میرے محترم دوست تم ہمت سے کام لواوراس راہ کی تمام پریشانیوں کا مقابلہ قوت، بردباری اورحزم وعزم کے ساتھ کرو۔

تفضَّلْ بقَبول أسمیٰ تحيّاتی. بصدخلوص۔

تفضَّلْ بقَبولِ آياتِ التقديرِ والوِدادِ. بصداحترام وشکریہ

تقبّلوا الائِقَ التقدير وفائق الأحترام .بصداحترام وشکریہ۔

استعمالُ بعضِ التعبيراتِ عند كتابةِ الطلب

درخواست میں استعمال ہونے والے چند جملے

ساعِدونا من فضلِكم بقدرِ ما تستطيعونَ.

برائے مہربانی جتنا ہو سکے آپ ہمارے ساتھ تعاون کیجئے۔

أرغبُ في التقدُّم لهذه الوظيفةِ. میں اس ملازمت کے لئے درخواست دینا چاہتا ہوں۔

وافُوني من فضلكم بمزيدٍ من التفاصيل. براہ کرم مزید معلومات مہیا فرمائے۔

تلقّيتُ من برامج التدريب، وحصلتُ على شهادةِ الدبلوم.

میں نے تربیتی پروگراموں میں حصہ لیا ہے، اور ڈپلوما حاصل کیا ہے۔

لديَّ خُبرةٌ كافيةٌ لهذا النوعِ من العملِ.

مجھے اس طرح کے کاموں کا کافی تجربہ ہے۔

إنّني راغبٌ في العملِ لدى منظّمةٍ كبرىٰ ذاتِ صِلاتٍ دوليةٍ.

میں کسی ایسی تنظیم میں کام کرنا چاہتا ہوں جس کے بین الاقوامی روابط ہوں۔

أُرفِقُ مع الأوراقِ تزكيتَين.

میں کاغذات کے ساتھ دو سفارش نامے منسلک کر رہا ہوں۔

أتطلّع الى وظيفةِ ذاتِ فُرصٍ أفضلَ للمُستقبل.

میں ایسی نوکری کا خواہاں ہوں جس میں مستقبل کے بہتر مواقع ہوں۔

أتحدّثُ باللغتين: العربيةِ والإنكليزيةِ بطلاقةٍ.

میں عربی وانگلش روانی کے ساتھ بولتا ہوں۔

لو رغبتُم في دعوتي للمقابلة الشخصيّة. اگر آپ مجھے انٹرویو کے لئے بلائیں۔

أرجو منكم النظرَ في طلبي بعين الرّعايةِ والشفقةِ.

میری آپ سے گذارش ہے کہ میری درخواست پہ ہمدردی اور شفقت کے ساتھ غور فرمائیں۔

بعضُ التعبيرات عن التهنئة بالمناسبات

مختلف موقعوں کے لئے مبارکبادی کے چند جملے

تهانينا القلبيّةُ بمناسبة نجاحك في الإختبار.

امتحان میں تمہاری کامیابی پر ہماری طرف سے دلی مبارکباد۔

أبثُّ لكم أطيبَ تمنّياتنا، وأحرَّ تهانينا بمناسبة نجاحكم في الإمتحان.

کامیابی پر ہم نیک خواہشات اور پرجوش مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عيدٌ سعيدٌ مباركٌ وكلَّ عامٍ وأنتم بخيرٍ. عید مبارک۔

عامٌ جديدٌ، وكلّ عام وأنتم بخير. نیا سال مبارک۔

عيدُ ميلادٍ سعيدٌ لك. یوم پیدائش مبارک۔

أقدّم اليكم أخلص التهاني مني بمناسبة ترقيتكم إلى منصبِ رئاسةِ التحريرِ للمجلّةِ.

رسالے کی ایڈیٹری کے منصب پر فائز ہونے پر ہماری جانب سے مبارکباد۔

شكراً جزيلاً على تهانيكم. مبارکباد کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

وأعاد اللهُ عليكم العامَ الجديدَ بالسلامِ والرخاءِ.

خدا کرے یہ نیا سال آپ کے لئے سلامتی اور خوشحالی کا باعث بنے۔

أرجو منكم أن ترسلوا إليّ نسخةً من مقرّراتكم الدراسيّة.

میری درخواست ہے کہ نصاب تعلیم کی ایک کاپی روانہ فرمایئے۔

زَوِّدُونِي من فضلكم تفاصيلَ الشروط التي يجب توفُّرها لقبولي في درجةِ البكالوريوس.

براہِ مہربانی آپ ہمیں وہ تفصیلی شرائط مہیا فرمایئے جو بی اے میں داخلہ کے لئے ضروری ہیں۔

أتقدّم اليكم بهذا الطلب لأخبركم برغبتي الأكيدة في الالتحاق

بجامعتكم في العام الدراسي المقبل .

گزارش یہ ہے کہ آئندہ تعلیمی سال میں آپ کی یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی میری شدید خواہش کے پیش نظر یہ درخواست پیش خدمت ہے۔

أرغب في أن أتقدّم بطلب مِنْحَةٍ دِراسيّةٍ من الجامعةِ.

میں یونیورسٹی سے اسکالرشپ کے لیے درخواست پیش کرنا چاہتا ہوں۔

لقد أحرزتُ خلال دراستي في الجامعةِ درجةَ الإمتياز في السنوات كلها، كمانِلتُ الجوئِزَ التالية............

یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران میں نے تمام سالوں میں امتیازی نمبرات حاصل کئے ہیں اور درجہ ذیل انعامات پائے ہیں۔

كنتُ شديدَ الإهتمام بالنشاطاتِ الطلابيّةِ.

طلبا کی سرگرمیوں (studants activities) میں میری دلچسپی بیحد بڑھی ہوئی تھی۔

إنّني تعلّمتُ علم الكمبيوتر كمادّةٍ إختياريةٍ.

میں نے کمپیوٹر سائنس ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے سیکھا ہے۔

أقومُ بإرسال الإستمارةِ لطلبِ القبولِ بعد تعْبئتِها، وسأرسلُ اليكم نتائج الفحصِ الطبّي في أقرب وقتٍ ممكنٍ.

میں داخلہ فارم بھر کر روانہ کر رہا ہوں اور میڈیکل رپورٹ جلد از جلد روانہ کروں گا۔

المهنَةُ التي أعتزِم ممارستها بعد إتمام دراستي هي القيام ُبمهمّةِ الدعوةِ.

تعلیم مکمل کرنے کے بعد میرا پختہ ارادہ ہے کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دوں۔

علامات الوقف/الترقیم

رموز اوقاف punchuation Marks

ہر موضوع جزوی افکار وخیالات کا ایک مربوط مجموعہ ہوتا ہے یا ہونا چاہئے، ایک مکمل ومربوط فکری جز فقرہ (پیراگراف) کہلاتا ہے، ہر پیراگراف مختلف جملوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر جملہ مختلف نوعیّتوں کا آئینہ دار ہوتا ہے، ان جملوں کی وضاحت اور سہولت کے لئے رموز اوقاف کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وصل وفصل، ابتدا اور انتہا، اور صوتی وقف وانقطاع کی جگہوں کا علم ہو اور عبارت کا مفہوم سمجھنے میں قاری کو آسانی ہو۔..........ہم ذیل میں ان علامات کو پیش کرتے ہیں۔

(۱) الشَّولة /الفاصِلةُ ،الفصلة،[،]

سکتہ COMMA

یہ علامت مندرجہ ذیل موقع پر استعمال ہوتی ہے؛

(الف) جب متکلم بات کرتے کرتے ٹھہرنا چاہے لیکن ٹھہرنا زیادہ طویل نہ ہو، یا ٹھہرے مگر سانس نہ توڑے خصوصاً الفاظ معطوفہ کے درمیان جہاں انواع واقسام کا ذکر ہو:

مثلا، الحواسُ الخمسُ هی:السمعُ ،والبصرُ ،والشَّمُ،والذوقُ ،واللمسُ.

نیز، مال کا حقیقی مالک اللہ ہے، بندہ صرف اس کا امین، متولی، منتظم، ٹرسٹی اور قیم ہے۔

(ب) چھوٹے چھوٹے مختلف جملہ تامہ کے درمیان

مثلا، العفَّةُ فضيلَةٌ،والبخلُ رذيلةٌ،والحِلمُ خلقٌ نبيلٌ،والصبرُ جمَّاعٌ

الأخلاقِ.

نیز، صحابہ کرام کے دلوں کواللہ نے ایمان کے لئے کھول دیا تھا، انہوں نے آپ کی پیروی کی تھی، آپ کے پیغام پر ایمان لائے، راہ خدامیں جی جان سے قربان ہو گئے اور خدا کے یہاں اجر عظیم کے حق دار ہوئے۔

(ج) شرط وجزا کے درمیان جب جملہ طویل ہو۔

مثلا، من سألَ الناسَ أموالَهم يستكثرُ بها، فقدقلَّتْ مروءتُهِ.

نیز، اگردشمن کی ایک گولی میرے سینے میں پیوست ہوجائے اورموت سے ہاتھ ملاتاہواسیدھے جنت میں پہنچ جاؤں، تو یہ بڑاہی سستا سودا ہے۔

(د) بدل اورمبدل منہ کے درمیان۔

مثلا، إن هذاالعصرَ، عصرُالميكانيكى، سهَّلتْ فيه المواصلاتُ.

نیز، رمضان المبارک کامہینہ، فضیلتوں اور برکتوں کا مہینہ، وہ مہینہ جس کا روزہ فرض کیا گیا، وہ مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا، وہ مہینہ جس میں نسل انسانی کو دائمی پیغام ملا، اب ختم ہونے کو ہے۔

(ھ) منادی کے بعد

مثلا، أيّهاالولدُ البارُّ، إحترمْ أبويک.

اے بھائی، اگرتم ربانی ہونے کافیصلہ کرلوتو یہ اجتماعی ترقی کے لئے بھی ایک مبارک قدم ثابت ہوگا۔

(و) حرف جواب کے بعد

مثلا، نعم، أناأحبُّ العلمَ.

نیز، ہاں، اسلام کی حق پسندی، اس کے دلائل کی سحر آفرینی ہمارے دلوں کو کھینچتی ہے۔

(ز) کسی طویل جملے کے مختلف اجزاء کے درمیان

مثلا، لقد استمرّتِ الحملاتُ والمطاعنُ، تنتقل من جيلٍ إلى جيلٍ، و

مــن ميــدان إلــى ميــدانٍ، حتــى جــاء الـمـستشـرقـون ،والـمـنـصّـرون، و الإستعمار ،و أذنابُهم .

نیز: شرک وبت پرستی کے نتیجے میں انسانی معاشرے میں آمریت، انانیت، استبدادیت، کی ایسی آگ پنپتی ہے، ابن الوقتی ،خودغرضی، نوکرشاہی اور چڑھتے سورج کی ایسی پوجا ہوتی ہے، قوت وسطوت پہ غرور، حاکمانہ ہوس اور جاہ چشم کی چاہت ایسا پردہ ڈالتی ہے کہ دن کے اجالے میں بھی انسان حق وصداقت کی روشنی سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۲) الشَّولة/الفاصلة/الفصلة المنقوطة[؛]

وقفہ SEMI COLON

یہ علامت مندرجہ ذیل مواقع پراستعمال کی جاتی ہے۔

(الف) جملہ میں جہاں ٹھہرنا سکتہ کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہو،

مثلا: كُن بشوشاً أبداً؛ فإن الحزين لا يَسرّ أحداً.

نیز: ''بہتر ہے کہ تم سرزمین حبشہ چلے جاؤ؛ وہاں کے بادشاہ کے یہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا، وہ سرزمینِ صدق ہے''۔

(ب) جب کسی جملہ کے درمیان سبب ومسبب اور اجمال وتفصیل کا تعلق ہو۔

مثلا، مـن الأمـاكـنُ المقدّسةُ فى جزيرةِ العربِ لدى المسلمينَ ؛ مكةُ المكرمةُ،والمدينةُ المنورةُ ،وفلسطينُ المحتلّةُ.

نیز دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء ، جامعہ سلفیہ ، مدرسۃ الإصلاح، جامعۃ الفلاح ،مظاہر العلوم؛ ہندوستان کے مشہور دینی ادارے ہیں۔

(۳) الوقْفةُ/النقطة

[.]

وقف تام FULL STOPP

کسی جملہ کے مکمل ہوجانے پر اس علامت کا استعمال کرتے ہیں ،بشرطیکہ جملہ استفہامیہ یا تعجبیہ نہ ہو۔

مثلا: الاسم مادَلَّ علی معنیً فی نفسہٖ غیرِ مُقتَرِنٍ بزمانٍ،نحو خالدٌ،وجدارٌ.

نیز، موت تو آ کے رہے گی اور صرف ایک بار آئے گی ۔البتہ یہ موت خدا کی راہ میں آئے تو دنیا بھی کامیاب اور آخرت بھی کامیاب۔

(نوٹ) اردو میں یہ علامت نقطہ کی شکل میں نہیں بلکہ چھوٹے ڈیش [-] کی شکل میں لکھتے ہیں۔

(٤) علامةُ التوضیح والحکایة [:]

رابطہ COLON

(الف) اس علامت کا ستعمال کسی واقعہ،قول، یا حکایت کی نقل سے پہلے کرتے ہیں،عربی زبان میں حکی،قال،سأل،أجاب،روی،أنبأ،أخبر،حدّث وغیرہ صیغوں کے بعد عموماً استعمال کی جاتی ہے۔

مثلا،

فقال الملک: یافلانُ،من ردَّ علیک بصرک؟

قال:ربّی .

فقال: أنا؟

قال: لا،ربّی وربُّک اللّٰہ.

قال:ولک ربٌّ غیری؟

(ب) کسی جملہ میں اجمال کے بعد مفصل سے پہلے۔

مثلا، اثنان مغبونٌ فیھما کثیرٌ من الناس : الصحةُ والفراغُ.

نیز :اللہ نے سمتیں چار بنائی ھیں :مشرق ،مغرب ،شمال اورجنوب

(٥) علامة الحذف [...]

حذف کی علامت OMISSION MARK

یہ علامت دو موقعوں پر استعمال کرتے ہیں۔

(الف) یا تو یہ بتانے کے لئے کہ یہاں پر عبارت (جو نقل کی جارہی ہے) محذوف ہے جس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔

مثلاً:

"وكان المسلمون في العهودِ الأخيرةِ تَناسوا هذه الوصيّةَ النبويةَ،و نبذوها وراءَ ظهورِهم ....فكأن الأسلامَ قد تركهم فيها هملاًيفعلون مايشاء ون".

نقطوں کے درمیان ذیل کی عبارت کی حذف کردی گئی۔

"تناساها ملوكهم، وغزاتهم، والفاتحون، وجعلوا ينظرون إلى الحرب كقضية لاصلةَ لها بالدينِ".

(ب) یا یہ بتانے کے لئے کہ نقل کرنے والے (یا مخطوطات وغیرہ کی تحقیق کرنے والوں) کو یہاں کی عبارت یا لفظ سمجھ میں نہ آیا۔

(٦) علامة الاستفهام [؟]

سوالیہ نشان Question Mark

یہ علامت سوالیہ جملوں کے آخر میں استعمال کی جاتی ہے۔

مثلاً، كيفَ حالك؟

هل أتاك نبأُ الخَصمِ إذ تسوَّروا المحرابِ؟

نیز، کیا آپ جانتے ہیں کہ عربی زبان کی کیا اہمیت ہے؟

(٧) علامة الانفعال [!]

فجائیہ Exclamation Mark

یہ علامت ہر اس جملے کے آخر میں استعمال کرتے ہیں جہاں رنج، خوشی، یا کسی بھی

طرح کے مثبت ومنفی جذبہ وانفعال کا اظہار کیا جاتا ہو۔

مثلاً خوشی کی مثال؛

فبدأ الناس يرفعون أصوتهم مَرْحىٰ، مَرحىٰ! (لوگ آفریں آفریں کی صدائیں بلند کرنے لگے!)

نفرت وحقارت کی مثال؛

هيهاتَ هيهاتَ، أبي تغترّيني! (افسوس افسوس! کیا تم مجھے دھوکے میں رکھنا چاہتی ہو!

تعجب کی مثال؛ ما أجمل المشهد! (کیسا حسین منظر ہے!)

امید ورجا کی مثال؛

حرى الحارسُ يأتي الليلة! (شاید کہ پہرے دار آج رات آجائے!)

یاس وحسرت کی مثال؛

واحسرتاه على نفسي! (ہائے حسرت وافسوس میری ذات پر!)

دعا کی مثال؛

ربِّ أوزعني أن أشكر نعمتك! (اے میرے پروردگار تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر بجالاؤں!)

اکتاہٹ کی مثال؛

بلغَ السّيلُ الزُّبىٰ! بلغ كأس الصبر! (سیلاب ٹیلے تک جا پہنچا! پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا!)

انداز اور دھمکی کی مثال؛

ويلٌ للمطفّفينَ! (بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے!)

ان مذکورہ بالا امور میں جذبہ کی شدت کا اظہار مقصود ہو تو کبھی علامت فجائیہ دو اور پھر کبھی تین بھی لگاتے ہیں۔

مثلا ہاں میں اسلام قبول کرتا ہوں!

ہاں میں محمد عربی کی غلامی میں شامل ہونے کا دم بھرتا ہوں!!

ہاں میں اسلام قبول کرتا ہوں...... اسلام قبول کرتا ہوں!!!

(۸) علامة التنصيص/الشناتر [” “]

واوین Quotation Mark/Inverted Commas

(الف) کسی کی بات، کسی کی عبارت یا کسی کتاب کا اقتباس حرف بحرف نقل کرنا ہو تو اقتباس کے شروع میں اور آخر میں یہ علامت استعمال کرتے ہیں۔

مثلا، ”وإني لأعجبُ لأناس طيبين يبذلون جُهودهم في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر في الفروعِ بينما الأصلُ الذي قام عليه المجتمع الإسلامي مقطوع مرفوضٌ“

نیز، ”ابھی تمہیں اظہار اسلام کی ضرورت نہیں، تم اپنے قبیلے واپس جاؤ، انہیں میں کام کرو، اور جب سنو کہ خدا نے غلبہ وقوت سے سرفراز کر دیا ہے تو واپس آ جانا“۔

(ب) کبھی قدرے کسی غیر معروف اصطلاح یا غیر مشہور نام کو بھی واوین کے درمیان لکھا جاتا ہے۔

مثلا، قامت ”دار المصنفين“ بطبع كتب مفيدة في بلد صغير إسمه ”أعظم جراه“.

فكرة ”العولمة“ فكرة محايدة خاطئة.

إستغل العرب مصطلح ”الإرهابية“ لتجريح المسلمين ولتغطية عوراتِهِ.

نیز مولانا محمود الحسن ”شیخ الہند“، علامہ شبلی ”شمس العلماء“، علامہ سید سلیمان ندوی ”گل سرسبد“، مولانا ابوالکلام آزاد ”امام الہند“، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ”مفکر اسلام“ اور مولانا سید ابوالاعلی مودودی ”متکلم اسلام“ کے ”القاب“ سے نوازے گئے

(۹) الشرطة/المعترضة/ علامة البدل [—]

خط DASH

مندرجہ ذیل مواقع پر اس کا استعمال ہوتا ہے؛

(الف) جملہ معترضہ کے اول و آخر میں

مثلاً، الصادق — وان كان فقيرا — محبوب.

نیز حضرت ابوبکر- جو اپنے حلم و شجاعت میں یکتا ہیں- حضور کے بعد سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔

(ب) لغات (ڈکشنریز) وغیرہ میں ایک لفظ کے بار بار نقل کرنے سے بچنے کے لئے۔

مثلاً، ضربه ضربا: أصابه بضربة سيف أو عصا.

— العدوَّ بالسهم رماه به.

—ت العقربُ :لدغت.

— الشيُّ:تحرّك

— الزمانُ: مضى

(ج) قصے، کہانیوں اور مکالموں میں سوال و جواب کرنے والوں کے لئے ناموں کے تکرار سے بچنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں:

مثلاً، وابتلع كعب بن الأشراف ريقه قائلاً:

"لماذا لانجعل أختنا اليهودية تعلن أنها التي قتلت......؟"

قال حي بن أخطب:

"وهل يصدق الناس هذه المؤامرة؟"

— "ولم لا؟"

اب آگے کی گفتگو میں بار بار قال كعب .اور قال حي کہنے کے بجائے یہ خط اس کی جگہ لے گا۔

(ج) دو لفظوں سے مرکب لفظ کے درمیان فصل کرنے کے لئے بھی اس علامت

کا استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً، حضرموت، بعل ۔ بک، مگر یہ خط ڈیش کی طرح ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔

علامةُ الحصرِ [ ] ( )

قوسین BRACKETS

(الف) ہر ایسی عبارت کے شروع اور آخر میں یہ علامت استعمال ہوتی ہے جس پر زور دینا، جس سے وضاحت کرنا یا جس کی جانب توجہ دلانا مقصود ہو۔

مثلاً، علیک بأخوانِ الصدقِ (إن كان يوجدُ إخوانٌ صادقون) و ايّاک و المستهترين.

نیز، 'تاریخ دعوت و عزیمت (جو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا مہتم بالشان کارنامہ ہے اور جس کے دسیوں اڈیشن شائع ہو کر مقبولِ عام و خاص ہو چکے ہیں) اسلام کے ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخِ تجدید و اصلاح کا احاطہ کرتی ہے۔

(ب) اس کا استعمال جملۂ معترضہ کے لئے بھی ہوتا ہے۔

مثلاً، إنّ ندوةَ العلماء (و هي مدرسةٌ فكريّةٌ في الهندِ) قامتْ على الوسطيّةِ و الاتّزانِ. بلاشبہ ندوۃُ العلماء (جو ایک فکری دبستان ہے) کی بنیاد اعتدال و توازن پہ قائم ہے۔

(۱۱) **علامةُ التابعيّةِ [=]**

جاری / مسلسل SUBORDINATION MARK

حاشیہ کی آخری سطر کے بعد اور دوسرے صفحے کے حاشیہ کی پہلی سطر سے پہلے یہ علامت اس وقت استعمال کرتے ہیں جب حاشیہ پہلے ہی صفحے میں مکمل نہ ہو۔

مثلاً، (۳) شرحُ المفصل للزمخشري ۳/ ۱۳۷ المطبعةُ المنيريّةُ، والوافي في النحو ۴ / ۳۳۴ =

دوسرا صفحہ =طبعةُ دار المعارف.

الاعراب/تراکیب

(۱) سَتُبدِی لک الایّام مُا کُنتَ جاھلاً
ویأتیکَ بالأخبارِ مَن لم تُزَوِّدِ

بہت جلد زمانہ اُن چیزوں کو ظاہر کردے گا جن سے تم ناواقف ہو اور تمہیں وہ خبریں بہم پہنچائے گا جو تم نے مہیّا نہیں کیا ہے۔

س؛ مستقبل کے لئے تُبدِی، فعل مضارع مرفوع لك جار مجرور متعلق تُبدِی، الأیام فاعل مرفوع، ما اسم موصول: کان، فعل ناقص، ضمیر مستتر أنت، اس کا اسم، جاھلاً کان کی خبر منصوب، کان، اپنے اسم وخبر سے مل کر ما کا صلہ، صلہ موصول مل کر تُبدِی، کا مفعول بہ منصوب۔

واو، حرف عطف یأتی، فعل مضارع مرفوع، ك، مفعول بہ، بالأخبار، جار مجرور متعلق یأتی ۔من، اسم موصول لم، نافیہ وجازمہ، تُزوِّدِ اصل میں تُزوِّدُ ہے فعل مضارع مجزوم بلم، ضمیر مستتر أنت، اس کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ صلہ، صلہ اور موصول مل کر یأتیك کا فاعل مرفوع۔

(۲) سَلِی اِن جھلتِ النّاسَ عنّا وعنھُمو
فلیسَ سواءً عالمٌ وجَھولٌ

اگر تم ناواقف ہو تو ہمارے اور دوسروں کے متعلق لوگوں سے پوچھو کیونکہ جاننے والا اور نہ جاننے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

سَلِی فعل امر، ضمیر مستتر أنتَ اس کا فاعل، اِن: حرف شرط جازم، جھلت: فعل ماضی

اس میں ضمیر مستتر أنتِ اس کا فاعل، الناس مفعول بہ، جواب شرط محذوف أی إن جھلتِ حالنا أو حالھم ،فأسالی عنا : جار مجرور معطوف علیہ متعلق سلی ، واو حرف عطف عنھمو (عنھم) جار مجرو، معطوف، معطوف و معطوف علیہ متعلق سلی "فا" تعلیل کے لئے ،لیس فعل ناقص، سواءً اس کی خبر مقدم منصوب، عالم معطوف علیہ، واو حرف عطف ۔جھول معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر لیس کا اسم موخر۔

(۳) وما المالُ و الأھلون الاّ وَدائعُ
ولابدَّ یوماً أن تُرَدَّ الودائعُ

واو: ماقبل پر عطف ،ما: نافیہ مبتدا، المال معطوف علیہ، واو: حرف عطف، الأھلون معطوف، (جمع مذکر سالم) معطوف و معطوف علیہ مبتدا، إلّا ادات حصر ،ودائع: خبر مرفوع ،مبتدا خبر مل کر، ما کی خبر۔

. لا: نفی جنس، بدّ: لا کا اسم منصوب ،یوماً: ظرف متعلق ترد، أن مصدریہ ناصبہ، تردّ، فعل مضارع مجھول منصوب بان، الودائع: نائب فاعل، أن وما بعدھا مصدر، کی تاویل میں ہوکر لا کی خبر مرفوع۔

(٤) أیا جارتا ما أنصف الدھرُ بیننا
تعَالِی أقاسِمْکِ الھمومَ تعالِی

اے میری پڑوسن (شاخ شجر پر بیٹھی کبوتری مراد ہے) زمانے نے ہمارے درمیان انصاف نہیں کیا، آ و ہم آپس میں اپنی پریشانیاں تقسیم کرلیں ،آ آ

أیا: حرف ندا، جارتا: اصل میں جارتی ہے مضاف مضاف الیہ منادی منصوب، ما نافیہ، أنصف: فعل ماضی ،الدھر: فاعل، بیننا: مضاف مضاف الیہ ظرف، تعالی: فعل امر، یا اسم فعل امر، اس میں ضمیر مستتر انتِ فاعل، أقاسمك، فعل مضارع مجزوم جواب طلب اس میں ضمیر مستتر أنا فاعل ،كِ، مفعول بہ اول منصوب، الھموم: مفعول بہ ثانی منصوب ،تعالی: برائے تاکید تعالی اوّل۔

(۵) تعزَّ فلاشيئ على الأرض باقيا
ولا وزرٌ مما قضى الله واقيا

صبر وضبط سے کام لو کہ زمین پر کوئی چیز باقی رہ جانے والی نہیں ہے، اور اللہ کے فیصلے سے کوئی چیز بچانے والی نہیں ہے۔ (انَّما أمرُهُ اِذا أرادَ شَيْئاً أنْ يَّقولَ لَهُ كُنْ فيكونُ)

تعزّ: فعل امر، اس میں انت کی ضمیر فاعل، جملہ فعلیہ لامحل لہ من الاعراب۔

فا: تعلیل کے لئے، لا نافیہ مشابہ بلیس، شیٔ اس کا اسم مرفوع، على الأرض: جار مجرور متعلق باقیا، باقیا: لا کی خبر منصوب، واو حرف عطف، لا: نافیہ مشابہ بلیس، وزر: لا کا اسم مرفوع، من حرف جر، ما اسم موصول، قضى: فعل ماضی، الله: فاعل، مفعول بہ محذوف یعنی مماقضاه الله، واقیا، پورا جملہ کی لا کی خبر منصوب۔

(٦) لأستسهلنّ الصعبَ أوْ أُدرِكَ المُنى
فما انقادتِ الآمال الاّ لصابرِ

یقیناً میں دشواریوں کو آسان بنادوں گا یہاں تک کہ مقصد کو حاصل کرلوں، آرزوئیں اور تمنائیں صبر کرنے والوں کے لئے ہی جھکتی ہیں۔

ل: قسم کے جواب میں ہے، استسهلن: فعل مضارع ضمیر مستتر (أنا) فاعل، الصعب: مفعول بہ منصوب، أو حرف عطف بمعنی الی أن، أدرك: فعل مضارع منصوب بأن محذوفه المُنى: مفعول بہ منصوب، فا: حرف عطف یا استثناء فیہ ما: نافیہ، انقادت: فعل ماضی، الآمال: فاعل مرفوع، الاّ: اداۃ حصر، لصابر: جار مجرور متعلق انقادت۔

لأستسهلن ...... پورا جملہ فعلیہ جواب قسم۔

(٧) ألا ليت الشبابَ يعودُ يوماً
فأُخبرهُ بمافعل المَشيبُ

شاعر (جو شیخ فانی ہے) مستحیل امر کی تمنا کررہا ہے کہ کاش کہ جوانی کسی دن لوٹ آتی تو اس سے شکوہ کرتا کہ بڑھاپے نے کیا کیا آلام ومصائب ڈھائے ہیں۔

ألا: حرف تنبیہ، لیت: حرف تمنی، الشباب: اس کا اسم منصوب، یعود: فعل مضارع مرفوع ضمیر مستتر ھو فاعل، یوما: ظرف زمان منصوب، جملہ فعلیہ (حالت رفعی میں) لیت کی خبر۔

فا: سببیہ، أخبر: فعل مضارع منصوب ضمیر مستتر أنا اس کا فاعل (حرف ناصب أن یہاں وجوباً محذوف ہے کیونکہ وہ فاسببیہ کے بعد واقع ہے) ہ: أخبر کا مفعول بہ، ب: حرف جر، ما: اسم موصول، فعل: فعل ماضی، المشیب: اس کا فاعل، جملہ فعلیہ صلہ، موصول وصلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق أخبر۔

(۸) ولستُ بحلّالِ التلاعِ مخافةً

ولکن متی یسترفِدِ القومُ أُرفِدِ

میں اونچی جگہوں (ٹیلوں پہاڑیوں) پر کسی ڈر کی وجہ سے اترنے والا نہیں ہوں، لیکن جب لوگ امداد و اعانت طلب کرتے ہیں ان کی مدد کرتا ہوں۔

واؤ ما قبل پر عطف ہے، لستُ: فعل ناقص، أنا ضمیر مستتر اس کا اسم، بحلّال: باحرفِ زائد یا تاکید کے لئے، حلّال لفظاً مجرور، معنیً لیس کی خبر، لہذا محلاً منصوب ہے، مخافةً: مفعول لہ منصوب۔

واؤ: حرفِ عطف، لکن: حرفِ استدراک، متی: اسمِ شرط جازم، (جو شرط و جزاء دونوں کو جزم دیتا ہے) یسترفد: فعل مضارع مجزوم، القومُ: فاعل مرفوع، أرفد: فعل مضارع مجزوم جواب شرط (ضرورت شعری کی وجہ سے دال مکسور پڑھا جا رہا ہے، اصلا مجزوم أُرفِدْ ہے)۔

(۹) رأیتُ اللّٰہ أکبر کلّ شیئی

محاولةً، و أکثرھم جنوداً

میرا ایمان و یقین ہے کہ اللہ ہی قادر و غالب ہے، اور اس کے اوامر و احکامات کو نافذ کرنے والے اس کے لشکر و سپاہ سب سے زیادہ ہیں۔

رأیتُ: فعل و فاعل، اللّٰہ: مفعول بہ اوّل، أکبر: مضاف، کل: مضاف الیہ،

مضاف، شيئى مضاف اليہ،مضاف اور مضاف اليہ مل کر أكبر كا مضاف اليہ، أكبر: اپنے مضاف مضاف اليہ سے مل کر معطوف عليہ، محاولةً: تمیز منصوب۔

واؤ: حرفِ عطف، أكثر مضاف، هم: مضاف اليہ، مضاف اور مضاف اليہ مل کر معطوف، معطوف اور معطوف عليہ مل کر مفعول بہ ثانى، جنوداً: تمیز منصوب۔

(۱۰) و لو أنّ ما أسعى لأدنى معيشةٍ

كفانى - و لم أطلبْ - قليلٌ من المالِ

اگر میں معمولی گذر بسر کے لئے دوڑ دھوپ کرتا تو بہت معمولی مال میرے لئے کافی ہوتا (جبکہ ہم نے دوڑ دھوپ کی ہی نہیں)۔

واؤ: ماقبل پر عطف، لو: حرفِ شرط و امتناع جازم، أنّ: حرفِ مشبہ بفعل، ما: مصدریہ، أسعى: فعل مضارع مرفوع، فاعل ضمیر مستتر أنا، ما أسعى: مصدر کی تاویل میں ہو کر أنّ کا اسم، ل: حرفِ جر، أدنى: مضاف، معيشةٍ: مضاف اليہ، مضاف اور مضاف اليہ مل کر مجرور، جار مجرور قائم مقام خبرِ أنّ، كفانى: فعل ماضى، ن: للوقايہ، ى: مفعول بہ، واؤ حرفِ عطف، لم: نافیہ جازمہ، أطلبْ: فعل مضارع مجزوم، فاعل ضمیر مستتر أنا، و لم أطلبْ: جملہ معترضہ، قليلٌ: موصوف، من المالِ: جار مجرور صفت، موصوف صفت مل کر كفى کا فاعل، پہلا مصرعہ شرط، دوسرا مصرعہ جواب۔

(۱۱) جاء الخلافة أو كانتْ لهُ قدراً

كما أتى ربَّهُ موسى على قدرِ

حضرت عمر بن عبد العزیز نے خلافت کی ذمّہ داری ایسی سنبھالی گویا تقدیری بات تھی، جیسے یہ بات تقدیری تھی کہ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالی نے مناجات و اصطفا کے لئے منتخب فرمایا۔

جاء: فعل ماضی، ضمیر اس کا فاعل (مراد حضرت عمر بن عبد العزیز)، الخلافة: مفعول بہ منصوب، أو: حرف عطف بمعنی واو، كان: فعل ناقص، ضمیر مستتر هى اس کا اسم، له: جار مجرور متعلق قدراً، قدراً: کان کی خبر منصوب، کان اپنے اسم و خبر اور جار مجرور سے مل کر معطوف،

الخلافةَ معطوف علیہ۔

کاف حرف تشبیہ وحرف جر، ما : مصدریہ، أتی فعل ماضی، ربّہٗ: مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدّم، موسی: فاعل موخر، علی قدرٍ: جار ومجرور متعلق أتی، أتی جملہ فعلیہ ما مصدریہ کی تاویل میں ہو کر کاف حرف جر کا مجرور، جار اور مجرور مل کر مصدرِ محذوف کی صفت یعنی جاء إتیاناً کإتیان موسی ربّہٗ.

(۱۲) وقد صار هذا الناسُ إلّا أقلَّهم

ذئاباً علی أجسادهنّ ثیابُ

وہ دیکھو لوگ چند لوگوں کو مستثنیٰ کر کے بھیڑئے بن گئے ہیں جن کے جسموں پر لباس ہیں۔

واو: ماقبل پر عطف ہے، قد: حرف تحقیق، صار: فعل ناقص، هذا: اسم اشارہ تنبیہ کے لئے صار کا اسم، الناسُ: بدل، إلّا: حرف استثنا، أقلّهم: مضاف اور مضاف الیہ سے ملک کر مستثنیٰ، ذئاباً: موصوف، علی حرف جر، أجساد: مضاف، هنّ: مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور قائم مقام خبرِ مقدّم، ثیابُ: مبتدا مرفوع موخر، مبتدا اور خبر مل کر ذئاباً کی صفت، موصوف صفت مل کر صار کی خبر۔

(۱۳) ولو سُئِلَ الناسُ الترابَ لأوشکوا

إذا قیلَ هاتوا أن یملّوا ویمنعوا

اگر لوگوں سے مٹی مانگی جائے اور کہا جائے کہ لاؤ مٹی دے دو تو وہ اکتاہٹ اور بخل سے کام لیں گے۔

واو: ماقبل پر عطف، لو: حرف شرط وامتناع غیر جازم، سُئِلَ: فعل ماضی مجہول، الناسُ: نائبِ فاعل، الترابَ: مفعول بہ ثانی، ل: جوابِ لو شرطیہ، أوشکوا: فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر هم اس کا اسم۔

إذا: ظرف مضاف، قیل: فعل ماضی مجہول، هاتوا: فعل امر، ضمیر أنتم مستتر اس کا فاعل،

جملہ فعلیہ قیل کا مقولہ محلا مرفوع کیونکہ وہ قیل کا نائب فاعل ہے، جملہ قیل ......مضاف الیہ إذا کا محلا مجرور، ھاتوا کا مفعول بہ محذوف (یعنی ھاتوا التراب) أن: ناصبہ، یملّوا: فعل مضارع منصوب، ضمیر مستتر ھم فاعل، یمنعوا اسی پر عطف، أن یملّوا و یمنعوا مصدر کی تاویل میں ہو کر أو شکوا کی خبر، أو شکوا اپنے اسم وخبر سے مل کر لو کا جواب۔

(۱۴) وإن مدّت الأیدی إلی الزاد لم أکن

بأعجلهم ، إذْ أجشع القوم أعجلُ

جب کھانے (زاد) کے لئے ہاتھ بڑھائے جاتے ہیں تو میں ہاتھ بڑھانے میں سب سے بڑھ کر جلد باز نہیں ہوتا کیونکہ سب سے زیادہ لالچی شخص ہی سب سے بڑھ کر جلد باز ہوتا ہے۔

واو: ماقبل پر عطف، ان: حرف شرط، مدت: فعل ماضی مجہول مجزوم، الأیدی: نائب فاعل، إلی الزاد: جار مجرور متعلق "مدت" لم: حرف نفی وجزم، أکن: فعل ناقص مجزوم اس میں ضمیر مستتر أنا اس کا اسم، ب: حرف جر زائد، أعجل: مضاف، ھم: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور خبر، إذْ تعلیلہ، أجشع: مضاف مرفوع، القوم: مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدأ أعجل خبر مرفوع۔

(۱۵) لاتصحبن رفیقا لست تأمنه ،

بئس الرفیقُ رفیقٌ غیرُ مأمونِ

جس رفیق سفر پر بھروسہ نہ ہو اس کا ساتھ نہ دو، بدترین ہم سفر و دمساز ہے وہ جو ناقابل بھروسہ ہو۔

لا: ناہیہ جازمہ، تصحبن: فعل مضارع مجزوم، فاعل ضمیر مستتر (انت) رفیقا موصوف، لست: فعل ناقص ضمیر اس کا اسم، تأمنه: فعل مضارع مرفوع، ھاء: مفعول بہ، فاعل ضمیر (أنت) جملہ فعلیہ خبر، لست اپنے اسم وخبر سے مل کر رفیقا کی صفت، موصوف وصفت، مفعول بہ۔

بئس: فعل ماضی جامد برائے ذم، الرفیق: فاعل مرفوع رفیق: موصوف، غیر مأمون: مضاف ومضاف الیہ صفت، موصوف وصفت مل کر مبتدا موخر، بئس الرفیق خبر مقدم۔

(۱۶) لاتَجزعی ان مُنفساً أهلكته

فإذا هلكتُ فعند ذلك فاجزعی

اگر میں نفیس مال خرچ کرڈالوں تو تم نہ گھبراؤ (اور فقر کا اندیشہ نہ کرو جب تک میں زندہ سلامت ہوں) جب میں مر جاؤں گا تو خوب رولینا۔

لا: ناهیۃ، تجزعی: فعل مضارع مجزوم ضمیر مستتر أنتِ فاعل، إن: شرطیہ، منفسا: مفعول بہ فعل محذوف اهلکت کا، اهلکته: فعل، فاعل اور مفعول بہ جملہ فعلیہ لا محل له من الاعراب، جواب شرط محذوف ہے یعنی إن منفساً أهلكته فلا تجزعی۔

فا: فصیحۃ، إذا ظرفیہ، هلكت: فعل وفاعل، جملہ فعلیہ شرط، فا: زائدہ، عند: ظرف مضاف، ذلك اسم اشارہ مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر متعلق "فاجزعی"

فا: جواب شرط، أجزعی: فعل امر، ضمیر أنت فاعل، جملہ فعلیہ جواب شرط۔

(۱۷) بنفسی تلک الارضُ ماأطیب الرُّبا

وما أحسن المصطاف والمتربّعا

میری جان قربان اس سرزمین پر اس کے ٹیلے کیسے عمدہ، اور موسم گرما اور موسم سرما (بہار) گزارنے کی جگہ کسی حسین ودلکش ہے!

با: حرف جر، نفسی: مضاف ومضاف الیہ مجرور، جار مجرور متعلق خبر محذوف کائنۃ، تلك: اسم اشارہ، الأرض: مشار الیہ اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا، ما: مبتدا، أطیب: فعل ماضی، ضمیر مستتر هو فاعل، الربا: مفعول بہ، جملہ فعلیہ ما مبتدا کی خبر۔

واو: حرف عطف، ما أحسن میں ما مبتدا، أحسن فعل بفاعل، المصطاف والمتربع: معطوف ومعطوف علیہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبر، مبتدا خبر مل کر فعل تعجب کے پہلے جملے پر عطف۔

(۱۸) ولقد علمتُ بأنَّ دينَ محمدٍ

من خيرِ أديانِ البريَّةِ دينَا

مجھے یقین کامل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ان تمام ادیان میں سب سے بہتر ہے جسے لوگ اپنے اپنے طور پر مانتے ہیں۔

واو: قسمیہ، ل: جواب قسم، قد: حرف تحقیق، علمت، فعل، ضمیر مستتر أنا فاعل، ب: حرف جر، إنَّ: حرف تاکید، دین مضاف، محمد: مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ان کا اسم منصوب، من: حرف جر، خیر: مضاف، أدیان: مضاف الیہ مضاف، البریۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خیر کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور إنَّ کی خبر محذوف سے متعلق أن دینَ محمدٍ... پورا جملہ اسمیہ مجرور جار اپنے جار مجرور سے مل کر علمتُ کے دو مفعول کے قائم مقام، دینا: تمیز منصوب۔

(۱۹) قِفْ دون رأيک فی الحیاۃ مجاھدًا

إنَّ الحیاۃَ عقیدۃٌ وجھادٌ

اپنے نظریہ حیات کے سامنے مجاہد و سالار بن کر کھڑے ہو جاؤ کہ زندگی عقیدہ و جہاد کا نام ہے۔

قف: فعل امر، ضمیر مستتر أنت: فاعل، دون رأيك: مضاف ومضاف الیہ مل کر ظرف، فی الحیاۃ: جار مجرور متعلق مجاھدا، مجاھدا: حال منصوب۔

إن: حرف مشبہ بفعل، الحیاۃ: اسم منصوب، عقیدۃٌ و جھادٌ معطوف ومعطوف علیہ خبر مرفوع۔

(۲۰) الأرُبَّ یوم لک منھن صالح

وَلاسیمایومٌ بدارۃ جلجل

لوگوں سنو! نہ جانے کتنے دن ان عورتوں کے ساتھ موزوں اور پر کیف گزرے خصوصیت کے ساتھ وہ دن جو دارۃ جلجل کے مقام پر گزرا۔

ألا: آغاز کلام یا تنبیہ کے لئے، رُبَّ حرف جر زائد، یوم لفظا مجرور، محلا مرفوع، (اس

لئے کہ مبتدا واقع ہو رہا ہے) یارُبَّ: مضاف یوم مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مبتدا، لك: جار مجرور متعلق صفت محذوفہ، منهن: جار و مجرور متعلق خبر محذوف وجوبا، صالح: یوم کی صفت۔

و: استئنافیہ، لا: لائے نفی جنس، سیّ: اس کا اسم منصوب محلا، ما: زائدہ، یا: اسم موصول، سی: کا مضاف الیہ، یوم: مبتدا محذوف کی خبر، (یعنی ھو یوم) یا سیّ مضاف یومٍ: موصوف، بدارة جلجل: صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ مجرور، مضاف ومضاف الیہ مل کر لا کا اسم، خبر محذوف یعنی لا سیّ یومٍ بدارة جلجل کائنٌ۔

(۲۱) یسقطُ الطیرُ حیثُ ینتثر الحَبُّ

وتُغشى منازلُ الکرماء

جہاں دانا ڈالا جائے وہیں پرندہ آگرتا ہے اور شرفاء واسخیاء کے گھروں کو گھیر لیا جاتا ہے۔

یسقطُ: فعل مضارع مرفوع، الطیر: فاعل مرفوع، حیث: ظرف مکان محلًا منصوب، ینتثر الحب: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ ظرف مکان، و او: حرف عطف، تُغشى: فعل مضارع مجہول، منازل الکرماء: مضاف ومضاف الیہ نائب فاعل۔

(۲۲) نثرتُهم فوقَ الأُحیدبِ نثرةً

کما نُثرتْ فوقَ العروسِ الدراھمُ

میں نے سخت بلند ٹیلے پہ ان لوگوں پہ اس طرح مال لٹایا جیسے دلہن پہ مال نچھاور کیا جاتا ہے۔

نثرت: فعل ماضی، ضمیر مستتر أنا فاعل مرفوع، هم: مفعول بہ منصوب، نثرةً: مفعول مطلق منصوب۔

ك: حرف جر للتشبیہ، ما: موصولہ، نثرت: فعل ماضی مجہول، فوق العروس: مضاف ومضاف الیہ ظرف مکان، الدراھم: نائب فاعل۔

(۲۳) وبلدةٍ لیس بھا أنیس

إلا الیعافیرُ وإلا العیسُ

بہت سے ایسے مقامات جہاں کسی انسان کا گزر نہ تھا سوائے جنگلی جانوروں اور بھوری اونٹنیوں کے۔

ولو: بمعنی رُبَّ حرف جر مضاف، بلدة: موصوف، لیس: فعل ناقص، بہا: جار مجرور متعلق خبر محذوف، أنیس: اسم لیس، لیس: اپنے اسم وخبر سے مل کر بلدة کی صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، رب: اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، الا: حرف استثنا، الیعافیر: مستثنیٰ منصوب، اگر انیس سے بدل مانیں تو الیعافیرُ مرفوع ہوگا اس وقت الاّ اداة حصر ہوگا، یہی دونوں صورتیں وإلا العیسُ میں بھی ہیں۔

کم مشینا علی الخطوب کراما

والردی حاسر النواجذ فاغر

ہم مصیبت کے باوجود شریفانہ چال چلے حالانکہ تباہی منہ پھاڑے ہوئے تھی۔

کم: اسم مبہم محلا منصوب، مفعول مطلق، مشینا: فعل ماضی ضمیر مستتر نحن فاعل، علی الخطوب: جار مجرور متعلق مشینا، کراما: حال منصوب۔

واو: حالیہ، الردی: مبتدا مرفوع، حاسر النواجذ: مضاف ومضاف الیہ خبر اول، فاغر: خبر ثانی، مبتدا خبر مل کر حال، لہذا محلا منصوب۔

(۲۵) وظلمُ ذوی القربی أشدُّ مضاضةً

علی المرء من وقع الحُسامِ المهنَّد

رشتہ داروں کا ظلم وستم انسان کیلئے ہندوستانی تلوار کی کاٹ سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

واو: ماقبل پر عطف، ظلم ذوی القربی: مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا، أشد: خبر مرفوع، مضاضة: تمیز منصوب، علی المرء: جار مجرور متعلق بمحذوف۔

من: حرف جر، وقع مضاف، الحسام: موصوف، المهند: صفت، صفت وموصوف مل کر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مجرور، جار مجرور متعلق أشد۔

(۲۶) اتاک الربیعُ الطلقُ یختالُ ضاحکاً

من الحُسن حتی کاد أن یتکلّما

اتاك: فعل ماضی، ك: مفعول به، الربیع الطلق: موصوف صفت فاعل مرفوع، یختال: فعل مضارع مرفوع، ضمیر مستتر فاعل، ضاحکا: حال منصوب، من الحسن: جار مجرور متعلق ضاحکاً، حتی: ابتدائیہ، کاد: فعل ناقص، ضمیر مستتر ھو اس کا اسم، أن یتکلما: فعل مضارع منصوب، ضمیر مستتر ھو فاعل، جملہ فعلیہ کاد: کی خبر منصوب۔

(۲۷) أبا خراشة أما انت ذا نفر

فان قومی لم تأکلھم الضبع

اے ابوخراشہ! اگر تم بڑی نفری رکھتے تھے تو میری قوم کو گوہ نے کھایا نہیں تھا!

أبا خراشة: مضاف ومضاف الیہ منادی منصوب (حرف اداۃ محذوف) أما، دو لفظوں ان مصدریہ اور ما زائدہ سے مرکب۔

انت: ضمیر منفصل کان محذوف کا اسم، ذانفر: مضاف ومضاف الیہ کان محذوف کی خبر منصوب۔

فان؛فا: استئنافیہ، ان: حرف مشبہ بفعل، قومی: مضاف ومضاف الیہ ان کا اسم۔

لم: حرف نفی وجزم، تأکلھم: فعل مضارع مجزوم، ھم: مفعول بہ منصوب محلا، الضبع: فاعل، جملہ فعلیہ ان کی خبر مرفوع۔

(۲۸) اذا غضبت علیک بنو تمیم

حسبت الناس کلھم غضابا

جب تم سے بنو تمیم کے لوگ ناراض ہو جائیں تو سارے انسانوں کو ناراض سمجھو۔

إذا: ظرفیہ شرطیہ، غضبتْ: فعلِ ماضی، علیك: جار مجرور متعلق غضبتْ، بنو تمیم: مضاف ومضاف الیہ فاعل، حسبتَ: فعل ماضی، ضمیر مستتر أنت فاعل، الناسَ: مفعول بہ اوّل، کلّھم: تاکید برائے الناسِ، غضاباً: مفعول بہ ثانی۔

(۲۹) أحيا أميرُ المومنين محمّدٌ

سنن النبی حلالَها و حرامَها

امیر المومنین محمد نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں یعنی حلال وحرام کے احکام کو زندہ کیا۔

أحیا: فعل ماضی، أمیر المومنین: مضاف ومضاف الیہ مبدل منہ، محمدٌ بدل، سنن النبی مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ حرامها: مضاف ومضاف الیہ معطوف علیہ، واو: حرف عطف، حلالها: مضاف ومضاف الیہ معطوف، معطوف ومعطوف علیہ بدل، بدل ومبدل منہ مفعول بہ۔

(۳۰) أقسم باللهِ أبو حفصٍ عمر

ما مسّها من نقبٍ ولا دبرِ

أقسم: فعل ماضی، باللهِ: جار مجرور متعلق أقسم، أبو حفصٍ: مضاف ومضاف الیہ فاعل، عمر: عطفِ بیان، ما: نافیہ، مس: فعل ماضی، ها: ضمیر مفعول بہ، من نقبٍ: جار مجرور معطوف علیہ محلاً مرفوع، واو: حرفِ عطف لا زائدہ ما کی تاکیدِ نفی کے لئے، دبرٍ: معطوف، معطوف ومعطوف علیہ مل کر مسّ کا فاعل، جملہ فعلیہ جوابِ قسم۔

(۳۱) کأینٍ تری من صامتٍ لک معجب

زیادته أو نقصهُ فی التکلّمِ

کتنے ایسے لوگوں کو تم دیکھو گے کہ وہ خاموش ہیں اور مرعوب کر دیتے ہیں، مگر ان کے علم کی کمی وزیادتی کا راز گفتگو سے ظاہر ہو جاتا ہے

واو: ماقبل پر عطف، کأیّنْ: اسمِ کنایہ محلاً منصوب مفعول بہ اوّل (لتری) یا مفعول مطلق، تری: فعل مضارع، ضمیر مستتر أنتَ فاعل، من: حرفِ جر، صامتٍ: مبدل منہ، لك: جار مجرور متعلق معجب، معجبٍ: بدل، بدل ومبدل منہ مل کر تمیز۔

زیادتهُ: مضاف ومضاف الیہ معطوف علیہ، أو: حرفِ عطف، نقصهُ: مضاف و مضاف الیہ معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مبتدا، فی التکلّمِ: جار مجرور متعلق خبرِ

محذوف، یا: قائم مقام خبر، مبتدا خبر مل کر تری کا مفعول بہ ثانی، محلا منصوب۔

(۳۲) هي الدنيا تقولُ بملإِ فيها

حذارِ حذارِ من بطشي و فتكي

یہ دنیا منہ بھر بھر کے کہتی ہے کہ میری پکڑ اور حملے سے بچو بچو۔

هي: ضمیر شان مبتدا مرفوع، الدنیا: مبتدا ثانی مرفوع، تقولُ: فعل مضارع، فاعل ضمیر مستتر هي، بملإ فیها: جار مجرور متعلق تقولُ، جملہ فعلیہ مع متعلق خبر مرفوع برائے مبتدائے ثانی، مبتدا خبر (جملہ اسمیہ) خبرِ مبتدا اوّل۔ حذارِ: اسم فعل امر، فاعل ضمیر مستتر أنتَ، حذار (ثانی): اسمِ فعل امر، فاعل ضمیر مستتر أنتَ، تاکید حذار اول، من: حرف جر، بطشي: مضاف و مضاف الیہ معطوف علیہ، واو: حرف عطف، فتکي: مضاف و مضاف الیہ معطوف، معطوف و معطوف علیہ مجرور، جار مجرور متعلق حذارِ، جملہ حذارِ و ما بعدها قول کا مقولہ یا مفعول بہ۔

(۳۳) کلتا یدیهِ غیاثٌ عمّ نفعهما

تستوکفانِ ولا یعروهما عدمُ

ان دونوں کے ہاتھ کی مثال اس بارش کی سی ہے جس کا فیض عام ہے، ان دونوں ہاتھوں سے بارانِ رحمت طلب کی جاتی ہے اور انہیں فقر لاحق نہیں ہوتا۔

کلتا: مضاف، یدیهِ: مضاف مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مبتدا مرفوع، غیاث: موصوف، عمّ: فعل ماضی، نفعهما: مضاف و مضاف الیہ فاعل، جملہ فعلیہ غیاثٌ کی صفت، غیاث اپنے موصوف صفت سے مل کر خبر مرفوع۔

تستوکفان: فعل مضارع مرفوع مجهول، ضمیر مستتر هما نائب فاعل، جملہ فعلیہ معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لا: نافیہ، یعرو: فعل مضارع مرفوع، هما: ضمیر مفعول بہ، عدم: فاعل، جملہ فعلیہ معطوف، معطوف و معطوف علیہ مل کر جملہ حالیہ محلا منصوب، ذو الحال، نفعهما میں هما کی ضمیر، یا یدیهِ.

حکایات

(۱)

حُـکِـیَ أنَّ مُهَلْهِلا اشترى عَبدَين يَغزُوَانِ معه، فلما طالَ عليهما أمرُهُ، و تَـعِـبا، أجـمـعـا عـلى قتله مَعَ أنّه أكرمَ مثواهما ، فقال لهما : ان كنتما قاتِلَين فَـأبْـلِـغَـا عَـنّى هذه الرسالةَ الى أهلى، وكان من فحولِ الشعراءِ المُتَقَدِّمِين ، فقالا : هاتِ رسالتَک، فانّا نُبَلِّغُها اليهم ، فقال:

مَن مُبلغٌ عنى بأنَّ مُهلهِلاً ‏ ‏ ‏ للهِ درُّكما و درُّ أبيكما

فـلـمّا قَتَلاه وَ انْصرَفا ، قالوا لهم : ما فَعَلَ سَيِّدُكما ؟ قالا : ماتَ، فدفنّاهُ، فـقـيـل لهـمـا ، هـل أوصَـى بِشيئٍ حين مات ؟ قالا: أوصانا بِکَیْتَ و کَیتَ، و أنشـدَا البَيـتَ ، فـلـم يدرِ أحدٌ ما أرادَ، و قالوا : ما هذا بِشِعْرِ مُهلهِل ، فقالت اِبْـنَتُهُ:ما كان أبى رَدِئَ الشّعرِ ، ولا سَفْسَافَ الكلامِ ، و انّما أراد أن يُخبرَكم بأنّ العَبدَين قتلاهُ، فقيل لها: من أين لَکِ هذا؟قالت:اِنَّهُ قال:

من مبلغٌ عنى بأنَّ مهلهلاً ‏ ‏ ‏ أضْحَى قتيلا بالفلاةِ مُجَنْدَلا

لله درُّكما و درُّ أبيكما ‏ ‏ ‏ لا يَبرحُ العبدان حتى يُقْتَـلا

قال الراوى: فَقُرِّرَ العبدانُ فَأقَرَّا على ذلک فَقُتِلا.

(۱) حکایت ہے کہ مہلہل بن ربیعہ نے دو ایسے غلام خریدے جو اس کے ساتھ جنگوں میں شریک رہا کرتے تھے، جب معاملہ بہت طول کھینچا اور دونوں غلام تھک کر ہار گئے، تو دونوں نے مالک کے قتل کا تہیہ کرلیا، حالانکہ اس نے انہیں بہت اچھی طرح سے رکھا تھا، مہلہل نے ان سے کہا: اگر تم مجھے مار ہی ڈالو تو میری جانب سے میرے گھر والوں کو یہ پیغام پہونچا

دینا۔ مہلہل بلند پایہ اور پیش رو شعراء میں تھا۔ دونوں نے کہا: لاؤ اپنا پیغام (خط) ہم اسے ان تک پہنچادیں گے، چنانچہ مہلہل نے یہ شعر پڑھا:

"ہماری جانب سے کون یہ بتائے گا کہ مہلہل ....تم دونوں اور تمہارے باپوں کی کثرت خیر کا کیا پوچھنا"۔

جب اِن دونوں نے اُس کو مار ڈالا اور واپس لوٹے تو لوگوں نے پوچھا: تمہارے مالک کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا: وہ تو مر گیا اور ہم نے اس کو دفن کر دیا، پوچھا کیا مرتے وقت اس نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: اس طرح کی باتیں ہم کو پہنچانے کو کہا تھا اور شعر پڑھ کر سنا دیا، مگر کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا، یہ مہلہل کا شعر نہیں ہوسکتا! مہلہل کی بیٹی نے کہا: میرا باپ ایسا گھٹیا اور لایعنی کلام نہیں کہا کرتا تھا، البتہ اس کا مقصد یہ بتانا تھا کہ ان دونوں غلاموں نے میرے باپ کو قتل کیا ہے، لوگوں نے پوچھا یہ بات تمہیں کیونکر معلوم ہوئی؟ تو لڑکی نے یہ دو اشعار پڑھے:

"میری جانب سے کون خبر دے گا کہ مہلہل دشتِ بے آب میں قتل کیا گیا ہے"

تمہارے اور تمہارے باپوں کی کثرت خیر کا کیا پوچھنا! ہاں یہ دونوں غلام جان لئے بغیر نہ ہٹنے پائیں"۔

راوی کا بیان ہے کہ ان سے جرم کا اعتراف کروایا گیا تو انہوں نے قبول کیا، چنانچہ بدلے میں ان کی جان لی گئی۔

(۲)

ان الزَمَخشَرِی کان أعرجَ، فَسُئِلَ عن ذلک، فقال: دُعاءُ الوالدۃِ، و ذلک أنّی کنتُ فی صِبایَ أمسکتُ عُصفوراً، و رَبَطتُه بِخَیطٍ فی رِجلِهِ، فأفلَتَ مِن یَدِی، وأدرکتُهُ، و قد دخل فی خَرقٍ مِن الجِدارِ، فَجَذَبتُهُ، فَانقَطَعَتْ رجلُه بالخیط، فتألَّمَتْ والدتی لذلک و قالت: قطع اللّٰهُ رِجلَ الأَبعَدِ کما قطعتَ رِجلَه، فلما وصلتُ الی سِنِّ الطَّلَبِ، رحلتُ الی بخاری

لِطلبِ العلم، فَسقطتُ عن الدَّابَّةِ ، فَانكسرتْ رِجلی ، و عَمِلتُ عملا أوجَبَ قَطْعَهَا ، فَاحْذَرْ من دعائها عليک.

(۲) مشہور معتزلی عالم علامہ زمخشری ایک پیر سے معذور (لنگڑے) تھے، لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا: والدہ کی بددعا، ہوا یہ کہ میرا بچپنا تھا، میں نے ایک دن ایک گوریّا پکڑ لیا اور اس کے پیر میں ایک دھاگا باندھ دیا، اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا، میں نے اس کو دوبارہ پکڑا، وہ دیوار کے ایک شگاف میں گھس گیا تھا، جب رسی پکڑ کے اس کو کھینچا تو اس کا پیر کٹ گیا، اس واقعہ سے میری والدہ کو بڑی تکلیف ہوئی انہوں نے کہا: اللہ اس بے رحم کا پیر کاٹ ڈالے جس طرح سے اس کا پیر کاٹ ڈالا گیا ہے، جب میں طلب وجستجو کی عمر کو پہنچا تو حصول علم کے لئے سفر کر کے بخارا گیا، اور ایک دن سواری سے گرا تو میرا پیر ٹوٹ گیا، پھر ایسی حرکت کی کہ اس کو کاٹنا پڑا، لہٰذا ماں کی بددعا سے بچ کے رہو۔

(۳)

حُكِيَ أنّ نوح بن مريمَ قاضِي مَرْوَ أراد أن يُزَوِّجَ اِبنتَهُ ، فاستشار جاراً له مَجُوسِيّاً ، فقال: سبحانَ اللهِ ، يَستفتونک و أنت تَستَفتِينِي ، قال: لا بدَّأنْ تُشِيرَ عَلَيَّ ، فانّ نبيَّنا ﷺ قال: ما خاب ، من استشارَ ، قال المجوسيُّ نعم ! كذلک سمعتُ أن نبيكم قال: المستشارُ مُوتمنٌ ، فاسمعِ الآن؛ أنَّ رَئِيسَنا كِسرَى كان يختارُ المالَ ، و رئيسُ الروم قيصرَ ، كان يختارُ الحسبَ و النسبَ ، و رئيسُكم مُحمدٌ (ﷺ) كان يختارُ الدينَ ، فَانظُرْ أنت بِأيِّهِمُ تَقتدِی ، و بِهَدْيِ مَن تَهتدِی ، و المُتَدَيِّنُ المُؤسِرُ أفضلُ.

(۳) حکایت ہے کہ مرو کے قاضی نوح بن مریم نے اپنی لڑکی کی شادی کرنا چاہا تو اپنے ایک مجوسی (آتش پرست) پڑوسی سے مشورہ طلب کیا، اس نے کہا: سبحان اللہ! لوگ آپ سے مسائل دریافت کرتے ہیں، آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں، انہوں نے کہا: نہیں! تم ضرور مشورہ دو کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مشورہ کیا کرے وہ ناکام ونامراد نہیں ہوتا، مجوسی

نے کہا: ہاں میں نے بھی سنا ہے کہ آپ کے نبی نے فرمایا ہے: مشیر کار کو امانت دار ہونا چاہئے، تو سنئے ہمارے بادشاہ کسری مال کو پسند کرتا تھا، روم کا بادشاہ قیصر حسب و نسب اور شرافت و نجابت کو پسند کرتا تھا اور تمہارے سردار محمد (ﷺ) دین کو پسند کرتے ہیں، تو آپ غور کر لیں کہ کس کی اقتداء کرنی ہے اور کس کے طریقے پر چلنا ہے، البتہ خوشحال دین دار افضل ہے۔

(٤)

أسدٌ كان جائِعاً، فخرج لِيَتَصَيَّدَ، وَاصْطَحَبَهُ ثعلبٌ و ذِئبٌ، فَاصْطادُوا حماراً و أرنباً و ظبياً، فقال الأسدُ للذئبِ : اِقسم بيننا ، فقال الذئبُ: الحمارُ للأسدِ ، و الأرنبُ للثعلبِ، و الظبيُ لي ، فغضبَ الأسدُ، و ضربه في رأسه فَرَضَحَها، ثم أقبل على الثعلب و قال: ما أجهلَ صاحبَک بالقِسْمَةِ ، هاتِ أنتَ ؟ فقال الثعلبُ : الأمرُ واضحٌ مِن ذلک، الحمارُ للمَلِک لِغَدَائِه يَتغَدّى به ، و الغزالُ لعَشاءِه يَتَعَشّى به ، والأرنبُ يتفكّهُ به بين ذلک، فقال له الأسدُ : للهِ درُّک ! ما أقضاک ! من علّمک هذا؟ ما أعلمک بالفرائضِ! قال الثعلبُ : عَلَّمَنِي التاجُ الأحمرُ الذي ألبستَه هذا الذئبَ ، وأشار اليه .

(۴) ایک شیر بھوکا تھا، وہ شکار کے لئے نکلا، اس کے ساتھ ایک لومڑی اور بھیڑیا بھی ہو لئے، انہوں نے ایک گدھا، ایک خرگوش اور ایک ہرن کا شکار کیا، پھر شیر نے بھیڑیئے سے کہا: تم تقسیم کرو، اس نے کہا گدھا شیر کے لئے، خرگوش لومڑی کے لئے اور ہرن میرے لئے، یہ تقسیم دیکھی تو شیر کو غصہ آیا، اس نے اس کے سر پر دے مارا اور زخمی کر دیا، پھر لومڑی کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: تمہارا ساتھی بانٹنے کے کام سے کس قدر جاہل ہے! یہ کام اب تم کرو، لومڑی نے کہا: معاملہ بالکل صاف ہے، گدھا شیر کے دوپہر کے کھانے کے لئے، ہرن رات کے کھانے کے لئے اور خرگوش ان دونوں اوقات کے بیچ میں تفریح طبع کے لئے، شیر نے کہا: کیا خوب؟! تمہارا فیصلہ کیا ہی عمدہ ہے، یہ بات تم کو کس نے سکھائی؟! فرائض کے تم کیسے بڑے عالم ہو!! لومڑی نے کہا: مجھے یہ بات اِس سرخ تاج نے سکھائی جسے آپ نے اس بھیڑئے کو

پہنایا ہے، یہ کہتے ہوے اس نے بھیڑیے کی طرف اشارہ کیا۔

(۵)

قیل: انّ الحجّاجَ خرج یوماً مُتَنزِّهاً، فلمّا فرغ من تَنَزُّهِهِ، صَرَف عنه أصحابُه، و انْفَرَدَ هو بنفسه، فاذا هو بشیخٍ مَن عَجُلٍ، فقال له: مِن أین أیها الشیخُ؟ قال مِن هذه القَریَةِ، قال: کیف تَرَونَ عُمَّالَکم؟قال: شرُّ عُمّالٍ یَظلِمُون النّاسَ ،و یَستَحِلُّون أموالَهم، قال: فکیف قولُک فی الحجّاجِ؟ قال: ذلک ،ما وُلِّیَ فی العراق أشرُّ منه–قبحّهُ اللهُ تعالی و قبّح مَن اسْتَعْمَلَهُ– ! قال: أتعرفُ من أنا؟ قال: لا، قال: أنا الحجاج بن یوسف الثقفی!فقال الشیخُ: أ تعرفُ من أنا؟ قال: لا ، قال: أنا مجنونُ بنی عجلٍ، أُصْرَعُ کلَّ یومٍ مرَّتَینِ، فضحک الحجّاجُ و أمرَ له بِصِلَةٍ.

(۶) کہا جاتا ہے کہ ایک دن حجاج بن یوسف ثقفی تفریح کے لئے نکلا، جب سیر وتفریح سے فارغ ہوا، تو اس کے مصاحبین اس کو چھوڑ کر واپس چلے آئے اور حجاج تنہا رہ گیا، اتنے میں اس کی ملاقات ایک شیخ سے ہوئی، پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا: اس بستی سے، پوچھا کارکنانِ حکومت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا وہ بدترین کارکن ہیں، لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مالوں کو حلال سمجھ بیٹھے ہیں! پھر پوچھا کہ حجاج کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ شیخ نے کہا: اس سے زیادہ بُرا والی (گورنر) عراق میں اب تک تعینات نہ ہوا۔ اللہ اس کا برا کرے اور اس کو گورنر بنانے والے کا برا کرے - پوچھا تمہیں معلوم میں کون ہوں؟ کہا نہیں: حجاج نے کہا: میں حجاج بن یوسف ثقفی ہوں، شیخ نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں؟ کہا نہیں، کہا: میں قبیلۂ بنو عجل کا پاگل شخص ہوں، روزانہ دو مرتبہ مرگی کی بیماری کی وجہ سے گر پڑتا ہوں، حجاج ہنس پڑا اور اسے بھاری بھر کم انعام و بخشش دئے جانے کا حکم دیا۔

(۶)

قیل :انَّ طَبَةَ بن اُدّ کان له ابنان؛ سعدٌ و سعیدٌ،فخرجا الی سفرٍ،

فهلک سعدٌ و رجع سعیدٌ، ثم خرج والدُهما ضبّةُ بعد ذلک فی الأشهُرِ الحُرُمِ، یَسِیْرُ و یَتفحَّصُ عن اِبْنِهِ، و کان معه فی هذا السفرِ الحارثُ بن کَعبٍ، فبینا هما ذاتَ یومٍ یَتحدثَّان سَائِرَین، اذ مرَّا بمکانٍ، فقال الحارثُ: لقیتُ بهذا المکان شاباًّ، صِفَتُه کذا و کذا فَقَتلتُه، و هذا سیفُه، فقال له ضبّةُ أَرِنی السیفَ، فأعطاه اِیَّاهُ، و اذا هو سیفُ اِبنِهِ سعدٍ، فقال له ضبّةُ: الحدیثُ ذو شُجُونٍ، ثُمّ انّه قتل الحارثَ، فلامه الناسُ علی اسْتِحْلالِ الشهرِ الحرامِ، فقال: سبقَ السیفُ العَذَلَ، فصار مَثلاً.

(٦) کہا جاتا ہے کہ ضبّہ بن اُدّ کے دو بیٹے سعد اور سعید تھے، وہ دونوں ایک سفر پر نکلے، اتنے میں سعد ہلاک ہوگیا اور سعید لوٹ آیا، پھر اس کا باپ ضبہ حرمت والے مہینوں میں گھر سے نکلا، وہ چلا جا رہا تھا، اور اپنے لڑکے کو تلاش کر رہا تھا، ساتھ میں حارث بن کعب بھی تھا، ایک دن وہ دونوں باتیں کرتے چلے جا رہے تھے، کہ ایک جگہ سے ان کا گذر ہوا، حارث نے کہا: اس جگہ میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی تھی، اس کا حلیہ ایسا ایسا تھا، میں نے اسے مار ڈالا، یہ اس کی تلوار ہے، ضبّہ نے کہا ذرا مجھے اپنی تلوار تو دِکھانا، چنانچہ حارث نے اپنی تلوار ضبہ کو دے دی، تلوار تو ضبہ کے بیٹے سعد ہی کی تھی، اس نے کہا واقعہ بڑا المناک ہے، اتنا کہہ کر اس نے حارث کو قتل کر دیا، لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے ضبہ کو برا بھلا کہا کہ تم محترم مہینے کو حلال سمجھ بیٹھے ہو اس نے کہا: تلوار لعن طعن سے پہلے ہی اپنا کام کر گئی، چنانچہ اس کا یہ کہنا کہاوت (ضرب المثل) بن گیا۔

(٧)

قیل: لمّا تشَاغَلَ عبدُ الملکِ بنِ مَروانَ بِقتالِ مُصعبِ بْنِ الزُبَیْرِ، اجتمع وجوهُ الرومِ الی مَلِکِهِم، و قالوا: قد أمْکَنَتْکَ الفرصةُ من العربِ، فقد تشاغلَ بعضُهم ببعضٍ، ووقع بأسُهم بینهم، والرأیُ أن تَغْزُوَهُم فی بلادهم، فانّک تُذِلُّهُم وتنالُ حاجتَک منهم، فنهاهم عن ذلک، فأبَوا

عليه الا أن يَّفعَلَ ، فلمّا رأى ذلك دَعَا بِكَلبَينِ ، فَأَحرَشَ بينهما ، فَاقْتَتَلا قِتَالاً شديداً، ثم دعا بِذِئبٍ، فَخَلَّاهُ بينهما ، فلما رأى الكلبانِ الذئبَ تركا ما كان بينهما ، و أقبلا على الذئبِ حتّى قتلاه ، فقال ملكُ الرومِ : هكذا العربُ يَقْتَتِلُون بينهم ، فاذا رَأَونا ، وهم مُجتَمِعُون، تركوا ذلك، و أقبلوا علينا، فعرف الناسُ صدقَ قوله ، و رجعوا عما كانوا عليه.

(۷) حکایت ہے کہ عبدالملک بن مروان (اموی خلیفہ) مصعب بن زبیر (حضرت عبداللہ بن زبیر کے بھائی) سے جنگ کرنے میں الجھا رہا تو روم کی سرکردہ شخصیتیں اپنے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ عربوں کی جانب سے یہ آپ کو موقع مل گیا ہے، وہ ایک دوسرے میں الجھے ہوئے ہیں اور ان کی آپس میں جنگ برپا ہے، ہماری رائے یہ ہے کہ ہم ان کے ملک میں حملہ کر دیں، یقیناً آپ انہیں ذلیل وخوار کرسکیں گے، بادشاہ نے لوگوں کو ایسا کرنے سے روکا، مگر لوگوں نے اصرار کیا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے، بادشاہ نے یہ صورت حال دیکھی تو دو کتے منگوائے، پھر ان دونوں کو آپس میں بھڑا دیا، وہ دونوں بری طرح سے لڑتے رہے، پھر ایک بھیڑیا طلب کیا اور دونوں کتوں کے بیچ چھوڑ دیا، جب کتوں نے اس بھیڑیے کو دیکھا تو آپس کی لڑائی چھوڑ کر بھیڑیے کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے مار ڈالا، روم کے بادشاہ نے کہا: عربوں کا یہی حال ہے، وہ آپس میں لڑ رہے ہیں، جب وہ ہمیں دیکھیں گے، اس حال میں کہ وہ متحد ہو چکے ہوں گے تو اپنی آپس کی لڑائی چھوڑ کر ہماری طرف آئیں گے، یہ سن کر لوگوں کو بادشاہ کی بات کی حقیقت سمجھ میں آگئی اور اپنے ارادے سے باز آگئے۔

(۸)

قيل: كان رجلٌ له غلامٌ، فَبَاعَهُ ، و قال للمُشترى : اِنّى أَبرَأُ اليك من كُلِّ عَيبِهِ الاَّ عَيباًواحداً ، قال: وما هو؟ قال النميمةُ، قال: أنتَ بَرِئٌ منه، فَاِنّى لا أقبلُ قَولَهُ،فما لَبِثَ الاّ قليلًا حتى أَتَى الى السَّيِّدِ،وقال: اِنّ اِمرَأَتَكَ تُرِيدُ أن تَقتُلَكَ و تَتَزَوَّجَ غَيرَكَ،قال:وما يُدريك ؟قال:قد عَرفتُ ذلك،

فَتَنَاوَمْ عليها، فانّه سَيَظهرُ لك ما أَقولُ، ثمّ أَتَى الى المرأةِ،وقال: انّ زَوجَكِ يُريدُ أن يَخلَعَكِ، ويَتزَوَّجَ غيرَكِ، فهل لكِ أن أَرقِيَكِ؟فَيرجِعُ اليكِ حُبُّهُ ،قالت :نعم،ولكَ كذا و كذا،قال: اِئْتِنِى بِثَلاثِ شَعَراتٍ من تَحتِ حَنَكِهِ،فلمّا دَنَتْ منه لِتَنَاوَلَ الشَّعْرَ، قام اليها بالسيفِ، و لم يَشُكَّ فيما قال له الغلامُ، فَقَتَلَهَا، و جاءَ اِخوَةُ المرأةِ، فقتلوا الزوجَ، فذهبا كلاهُمَا بِسُوءِ صَنِيعِ عَبدِهِمَا، و قَبُولِهِمَا نَمِيمَتَهُ، فَنَعُوذُ بالله من النميمة.

(۸) حکایت ہے کہ کسی شخص کے پاس ایک لڑکا (غلام) تھا جسے اس نے فروخت کردیا اورخریدنے والے سے کہا؛ ایک عیب کے علاوہ میں اس کے سارے عیوب سے براءت ظاہر کرتا ہوں، خریدار نے کہاوہ کیا؟ کہا کہ چغلی !اس نے کہا: تم اس کی طرف سے بریٔ الذمہ ہو، میں اس کی بات قبول نہ کروں گا، ابھی تھوڑا وقت گذرا تھا کہ غلام اپنے مالک کے پاس آیا اور اس نے کہا :آپ کی بیوی آپ کو قتل کر کے دوسرے مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے، مالک نے کہا تمہیں کیسے معلوم؟ اس نے کہا مجھے اس کا علم ہے، آپ اس کے سامنے نیند سے سونے کا سوانگ رچئے، میں جو کہہ رہا ہوں وہ ظاہر ہو جائے گا، پھر غلام اس کی بیوی کے پاس آیا، اور کہا: آپ کا شوہر آپ کو چھوڑنے کا ارادہ کر رہا ہے اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہ رہا ہے، تو کیا میں آپ کے لئے جھاڑ پھونک کروں کہ اس کی محبت واپس آجائے؟ اس نے کہا: ہاں! اور میں تمہیں ایسا ایسا انعام دوں گی، غلام نے کہا: آپ اس کی داڑھ کے نیچے (گردن) کے تین بال لے آئیے، جب وہ بال لینے کے لئے اپنے شوہر کے قریب گئی (ہاتھ بڑھایا) تو وہ تلوار لے کہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اسے اپنے غلام کی بات پر ذرا بھی شک باقی نہ رہا۔ اور اپنی بیوی کو قتل کردیا، پھر عورت کے بھائی بند آئے اور انہوں نے شوہر کو مار ڈالا، چنانچہ میاں بیوی دونوں ہی اپنے غلام کی بری حرکت کی وجہ سے اور اس کی لگائی بجھائی کو مان لینے کی وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے، ایسی چغلی سے خدا کی پناہ۔

(۹)

قيل: غاب المُتَلَمِّسُ الشاعِرُ خائفاً من بَنِي النُّعمانِ غَيبةً طَويلةً، لأنّه

كان هَجَاهُم فأُشِيعَ عليه خَبرُالموتِ ، و كانت له زَوجةٌ جملية، فأشارَ عليه أهلُها بالزِوَاجِ فَأَبَتْ فَأَلَحُّوا عليها ، و زَوّجُوها على كُرهٍ منها رجلاًمن قومِها ، فلمّا كانت ليلةُ زَفَافِهَا ، قَدِمَ المُتَلَمِّسُ لَيلاً ، فَسَمِعَ فى الحَىِّ صَوتَ طَبلٍ، و هَمْرَجَة فَرحٍ، فسأل بعضَ الصِّبيَانِ ، ما هذا؟فقالوا اِنّ فُلانَةً زوجة المُتَلَمّسِ زُوِّجَت من غيره ، و ها هو دَاخلٌ عليها ، قال: فَتَحَايَلَ المتلمسُ حتّى دَخلَ فى جُملَةِ النساءِ، و هى على مِنَصَّتِهَا ، فلمّا زُفِّيَ العريسُ اليها ، و أَمسَكَ بِيَدِهَا ، تَنَفَّسَتِ الصُّعَدَاءَ ، و قالت:

ألا لَيتَ شِعرِى و الحوادثُ جَمَّةٌ ۔ بأىِّ بلادٍ أنتَ يا مُتَلَمِّسُ

فأجابها المتلمسُ:

بِأَقرَبِ دارٍ يا أُمَيمةُ فَاعلِمِى ۔ ما زِلتُ مُشتاقاً اِذِ الرَّكبُ عَرَّسُوا

قال الراوى: فَفَطِنَ العَرِيسُ ،ونَهَضَ خارجاً و قال:

فَكُونَا بخيرٍ ثَمَّ بِيْتَا بِمِثْلِهِ ۔ خَلاَ لَكُمَابَيتٌ كريمٌ و مَجلسُ.

(۹) روایت ہے کہ متلمس شاعر بنی نعمان (حیرہ کا بادشاہ) کے ڈر سے ایک طویل زمانے تک غائب رہا، کیونکہ اس نے اس کی ہجو (شعر میں برائی) کی تھی چنانچہ اس کی موت کی خبر اڑ گئی، اس کی بیوی نہایت حسین وجمیل تھی، گھر والوں نے مشورہ دیا کہ شادی کرلو، اس نے انکار کیا، لوگوں نے اصرار کیا اور اس کی مرضی کے علی الرغم قبیلے کے ایک مرد سے زبردستی شادی کردی، جب شبِ زفاف کا وقت آیا تو رات ہی میں متلمس آ پہنچا، اس نے محلے میں ڈھول کی آواز اور خوشی ومسرت کا شور وہنگامہ سنا تو کسی بچے سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ بچوں نے کہا کہ متلمس کی بیوی کی شادی اس کے قبیلے کے کسی مرد سے ہو رہی ہے اور وہ اس وقت اس کے پاس آرہا ہے، متلمس حیلے بہانے سے عورتوں کی بھیڑ میں داخل ہوگیا، اس کی بیوی عروسی لباس میں دلہن کی کرسی پر بیٹھی تھی، جب نوشے کو دلہن کے پاس بھیجتے ہوئے میل ملاپ اور اولاد کی دعا دی جارہی تھی اور اس نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا، عورت نے آہِ سرد بھری

اور کہا: ''حوادث زمانہ کا انبار ہے، کاش میں جانتی کہ متلمس تم کہاں ہو؟''، اتنے میں فوراً متلمس نے جواب دیا: ''اے اُمیمہ! تمہیں معلوم ہو کہ میں بہت قریب ہوں، قافلہ والوں نے رات کی آخری پہر جب پڑاؤ کیا میں ہمیشہ تیرا مشتاق رہا''۔

راوی کا بیان ہے کہ نوشہ سارا معاملہ سمجھ گیا اور اٹھ کر یہ کہتے ہوئے باہر چلا گیا: ''تم دونوں شاد رہو اور مسرت کی رات گذارو، عمدہ گھر اور رہائش گاہ صرف تمہارے لئے''۔

(۱۰)

كان بعضُ العُبَّادِ مُقيماً في بعضِ الجبالِ، و كان يَاتِيهِ رِزْقُهُ كُلَّ يومٍ مِن حَيثُ لا يَحْتَسِبُ؛ رَغيفٌ يَسُدُّ به جُوعَهُ، ويَشُدُّ به صُلْبَهُ، فلم يَأتِهِ في يومٍ من الأيّام ذلك الرغيفُ، فَطَوى لَيلَتَهُ تلك على الجُوعِ،فلمّا أصبحَ، زادَ جوعُهُ ،و كان في أسفلِ الجبلِ قريَةٌ، سُكّانُها نصارَى، فَنزلَ العابدُ من الجَبلِ، يَلتمسُ قُوتاً من القريةِ، فَوَقَفَ على بابٍ، و طَلَبَ طعاماً من أهلِهِ، يَسُدُّ به جُوعَهُ، فدفع اليه صاحبُ المنزلِ ثَلاثَةَ أرغِفَةٍ، فَأَخَذَهَا، و تَوَجَّهَ قَاصِداً للجبلِ، و كان لِصاحبِ البيتِ كَلبٌ، فَاتَّبَع العابدَ، وجعل يَنْبَحُ عليه، فَأَلقَى اليه رغيفاً،وَانطَلَقَ، فَأَكَلَ الكلبُ ذلك الرغيفَ،ثُمَّ اتَّبَعَ العابدَ، وأَخذَ في النُّبَاحِ ،حتّى كاد أن يَعْقِرَهُ ،فَأَلقَى اليه رَغيفاً آخرَ، فَتَشَاغَلَ به، و ذهب العابدُ الى أن تَوَسَّطَ الجَبَلَ،فأكلَ الرغيفَ الآخرَ، وَ اقتفى أَثَرَ العابدِ فَأَلقَى اليه الرغيفَ الثالثَ، فأكله، ثُمَّ اتبَعَ العابدَ، و أخذَ في النُّبَاحِ، فَالْتَفَتَ العابدُ اليه، وقال :يا عَديمَ الحَيَاءِ! أَخذتُ مِن بَيتِ صَاحِبِكَ ثَلاثَةَ أَرغِفَةٍ، وقد أَطعَمْتُكَ اِيَّاهَا، فما تُرِيدُ مِنّي اللآن ؟ فَأَنطَقَ اللّٰهُ الكلبَ، فقال: ما عَديمُ الحياءِ اِلاّ أنتَ! اِعْلَمْ: أَنَّني مُقيمٌ ببابِ هذا النصرانِيِّ مُنذُ سِنِينَ، ورُبَّمَا أَطوِي اليَومَينِ أَوِ الثَّلاثَةَ بِلا شَيْءٍ، ولم تُحَدِّثْنِي نَفسِي بالذَّهَابِ عن بَابِهِ الى بابِ غيرِهِ، وأنتَ قَد انقَطَعَ قُوتُكَ يوماً، فلم تَصبِرْ، و تَوَجَّهتَ من بابه الى بابِ

نَصرانِیٍّ، تَطلُبُ منه قُوتاً، فقُلْ لی: أَیُّنا أَقَلُّ حَیاءً، فَخَجِلَ العابدُ، ونَدِمَ علی فِعلِهِ، ولم یَعُدْ الی ذلک.

(۱۰) ایک عبادت گزار شخص کسی پہاڑ میں رہتا تھا، اس کا کھانا روزانہ کہیں سے آتا تھا جس کا اسے خود اندازہ نہ تھا، ایک روٹی جس سے وہ اپنی بھوک مٹا لیتا اور اپنی پیٹھ کو طاقت پہنچا لیتا، ایک دن روٹی نہیں آئی تو بھوکے ہی رات گزاری، جب صبح ہوئی اور بھوک بڑھتی گئی -وہیں پہاڑ کے دامن میں ایک گاؤں تھا جہاں نصارٰی (عیسائی) رہا کرتے تھے -تو تلاش رزق میں پہاڑ سے اتر کر گاؤں کے ایک دروازے پر جا کھڑا ہوا اور گھر والوں سے کھانے کا سوال کیا، تاکہ اپنی بھوک مٹا سکے، گھر کے مالک نے اسے تین روٹیاں دیں، اس نے روٹیاں لے لیں، اور پہاڑ کی جانب چل پڑا، گھر کے مالک کا ایک کتا تھا، وہ عبادت گزار شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑا، وہ مسلسل بھونک رہا تھا، چنانچہ اس نے ایک روٹی اس کے سامنے ڈال دی اور آگے چل پڑا، پھر اس نے بھونکنا شروع کیا اور کاٹنے کو آ گیا، عابد نے دوسری روٹی ڈال دی، کتا روٹی کھانے میں لگ گیا، اتنے میں وہ بیچ پہاڑ تک جا پہنچا، دوسری روٹی کھا کر پھر کتا اس کے پیچھے لگ گیا، اب اس نے تیسری روٹی بھی اس کے سامنے ڈال دی، اسے بھی اس نے کھا لیا، پھر عابد کے پیچھے بھاگا اور بھونکنا شروع کیا، عابد اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: ارے بے حیا! تمہارے مالک کے گھر سے میں نے تین روٹیاں لیں اور ساری کی ساری تمہیں کھلا دیں، اب تمہیں مجھ سے کیا چاہیئے، اللہ نے کتے کو قوت گویائی عطا فرمائی، تو اس نے کہا بے حیا میں نہیں آپ ہیں، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں اس نصرانی کے گھر میں سالہا سال سے رہتا آیا ہوں، بسا اوقات میں دو دو تین تین دنوں تک بغیر کھائے پیئے بھوک کی حالت میں رہا ہوں، تب بھی مالک کا دروازہ چھوڑ کر کہیں جانے کا خیال نہ آیا، آپ ہیں کہ ایک دن کھانا نہ ملا تو صبر نہ ہو سکا، اور کھانے کی تلاش میں ایک نصرانی کے گھر کا رخ کر لیا، اب آپ بتائیے کہ بے حیا کون ہے، میں یا آپ؟ عابد یہ سن کر اپنے کیئے پر خجل ہوا اور دوبارہ یہ حرکت نہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔

(۱۱)

دخل بَدَوِیٌّ علی المُعتَصِمِ، حتّی صار نَدِیمَهُ، ویَدخلُ علیه من غَیرِ اِستِئذَانٍ، وکان للمعتصم وَزِیرٌ، کَثِیرُ الحَسَدِ،فجعل یَحسُدُهُ، وأخذ یَکِیدُ علیه، حین رَأی أنّه أخذ بقلبِ أمیرِ المؤمنین، وأبعَدَنِی منه، فصار یَتَلَطَّفُ بِالبَدَوِیِّ، حتی أتی به إلی مَنزِلِهِ، وصنع له طعاماً ،و أکثَرَ فیه من الثُّوم، فلمّا أکل البدویُّ، قال له اِحذَرْ أن تَقرُبَ الأَمیرَ، فَیَشُمَّ منک رَائِحَةَ الثومِ فَیَتَأذَّی لذلک ،فَاِنَّهُ یَکرَهُ رائحَتَهُ، ثم ذهب الوزیرُ الی أمیرِ المؤمنین، فخَلَا به وقال: انّ البدویَّ یقولُ عنک للناسِ: انّ أمیرَ المؤمنینَ أبخرُ، فلمّا أتی البدویُّ طلبهُ المعتصمُ، فلمّا قَرُبَ منه، جَعَلَ کُمَّهُ علی فَمِهِ مخافةَ أن یشمَّ الأَمیرُ منه رائحةَ الثومِ، فلمّا رآه الأمیرُ و هو یَستُرُ فَمَهُ بِکُمِّهِ، قال: انّ الذی قال له الوزیرُ عن البدویِّ صَحیحٌ، فَکَتَبَ المعتصمُ کتاباً الی بَعضِ عُمَّالِهِ، یقولُ فیه ،اذا وصل الیک کتابی هذا فَاضرِبْ رَقَبَةَ حَامِلِهِ، ثُمَّ دعا البدویَّ ،و دَفَعَ الیهِ الکتابَ ،وقال له: اِمضِ به الی فُلانٍ و جِئنی سَریعاً بالجوابِ، فَامتَثَلَ البدویُّ ما رَسَمَ به المعتصمُ، و أخذ الکتابَ ،و خرج به من عنده، فَبینَمَا هو بالبابِ، اذ لَقِیَهُ الوزیرُ، فقال له: أین تُریدُ ؟ قال: أَتوَجَّهُ بکتاب أمیرِ المؤمنین الی عَامِلِهِ فُلانٍ، فقال الوزیرُ نَفسُهُ: انّ هذا البدویَّ یَنالُ من التَّقلیدِ مالًا جَذیلًا، فقال له: ماتقول فی مَن یُرِیحُکَ مِن هذا التَّعبِ الذی یَلحَقُکَ من سفرِکَ ،و یُعطِیکَ أَلفَیْ دینارٍ؟ فقال: أنتَ الکبیرُ، وأنتَ الحاکمُ، اِفعَلْ ما رَأیتَهُ صالحاً، فقال: هَاتِ الکتابَ، فَدَفعَهُ الیه، و أعطاهُ الوزیرُ أَلفَیْ دینار، فَرَکبَ الوزیرُ ،وسار بالکتاب الی المکانِ الذی هو قَاصِدُهُ، فلمّا قرأ العاملُ، أَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ.

وبعد أیّامٍ تذکّرَ الخلیفةُ فی أمرِ البدویِّ، وسأل عن الوزیرِ، فَأُخبِرَ بأنّه

ما ظهر منذُ أيامٍ، و كان البدويُّ بالمدينةِ مُقيمٌ، فَتَعَجَّبَ المعتصمُ من ذلك وأَمَرَ بإحضارِ البدويِّ، وسأله عن حالِهِ، فأخبره بالقصّةِ التي اِتَّفَقَتْ له مع الوزيرِ من أوَّلِها الى آخرِها،فقال له : أنتَ قلتَ عنِّي: انّي أبخرُ ؟ قال: مَعاذَ اللّٰهِ يا أميرَ المؤمنين !كيف أتحدَّثُ بِمَا ليس لي به عِلْمٌ؟وانّما كان ذلك مكراً منه، و خَدِيعَةً و أَعلَمَهُ ، كيف دخل به الى بيتِهِ،وأطعمه الثُّومَ، وما جَرَى له معه، فقال المعتصمُ: قَاتَلَ اللّٰهُ الحَسَدَ، بَدَأَ بِصَاحِبِه، فَقَتَلَهُ، ثُمَّ خَلَعَ على البدويِّ، وَاتَّخَذَ مَكانَهُ وَزِيراً.

(۱۱) ایک بدوی معتصم کے پاس آیا اور اس کا ایسا ہم نشیں بن گیا کہ بغیر اجازت طلب کئے (دربار میں) آتا جاتا، معتصم کا ایک وزیر بڑا حاسد تھا، جو اس بدوی سے حسد کرنے لگا، پھر اس کے خلاف مکر وفریب رچنا شروع کر دیا، جب اس نے دیکھا کہ امیر المومنین کے دل میں اس نے گھر کرلیا ہے اور مجھ کو اس سے دور کر دیا ہے، پھر اس کے ساتھ بڑی ملائمت سے پیش آنے لگا، آخر کار اس نے اس کو گھر آنے کی دعوت دی، اس کے لئے کھانا تیار کروایا اور اس میں بہت سارا لہسن ڈلوادیا، بدوی کھانا کھا چکا تو وزیر نے اس سے کہا: خبردار! امیر المومنین کے قریب نہ جانا کہ وہ کہیں لہسن کی بو محسوس نہ کریں اور اذیت میں نہ پڑ جائیں، پھر وہ معتصم کے پاس گیا اور کہا: امیر المومنین! یہ بدوی آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ امیر المومنین کے منہ سے بدبو آتی ہے۔

جب بدوی دربار میں آیا اور خلیفہ کے قریب بیٹھا تو اس ڈر سے کہ کہیں امیر المومنین لہسن کی بو محسوس نہ کریں اپنی آستین (ہاتھ) اپنے منہ پر رکھ لی، خلیفہ نے یہ دیکھا تو اسے وزیر کی بات سچ معلوم ہوئی اور وہ بدگمانی میں پڑ گیا، چنانچہ اس نے کسی گورنر کے نام ایک خط لکھا کہ ”حامل رقعہ جب پہنچے تو اس کی گردن مار دینا“، پھر رقعہ بدوی کے حوالے کرتے ہوے کہا: فلاں کے پاس جاؤ اور جلدی سے جواب لے کر واپس آو، بدوی حکم بجالایا اور تیزی سے نکلا، ابھی چلا ہی تھا کے دروازے پر وزیر مل گیا، پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا امیر المومنین کا پروانہ لے کر

فلاں کے پاس جا رہا ہوں، وزیر خلیفہ کے اس اکرام نوازی پہ اور زیادہ حسد میں پڑ گیا، اس نے کہا: اگر میں سفر کی اس مشقت سے تمہیں بچا لوں تو تمہارا کیا خیال ہے؟ مزید دو ہزار کا انعام دوں گا، بدو نے کہا آپ حاکم وقت ہیں، جو مناسب ہو کیجئے، وزیر نے کہا لاؤ پروانہ، اور اس کو دو ہزار دینار دے دیئے، پھر خود ہی پروانہ لے کر چل پڑا، جب گورنر نے پروانہ پڑھا تو حکم دیا کہ حامل رقعہ (وزیر) کی گردن اڑا دی جائے۔

کئی دنوں کے بعد خلیفہ کو بدوی کی یاد آئی، پھر اس نے وزیر کے غائب رہنے کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ کئی دنوں سے نظر نہیں آ رہے ہیں اور بدوی شہر میں مقیم ہے، معتصم کو بڑی حیرت ہوئی، اس نے فوراً اس کو حاضر کئے جانے کا حکم دیا، جب وہ آیا تو از اول تا آخر پورا واقعہ کہہ سنایا، خلیفہ نے کہا: تم ہی کہتے ہو کہ میرے منہ سے بدبو آتی ہے؟ بدوی نے کہا: امیر المومنین! اللہ کی پناہ، میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کا سرے سے مجھے علم نہیں، یہ سب وزیر کی چالبازی اور عیاری ہے، اس نے مجھے اپنے گھر بلایا، اور کھانے میں خوب لہسن کھلایا، معتصم بات کی تہہ تک پہنچ گیا پھر اس نے کہا: اللہ حسد کا ستیاناس کرے! اس نے تمہارے لئے کنواں کھودا اور اس میں خود جا گرا، پھر بدوی کو خلعت سے نوازا اور سابق وزیر کی جگہ اسے اپنا وزیر مقرر کر لیا۔

فکاهات و لطائف

لطائف

(۱)

سمع أعرابیٌّ قارئًا یقرأ القرانَ، حتّی أَتَی علی قوله تعالی: الْأَعرابُ اَشَدُّ کُفراً وَّ نِفَاقاً، فقال: لقد هَجَانَا ثُمَّ بعد ذلک سمعه یقرأُ؛ وَمِنَ الْاَعْرابِ مَن یُّومِنُ بِاللّٰهِ وَبِالیَوْمِ الآخِرِ، فقال لابَأْسَ هَجَاو مَدَحَ، هذاکما قال شاعرُنا:

هَجَوْتُ زُهَیْراً ثُمّ اِنّی مَدَحْتُهُ   وما زالتِ الْأَشرافُ تُهْجَی و تُمْدَحُ.

(۱) ایک دیہاتی عرب نے کسی قرآن پڑھنے والے کو سنا، پڑھتے پڑھتے وہ اس آیت تک پہنچا ''الاعرابُ اَشَدُّ کُفراً وَّنِفَاقاً'' تو اعرابی نے کہا: اللہ نے ہماری ہجو (برائی) کی ہے، تھوڑی دیر کے بعد دوسری آیت ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الآخر پڑھتے ہوئے سنا، تو اس نے کہا: کوئی بات نہیں اللہ نے ہجو کی ہے، پھر اس نے تعریف بھی کی ہے، یہ تو ویسی ہی بات ہوئی جیسے کہ شاعر نے کہا ہے:

هجوت زهیرا ثم انی مدحته   ومازالت الأشراف تهجی وتمدح

میں نے زہیر کی ہجو کی پھر اس کی تعریف کی، اشراف ہمیشہ ہی برا بھلا کہے جاتے رہے ہیں، اور ان کی تعریف بھی ہوتی رہی ہے۔

(۲)

سُئِلَ ابنُ الجَوزِی، وهو عَلَی المِنبَرِ و تحته جماعةٌ مِن مَمَالِیکِ لخلیفةِ وخَاصَّتِهِ ،و هم فریقان؛ قومٌ سُنِّیَّةٌ ،وقومٌ شِیعِیَّةٌ ،فقیل له: مَن أفضلُ

الـخَلْقِ بعد رسولِ الله ﷺ؟ أبو بَكْرٍ أم عَلِيٌّ؟ فقال أفضلُهُما بعده مَن كانَتْ اِبْنَتُهُ تحته، فَأَرْضَى الفَرِيقَينِ، ولم يُرِدْ اِلَّاأبابكرٍ، كان الضميرُ في ابنته يَعودُ الى أبي بُكرٍ، و هي عائشةُ -رضي اللّٰهُ عنها- و كانت تحتَ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم، والشيعة ظَنُّوا أنّ الضميرَ في "ابنته" يعودُ الى رسولِ الله صلى الله عليه وسلم، وهي سَيِّدَةُ النساءِ فاطمةُ -رضي اللّٰهُ عنها- وكانت تحتَ عَلِيٍّ، فهذه منه جَيِّدَةٌ حَسَنَةٌ، و كلمةٌ قَرَّتْ بها جُفُونُ الفَرِيقَينِ.

(۲) ابن الجوزی منبر پر تشریف فرماتھے، سامنے خلیفہ کے غلاموں اور خواص کی ایک جماعت موجود تھی، جو دو گروہوں میں بٹی ہوئی تھی، ایک گروہ سنیوں کا دوسرا شیعوں کا، علامہ ابن الجوزی سے ایک سوال پوچھا گیا کہ بتائے حضور ﷺ کے بعد امت کا افضل ترین شخص کون ہے، حضرت ابوبکر؟ آیا حضرت علی؟ ابن الجوزی نے کہا: آپ ﷺ کے بعد ان دونوں حضرات میں افضل وہی ہیں جن کی بیٹی ان کے عقد میں رہی، اس جواب سے حضرت ابن الجوزی نے دونوں گروہوں کو خوش کر دیا، حالانکہ ابن الجوزی کی مراد حضرت ابوبکر سے تھی، اس لئے کہ بنتہ (ان کی بیٹی) میں ضمیر حضرت ابوبکر کی طرف لوٹتی ہے، اور آپ کی بیٹی حضرت عائشہ، حضور ﷺ کی زوجیت میں تھیں، لیکن شیعوں نے یہ سمجھا کہ بنتہ (ان کی بیٹی) میں ضمیر حضور ﷺ کی طرف لوٹ رہی ہے کہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ حضرت علی کی زوجیت میں تھیں، یہ حضرت ابن جوزی کا نہایت عمدہ جواب تھا جس سے دونوں گروہوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔

(۳)

اِجتمعَ نَصرَانِيٌّ و مُحَدِّثٌ في سَفِينَةٍ، فَصَبَّ النصرانِيُّ خَمْراًمِن زِقٍّ، كان معه في شَرْبَةٍ، وشَرِبَ، ثم صَبَّ فيها، وعَرَضَ على المُحَدِّثِ، فتَنَاوَلَها (وكان صَادِياً) مِن غيرِ فِكرٍ، ولا مُبالاةٍ، فقال النصرانِيُّ: جُعِلْتُ فِدَاءَ كَ

إنما! هي خمرٌ، قال: مَن أين علمتَ أنّها خمرٌ، قال: اِشترَاها غُلامِي مِن يهودِيٍّ، و حَلَفَ أنّها خمرٌ، فَشرِبَها المُحدّثُ عن عَجَلٍ، وقال للنصرانيّ: يا أحمقُ! نحن أصحابُ الحديثِ، نُضَعّفُ مِثلَ سُفيانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، ويَزيدَ بْنَ هٰرُونَ، أَفَنُصَدِّقَ نصرانِيًّا عن غُلامه عن يهودِيٍّ؟! واللّٰهِ ما شربتُها إلَّا بِضُعْفِ الاسنادِ .وقد حَوَّلَها اللّٰهُ تعالٰى لَبناً خالِصاً بِكَرَمِهِ.

(٣) ایک نصرانی اور ایک محدث کشتی میں ساتھ ہو گئے، اتنے میں نصرانی نے مشکیزے سے شراب انڈیلی اور پی لی، دوبارہ شراب انڈیلی اور محدث صاحب کو پیش کی، انہیں پیاس لگی ہوئی تھی، انہوں نے بغیر کسی سوچ اور پرواہ کے شراب لے لی، نصرانی نے کہا: میں آپ پر قربان جاوں ! یہ تو شراب ہے، انہوں نے کہا: کہاں سے معلوم کہ شراب ہے؟ کہا: میرے غلام نے ایک یہودی سے خریدی تھی، اور قسم کھائی کہ شراب ہی ہے، مگر محدث صاحب نے جلدی سے پی لی، اور نصرانی سے کہا: احمق ہم محدثین سفیان بن عیینہ اور یزید بن ہارون جیسے لوگوں کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو کیا ہم ایک نصرانی کی روایت جسے وہ اپنے غلام سے روایت کر رہا ہے اور غلام ایک یہودی سے نقل کر رہا ہے کی تصدیق کر سکتے ہیں؟! بخدا میں نے شراب صرف سند کی کمزوری کی وجہ سے پی ہے، جسے اللہ نے بروقت اپنے فضل وکرم سے خالص دودھ میں تبدیل کر دیا۔

(٤)

اِدَّعى رجلٌ النُبُوَّةَ في أيّامِ الرشيدِ، فلمّامَثُلَ بينَ يَدَيهِ ،قال: ما الذي يُقالُ عنك ؟قال: اِنّي نَبِيٌّ كريمٌ .قال: فَأَيُّ شيئٍ يَدلُّ على صِدقِ دَعواكَ؟قال: سَلْ عَمّا شِئْتَ،قال: أُريدُ أن تَجعلَ هذه المَماليكَ المُرْدَ القيامَ الساعةَ بِلُحَى، فَأطرَقَ ساعةً، ثُمَّ رفع راسَه، وقال: كيف يَحِلُّ أن أجعلَ هؤلاء المُرْدَ بِلُحَى، وأُغيّرَ هذه الصورَ الحَسَنَةَ، وإنّما أَجعلُ أصحابَ هذه اللُّحَى مُرداً في لَحظةٍ واحدةٍ فضحك منه الرشيدُ وعَفَا عنه وأَمَرَله بِصِلَةٍ

،فتَمَّ مُرَادُہ.

(۴) ہارون رشید کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا، جب وہ حاضر کیا گیا، اور دست بستہ خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس سے کہا گیا کہ تمہارے بارے میں کیا بات کہی جاتی ہے؟ اس نے کہا: میں ایک معزز نبی ہوں، کہا: تمہارے اس دعوی کی دلیل کیا ہے؟ کہا آپ جو چاہیں سوال کریں، کہا: تم کھڑے ہوئے اِن امرد غلاموں کو اسی وقت داڑھیوں والا بنا دو، اس نے ایک گھڑی کے لئے سر جھکایا، پھر سر اٹھایا اور کہا: میرے لئے کیسے جائز ہوگا کہ ان لڑکوں کو داڑھیوں والا بنا دوں اور ان حسین چہروں کو تبدیل کر دوں! ہاں چشم زدن میں ان داڑھی والوں کو امرد (بنا داڑھی کے) بنا سکتا ہوں، یہ سنا تو ہارون رشید ہنس پڑا، اس کو معاف کیا اور انعام وہدیہ دینے کا حکم دیا جس سے اس کی مراد بر آئی۔

(٥)

تَنَبَّأَ اِنسانٌ، فطالبوہ - بحضرةِ المأمون - بِمُعْجِزَةٍ، فقال: أَطْرَحُ لكم حَصَاةً فى الماء فَتَذُوبُ، قالوا: رَضِينَا، فأخرج حصاةً معه، و طرحها فى الماء، فذَابتْ، فقالوا: هذه حيلةٌ، و لكن نُعطِيک حصاةً من عندنا، و دَعْهَا تَذوبُ، فقال: لستم أجلَّ من فرعونَ، ولا أنا أعظمُ حِكمةً من موسى، ولم يقل فرعون لِمُوسى، لم أرضَ بما تَفعَلُه بِعَصَاک، حتّى أُعطِيَ عَصاًمن عندی تجعلها ثُعْبَاناً، فضحک المامونُ و أجازَهُ.

(۵) ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا، مامون رشید کی موجودگی میں لوگوں نے اس سے کسی معجزہ کا مطالبہ کیا، اس نے کہا: میں پانی میں ایک کنکر ڈالوں گا وہ پگھل جائے گا، لوگوں نے کہا ہمیں منظور ہے، چنانچہ اپنے پاس سے اس نے ایک کنکر نکالا اور اسے پانی میں ڈال دیا اور وہ پگھل بھی گیا، لوگوں نے کہا: اس میں کوئی حیلہ بازی ہوگی، ہم اپنی طرف سے تم کو کنکر دیں گے، پھر دیکھو کہ وہ پگھلتا ہے کہ نہیں، اس نے کہا: آپ لوگ فرعون سے بڑھے ہوئے اور میں حضرت موسیٰ کی دانائی اور حکمت سے بڑھا ہوا نہیں ہوں، فرعون نے حضرت موسیٰ سے یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں

تمہاری اپنی لاٹھی کے ذریعہ تمہارے کرتب سے مطمئن نہیں ہوں تا آنکہ میں اپنے پاس سے تم کو لاٹھی دوں اور پھر تم اسے سانپ بنا کر دکھلاؤ، مامون یہ سن کر ہنس پڑا اور اس کو انعامات سے نوازا۔

(٦)

تَـنَبَّـأَ رجـلٌ فـى زمنِ المأمونِ ، فقال له: أريدُ منک بِطّيخاً فى هـذه السـاعةِ ، قـال: أَمهِـلْـنِى ثلاثَةَ أيّام ، قال : ما أريدهُ الّا الساعةَ، قال: ما أَنْـصَـفْتَـنِـى يـا أميـرَ الـمؤمنين، اذا كان اللهُ تعالى الذى خلقَ السماواتِ و الأرضَ فـى سِتَّةِ أيّـامٍ مـا يُخرِجُهُ الّا فى ثلاثَةِ أشهُرٍ، فما تَصبِرُ أنتَ على ثَلاثَةِ أيّامٍ، فضحک منه ووَصَلَهُ.

(٦) ایک شخص نے اسی مامون کے زمانے میں جھوٹی نبوت کا دعوی کیا، مامون نے کہا: کہ اسی وقت (بطور معجزہ) مجھے خربوزہ پیدا کر کے دکھاو، اس نے کہا: مجھے تین دن کا موقع دیں، مامون نے کہا مجھے اسی گھڑی چاہئے، اس نے کہا: امیر المومنین نے میرے ساتھ انصاف کا معاملہ نہیں کیا، اللہ تعالی جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، وہ تو تین مہینے میں (خربوزہ) پیدا کرتا ہے اور آپ ہیں کہ مجھے تین دن کی مہلت نہیں دے رہے ہیں، یہ سنا تو خلیفہ ہنس پڑا اور اس کو انعام سے سرفراز کیا۔

(٧)

و تَـنَبَّـأَ رجـلٌ فى زمنِ المُتَوَكِّلِ،فلمّا حَضَرَ بين يديه،قال له: أأنتَ نَبِيٌّ؟ قـال: نـعـم، قال: فما الدليلُ على صِحَّةِ نُبُوَّتِکَ ؟ قال: القرآنُ العزيزُ يشهدُ بِـنُبُـوَّتِـى فـى قوله تعالى :اذا جَاءَ نَصْرُ اللهِ و الفَتْحُ، و أنا اِسْمِى "نصرُ اللهِ"، قال: فما مُعجِزَتُکَ؟، قال: اِيتُونِى بِاِمْرَأةٍ عاقرٍ أَنْكِحُها تَحْبَلُ بِوَلَدٍ يَتكَلَّمُ فى الساعةِ،و يُـؤمـنُ بـى ، فـقـال الـمُتـوكِّلُ لـوزيره الحسن بن عيسى: أَعْطِهِ زوجَتَکَ حتّـى تُبـصِـرَ مُـعـجِزَتَهُ ، فقال الوزير: أمّا أنا فأشهدُ أنّه نَبِيٌّ، و اِنّما يُعطِى زَوجتَهُ من لا يُؤمنُ به ، فضحکَ المتوكلُ، و أطلقهُ.

(۷) متوکل کے زمانے میں ایک شخص نے جھوٹے نبی ہونے کا دعوی کیا، جب اسے دربار میں حاضر کیا گیا تو متوکل نے اس سے کہا: تم نبی ہو؟ اس نے کہا: ہاں، کہا: تمہاری نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل کیا ہے؟ کہا: قرآن کریم میری نبوت پہ گواہ ہے، اللہ کا ارشاد ہے: اذاجاء نصر الله و الفتح، اور میرا نام نصراللہ ہے، کہا تمہارا معجزہ کیا ہے؟ کہا: آپ میرے پاس کسی بانجھ عورت کو لائیے، میں اس سے نکاح کروں گا، وہ حاملہ ہوکر ایک بچے کو جنم دے گی، جو پیدا ہوتے ہی بات کرنے لگے گا اور مجھ پر ایمان لے آئے گا، متوکل نے اپنے وزیر حسن بن عیسی سے کہا: اپنی بیوی اس کے حوالے کر دو تا کہ تم اس کا معجزہ دیکھ سکو، وزیر نے کہا: جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نبی ہے، اپنی بیوی اس شخص کے حوالے وہ کرے جو اس پر ایمان نہ لا رہا ہو، یہ سنا تو متوکل کو ہنسی آگئی اور اس نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۸)

دخل سارقٌ بعدَ مُنتَصَفِ الليلِ بيتَ شاعرٍ، يسرقُ ما يجدُ فيه من النُّقُودِ، وكانَ الشاعرُ فقيراً، ما يَملِكُ شيئاً، فاستَيقَظَ مِن نومِهِ، فَرأَى اللِصَّ، يَبحَثُ في أدراجِ المَكتبَةِ، فلا يجدُ غيرَ الوَرَقِ، فعِندَ ذلك لم يَتمالَكِ الشاعرُ مِن الضحكِ، فالتفتَ اليه السارقُ، وسألهُ مُتعَجِّباً، لماذا تَضحكُ؟ فَأَجابَهُ الشاعرُ: أَضحكُ عَلى غَفْلَتِك و قِلَّةِ عَقلِك، لأَنَّك تبحثُ في مُنتَصَفِ الليلِ عن شئٍ لم أَجِدْهُ في رَابِعَةِ النهارِ.

(۸) آدھی رات کے بعد ایک چور ایک شاعر کے گھر میں گھس آیا تاکہ نقدی چرا سکے، شاعر بڑا فقیر اور تنگ دست تھا اور اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا، وہ جاگ گیا تو دیکھا کہ چور ڈیسک کے درازوں میں کوئی چیز تلاش کر رہا ہے، لیکن کاغذات کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، اس کی اس حرکت پہ شاعر اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکا، چور اس کی طرف مڑا اور حیرت سے پوچھا، کیوں ہنستے ہو؟ تو شاعر نے کہا: تمہاری غفلت اور کم عقلی پہ ہنسی آتی ہے، کیونکہ تم آدھی رات کو وہ چیز ڈھونڈھ رہے ہو جسے میں دن کے اجالے میں نہیں پاتا۔

(۹)

عن أبى هُريرةَ : أنَّهُ سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولُ: كانت اِمْرأتانِ معهم اِبْنَاهُما ، جاء الذئبُ، فذهب بابنِ أَحَدِهِما ، فقالتْ صاحبتُها :اِنَّمَا ذهب الذئبُ بِابْنِكِ، و قالتِ الأُخْرَى : اِنَّما ذهب الذئبُ بِابْنِكِ،فَتَحَاكَمَتَا الى دَاوُدَ(عليه السلامُ)،فَقَضَى به لِلْكُبرَى، فَخَرَجَتَا على سُلَيمانَ بنِ داوُدَ ، فَأَخْبَرَتَاهُ، فقال: اِئْتُونِى بِالسِّكِّينِ أَشُقَّه بَينهما ، فقالتِ الصُغرَى : لا تَفْعَلْ- يَرْحَمُكَ اللّٰهُ-هو اِبْنُها ، فَقَضَى به لِلصُّغرَى. (أخرجه البخارى)

(۹) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے، آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دو عورتیں تھیں، ان کے ساتھ ان کے بچے تھے، کہ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا (تو دوسرے بچے پہ دونوں ہی نے دعوی کیا کہ یہ میرا بچہ ہے) ایک نے کہا: بھیڑیا تمہارے بچے کو اٹھا لے گیا ہے، دوسری نے کہا کہ نہیں، بھیڑیا تمہارے بچے کو لے گیا ہے، پھر دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت داوُدؑ سے فیصلہ کروانے آئیں، آپؑ نے بڑی والی کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر ان دونواں کا گذر حضرت سلیمانؑ کے پاس سے ہوا، انہیں ماجرا سنایا تو انہوں نے فرمایا: ایک چھری لاو، میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں کے درمیان اسے آدھا آدھا تقسیم کردوں، یہ سننا تھا کہ کم سن عورت کی چیخ نکل گئی، اس نے کہا: (خدا آپ پر رحمت فرمائے) آپ ایسا نہ کریں، یہ لڑکا اسی کا ہے، چنانچہ آپ نے اس کم سن والی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

(۱۰)

سَأَلَ مُعلِّمٌ مُلحِدٌ فى إحدَى المدارسِ الاسلاميةِ تلاميذَهُ قائلاً:

أتَرونَ السُّبُّورةَ السوداءَ؟قالوا:نعم يا أستاذ!

إذَنْ السبورةُ السوداءُ موجودةٌ.

أترون هذا الكتابَ؟قالوا:نعم يا أستاذ!

اذن الكتابُ موجودٌ،

أترون هذه الشبابيكَ؟قالوا:نعم يا أستاذ!

اذن الشبابيكُ موجودةٌ،

أترون اللهَ؟قالوا: كلا يا أستاذ!

اذن اللهُ غيرُ موجودٍ!

هُنَـا نَهَضَ أحدُ التلاميذِ الأذكِيَاءِ، وَاستَأذَنَ من المُعلّمِ "أن أُكَرِّرَ الأسئلةَ السَّابقةَعلى التلاميذ كما كَرَّرْتُمُوهَا ، فَسَمحَ له المُعلّمُ، فكَرَّرَ التِلميذُ الأسئلةَ السَّابقةَ على التلاميذ بِاسْتِثْنَاءِ السُّؤالِ الأخير، حَيثُ قال لهم :أترون عقلَ الأستاذِ؟قالوا: كَلّا!

اذن عقلُ الأُستاذِ غيرُ موجودٍ.

(۱) اسلامی ممالک کے کسی اسکول میں ایک ملحد (بے دین) معلم نے اپنے طلباء سے پوچھا: کیا تم لوگ بلیک بورڈ کو دیکھ رہے ہو؟ جی استاد! تو پھر بلیک بورڈ موجود ہے۔

کیا تم لوگ اس کتاب کو دیکھ رہے ہو؟ جی استاد! تو پھر کتاب موجود ہے۔

کیا تم لوگ ان کھڑکیوں کو دیکھ رہے ہو؟ جی استاد! تو پھر یہ کھڑکیاں موجود ہیں۔

کیا تم لوگ اللہ کو دیکھ رہے ہو؟ ہرگز نہیں اے استاد!

پھر تو اللہ موجود نہیں ہے!

یہاں ایک ذہین طالب علم کھڑا ہوتا ہے اور استاد سے درخواست کرتا ہے کہ میں دوبارہ ان سوالات کو طلباء کے سامنے اسی طرح سے دوہراؤں جس طرح آپ نے دہرایا ہے، استاد نے اجازت دے دی، اور طالب علم نے طلباء کے سامنے آخری سوال کو چھوڑ کر بقیہ سارے سوالات دہرائے، پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

کیا تم لوگ استاد کی عقل کو دیکھ رہے ہو؟ طلباء کا جواب تھا، ہرگز نہیں!

پھر تو استاد کی عقل موجود نہیں ہے۔

فكاهات

(۱)

عَاشَ جُحَا مع زَوجَتِهِ حَياةً طويلةً، و في نهايةِ حياتهِ أُصِيبَ بِمَرَضٍ شَديدٍ، يَئِسَ من الحياةِ، فدعا زوجَتَهُ، و هو راقدٌ على سَريرِ مَوتِهِ، و قال لها: اِسْمَعِي يا زوجتي ، أُحِبُّ أن تَلبَسَ أحسَنَ ما عندكِ مِن حُلِيٍّ و مَلابِسَ و تَظهَرِي في أكملِ زِينةٍ.

فَعَجِبَتْ زَوجتُهُ و قالت : أَفعلُ ذلك و أنتَ مَرِيضٌ يا جُحا ؟ لِمَن أَلبسُ؟ و لِمَن أَتزيَّنُ؟

فأجابها جُحا، و هو يَبْتَسِمُ: رُبَّمَا تُعجِبِين عِزرَائِيلَ عندما يَحضُرُ هنا ،فيأْخذُكِ و يَترُكُني أنا.

(۱) جحانے اپنی بیوی کے ساتھ ایک لمبا عرصہ گزارا، زندگی کے آخری مرحلے میں وہ ایسی شدید بیماری کا شکار ہوا کہ زندگی سے مایوس ہو رہا، چناچہ اس نے اپنی بیوی کو بلایا، اور اس کا حال یہ تھا کہ وہ موت کی چارپائی میں سویا پڑا تھا، اس سے کہا: میری رفیقۂ حیات سنو! میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا سب سے عمدہ لباس اور زیورات زیب تن کر کے آؤ اور بناؤ سنگار کا اظہار کرو۔

بیوی حیرت میں پڑ گئی اور کہا: میں یہ کام کروں؟ حالانکہ آپ بیمار ہیں، کس کی خاطر میں یہ پہناوا پہنوں؟ اور کس کی خاطر زیب وزینت اختیار کروں؟

شوہر نے مسکراتے ہوئے کہا: ممکن ہے تم عزرائیل (فرشتۂ موت) کا جب وہ آئیں دل خوش کر سکو، تو وہ تمہیں پکڑ لے جائیں اور مجھے چھوڑ دیں۔

(۲)

نَزَلَ ضيفٌ عنـد جُحا ، و نام معه فی حُجرَةٍ واحدةٍ، و فی مُنتَصَفِ اللیلِ قال له الضیفُ:

یا شیخُ !أَعْطِنِی مِن فَضْلِکَ المِخَدَّةَ التی علی یَمِینِکَ، فأجابه جحا : یا أخی! کنتُ أظُنُّک عاقلاً، أخبِرْنی بِرَبِّک ، کیف أعرفُ عَن یَمِینِی مِن شِمَالِی فی هذا الظلامِ الشدیدِ.

(۲) جحا کے پاس ایک مہمان آیا اور اسی کے ساتھ ایک ہی کمرے میں سو رہا، آدھی رات کو مہمان نے جحا سے کہا: برائے مہربانی آپ اپنا وہ تکیہ مجھے دے دیں جو آپ کے دائیں طرف ہے،۔جحا نے جواب دیا: میرے بھائی میں تم کو عقل مند خیال کرتا تھا! بخدا تم مجھے بتاؤ کہ اتنی شدید تاریکی میں میں دائیں بائیں کا فرق کیسے معلوم کرسکتا ہوں؟

(۳)

فِی اِحْدَی اللَّیَالِی جَلَسَتْ زوجةُ جحا تَغْسِلُ الثوبَ ، و جلس جُحا الی جانبها یُحَدِّثُها ، و بَیْنَما هما یَتَحَدَّثَانِ اِذْ خَطَفَ غُرَابٌ قِطْعَةَ الصَّابونِ و طارَ بِهَا ، فَصَاحَتِ المَرأَةُ: أَمْسِکِ لغُرابَ یا جحا ! هَاتِ الصابونَ منه ! لیس عندنا غیرُها، أَسْرِعْ قَبلَ أن یَطِیرَ بَعِیداً عَنَّا ، و لکِنَّ جحا لم یَتَحَرَّکْ عن مَوضِعِهِ، و أجابها بِهُدُوءٍ: هو أحقُّ بِهَا مِنَّا ، فَاِنَّ مَلابِسَهُ أوسَخُ مِن مَلابِسِنَا.

(۳) ایک دن جحا کی بیوی کپڑے دھو رہی تھی اور جحا اس کے بغل میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا، ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک کوا اچانک صابن اچک لے گیا، عورت چلائی: :جحا اس کوّے کو پکڑو، صابن چھین کر لاو، ہمارے پاس اس صابن کے علاوہ کوئی دوسرا صابن نہیں ہے، جلدی کرو قبل اس کے کہ وہ اڑتا ہوا ہم سے دور چلا جائے ،لیکن جحا اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا، اور بڑے اطمینان سے جواب دیا: وہ کوا

ہم سے زیادہ اس صابن کا حقدار ہے کیوں کہ اس کے کپڑے زیادہ گندے ہیں۔

(٤)

وَضَعَتْ زَوجةُ جحا حَطَباً فی المَوْقِدِ، و قالت لزوجها : أَشْعِلِ النَّارَ حتّی أعودَ الیک بِسُرعَةٍ، فجلس جحا أمامَ المَوقِدِ و أَخَذ یَنْفُخُ و یَنفُخُ فی المَوقِدِ، و لٰکِنَّ النارَ لم تَشْتَعِلْ، فَقامَ و لَبِسَ مُلاءَةَ زَوْجَتِهِ، و عادَ یَنفُخُ فی المَوقدِ، و ما کادَ ینفخُ حتّی اشْتَعَلَتِ النارُ، فَصاحَ ضاحکاً: یا لَلْعَجَبِ ! حتّی النارُ تَخافُ مِن زَوجتِی.

(۴) جحا کی بیوی نے چولہے میں لکڑیاں ڈالیں اور اپنے شوہر سے کہا: آگ جلاو! میں ابھی واپس آئی، جحا چولہے کے سامنے بیٹھ گیا اور منہ سے پھونکنا شروع کردیا، لیکن آگ نہ جلی، آخر کار وہ اٹھا اور اپنی بیوی کی چادر (یا دوپٹہ) اوڑھ کر چولہے میں پھونک مارنی شروع کردی، پھونکتے ہی وہ جل اٹھا، تو جحا ہنستے ہوئے چلایا، ہائے رے تعجب آگ تک میری بیوی سے ڈرتی ہے!

(٥)

اِشتَرَی جحا خمسةَ أَرْطَالٍ مِن لَحمِ الضَّأنِ الصغیرِ، و حَمَلهُ الی البیتِ و قال لزوجتهِ: اِصْنَعِی مِن هذا اللحم کثیراً من الأصنافِ الجَیِّدةِ التی تَعلَّمتِ صُنعَها فی بَیتِ أبیکِ، فَهَیَّا أَظْهِرِی بَرَاعتکِ ! و خرج الی المَزرَعَةِ، و هو یُمَنِّی نفسَه بِأَکْلَةٍ شَهِیَّةٍ فی المساء.

و کانت زوجتُهُ مع قُبحِ الشکلِ ماهرةً فی الطَّهْوِ، بَارِعَةً فی التنویعِ، فَصَنَعَتْ شِوَاءً لذیذاً، انْتَشَرَتْ رَائِحَتُهُ الطیِّبَةُ،حتّی مَلَأَتْ بُیُوتَ الجِیرانِ، فَأَقْبَلَتِ السَّیِّدَاتُ مِن البیوتِ المُجاوِرَةِ، و أَخَذْنَ یَمدَحْنَ شِوَاءَ ها مَدْحاً عَاطِراً، فَاغْتَرَّتْ بِمَدِیحِهِنَّ، و قَدَّمتُ الیهنّ قلیلاً منه، و لکنّ الجاراتِ مَکَرْنَ بها و بَدَأْنَ یَسْأَلْنَ مَزِیداً مِن الشِواءِ، و یُبَالِغْنَ فی المدحِ و الثَّناءِ

عليه ، و لم يُبْقِينَ منه شيئا.

و رجع جحا في المساء مُتعَباً، مَكلُوداً من العملِ في الحقلِ ، و طلب من زوجته العَشاءَ ، فَغَابتْ قليلاً كأنّها تُعِدُّ الطَّعَامَ ، و فَجْأَةً سَمِعَها تَصِيحُ و تَضرِبُ القِطَّ –و قد أَمسَكَتْهُ –و تقول: أيُّها القِطُّ الملعونُ ! مَن سَمَحَ لكَ بِأَكْلِ اللحمِ كُلِّهِ ؟ لماذا طَعِمتَ مِن طَعَامِ سَيِّدِكَ؟

سمع جحا هذه الضَّجَّةَ، و عرف كُلَّ شيئٍ، فلم يَتَكَلَّمْ، و إنَّما تَوَجَّهَ الى الميزانِ ، و أمسك القِطَّ ، ووَزَنَهُ ، فوجده خمسةَ أرطالٍ، لا تَزِيدُ ولا تَنْقُصُ ، فصاح بِغَيظٍ و قال: شيئٌ يُطَيِّرُ العقلَ ، و يُجَنِّنُ العُقَلاءَ ، اذا كان هذا هو القطُّ، فأين اللحمُ ؟ و اذا كان هذا هو اللحمُ فأين القِطُّ؟ يا اِمرَأَةُ! قُولِي شيئاً يَقبَلُهُ العقلُ و يُصَدِّقُهُ.

(۵) جحا نے ایک کمسن بکرے کا پانچ رطل (تقریباً ڈھائی کلو) گوشت خریدا اور اسے لے کر گھر لے آیا اور اپنی بیوی سے کہا: اس گوشت سے ڈھیر سارے نوع بنوع کے عمدہ پکوان تیار کرو جس کا ہنر تم نے اپنے میکے میں سیکھا ہے، اور اپنے کمالِ ہنر کا مظاہرہ کرو، یہ کہہ کر جحا کھیت چلا گیا اور مزے مزے کے کھانے کی خواہش اپنے دل میں پالتا رہا۔

بیوی اپنی بدصورتی کے باوجود کھانے پکانے میں مہارت رکھتی تھی، اس نے لذیذ ترین بھنا ہوا گوشت تیار کیا جس کی خوشبو پھیل کر پڑوسیوں کے گھروں تک جا پہنچی۔ پاس پڑوس کی خواتین آئیں اور اس کے بھنے ہوئے گوشت کی منہ بھر بھر کر تعریف کرنے لگیں، یہ ان کی تعریف سن کر دھوکے میں آ گئی اور تھوڑا سا گوشت ان کی خدمت میں پیش کیا، پڑوسنوں نے عیاری سے کام لیا اور مزید گوشت کا تقاضہ کرنے لگیں اور تعریف میں مبالغہ سے کام لینے لگیں، یہاں تک کہ سارا گوشت چٹ کر گئیں۔

کھیت کے کام سے فارغ ہو کر جحا شام کو بے بس اور تھکا ہارا واپس ہوا اور اپنی بیوی سے (رات کے) کھانے کا تقاضا کیا۔ تھوڑی دیر تو وہ اس طرح غائب رہی جیسے کھانا تیار کر

رہی ہو، اچانک ہی جحا نے اپنی بیوی کے چیخنے چلانے اور مارنے کی آواز سنی، دیکھا تو ایک بلی کو پکڑے ہوئے تھی اور کہتی جاتی تھی، ”ارے ملعون بلی! تمہیں کس نے سارا کا سارا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی؟ کیوں تم اپنے مالک کا سارا گوشت کھا گئی!! جحا نے یہ شور و غل سنا تو سارا معاملہ سمجھ گیا، اس نے ایک لفظ نہیں کہا، فوراً ترازو لیا اور بلی کو پکڑ کر وزن کیا، دیکھا تو بلی کل پانچ رطل کی تھی، نہ زیادہ نہ کم، اب وہ غصے میں چلایا اور کہا: بڑے اچنبھے کی بات ہے، جس سے ذہن ماؤف ہوا جاتا ہے اور عقل والے حیران رہ جاتے ہیں، اگر پانچ رطل کی یہ بلی ہے، تو گوشت کہاں گیا، ؟ اور اگر یہ پانچ رطل گوشت ہے تو بلی کا وزن کہاں گیا؟ اے عورت! تم وہ بات کہو جو عقل میں سمائے اور سچی ہو۔

(٦)

اِشْتَرَى جحا بِضَاعَةً ثَقِيلَةً ، فلم يَسْتَطِعْ أن يَحمِلَهَا وحده، فَاسْتَأجَرَ حَمَّالاً، و سَارَ أمَامَه الى البيتِ ، و فى الطريقِ هَرَبَ الحَمَّالُ بالبضاعةِ ، و لمَّا علم بهَرَبِهِ، بدأ يَبحثُ عنه، و يُسَائِلُ كُلَّ مَن يَلْقَاهُ مِن الناسِ ، و لمَا يَئِسَ منه ترکَ البحثَ ، و ذهب الى بيته، و طلب عِوَضَهُ مِن الله، و بعدَ أيامٍ رَأى الحَمَّالَ يَمشِى فى الطريقِ ، فقال جحا لجماعةٍ كانوا معه : يا اِخوانِى ! أَخْفُونِى مِن هذا الحَمَّالِ حتّى لا يرانى ! فقالوا له : و لماذا نُخْفِيکَ منه؟ و اِنَّکَ تبحثُ عنه منذُ زمانٍ، و قد سرق بِضَاعَتَکَ ، و هَرَبَ ، و هذه فرصةٌ لکَ أن تقبضَ عليه و تُقدِّمَه الى القاضى لِيأخُذَ حقکَ منه.

فقال لهم: لا يا اخوانى! لا تعرفون السببَ اِنَّه سَيُطَالِبُنِى بِأَجْرِ البِضَاعَةِ التى كان حملها ، و ليس معى اللآن نُقُودٌ.

(٦) جحا نے ایک سامان خریدا، جس کو وہ تنہا اٹھا نہیں سکتا تھا، چنانچہ اس نے ایک قلی کیا اور آگے آگے اپنے گھر کو چلا، راستے میں قلی (موقع پا کر) سامان سمیت بھاگ گیا،

جب جحا کو اس کے بھاگنے کا علم ہوا تو ڈھونڈھنا شروع کیا، جو ملتا اسی سے پوچھتا، جب مایوس ہو گیا تو ڈھونڈھنا چھوڑ دیا، گھر گیا اور اللہ سے دعا کی کہ اللہ اس کا عوض عطا کرے۔

چند دنوں کے بعد قلی کو دیکھا کہ چلا جا رہا ہے، تو جحا نے اپنے ساتھیوں سے کہا: بھائیو! مجھے اس قلی سے چھپالو کہ وہ مجھے دیکھنے نہ پائے، لوگوں نے کہا ہم تم کو کیوں چھپالیں؟ تم تو ایک مدت سے اس کی تلاش میں تھے، اس نے تمہارا سامان چرایا ہے اور بھاگ گیا تھا، یہ تمہارے لئے اچھا موقع ہے، تم اسے پکڑو اور قاضی کے سامنے پیش کرو، تا کہ وہ تمہارا حق دلائیں۔

جحا نے ساتھیوں سے کہا: نہیں میرے دوستو! تم لوگوں کو اس کا سبب معلوم نہیں، وہ مجھ سے سامان ڈھونے کی اجرت کا مطالبہ کرے گا اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں ہے۔

(٧)

اشترى جحا مرَّةً رُطَباً لذيذاً، و جلس مع زوجته يأكُلُهُ، و كان جُحا يأكل الرطبَ و يَبْلَعُ النَّوَى ولا يَرمِيهِ ، و بعد وقتٍ قصيرٍ نظرتْ زوجتُهُ، فلم تَجِدْ أمامه نوىً، فصاحتْ ساخِرَةً: ما هذا يا رجلُ؟ أتأكلُ النَّوَى؟ فقال : و لماذا لا آكُلُهُ، لقد وَزَنَ البائِعُ الرُّطَبَ بِنَواهُ ، و أخذ مِنِّي ثَمَنَهَا ، أتُحبِّين أن أَدْفَعَ ثَمَنَ شَيئٍ، و أرْمِيَهُ ، كما يَفعلُ المُغفَّلُون ؟

(٧) جحا نے ایک مرتبہ لذیذ اور تر و تازہ کھجور خریدا اور اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا، وہ تازہ کھجوریں بھی کھاتا جاتا تھا اور گٹھلیاں بھی نگلتے جاتا تھا، انہیں پھینکتا نہ تھا، تھوڑی دیر کے بعد بیوی نے دیکھا تو سامنے گٹھلیاں نہ تھیں، وہ تمسخرانہ انداز میں چلائی: اے آدمی! یہ کیا؟ کیا تم گٹھلیاں کھاتے ہو؟ تو جحا نے کہا: تو کیوں نہ کھاؤں؟! بیچنے والے نے تازہ کھجوروں کے ساتھ گٹھلیاں بھی تو تولی ہیں اور ان کی قیمت لی ہے، کیا تم چاہتی ہو کہ میں ایک چیز کی قیمت چکاؤں اور پھر اسے پھینک دوں، جیسی حرکت کہ مغفل لوگ کرتے ہیں۔

(٨)

أحضرَ جحا مَرَّةً لِوَلَدِهِ الصغيرِ جِلباباً جديداً من السوق، و لما لَبِسَهُ

الـولـدُ ، ووقف أمامه فَرْحانَ مَسرُوراً، أَمْسَكَ جحا عَصاً، و أخذ يَضرِبُ بـه الـولـدَ بِشِدَّةٍ ، و الولدُ يَصِيحُ و يَبْكِي ، حتّى اجْتَمَعَ الناسُ حَولَهُما ، و تَعَجَّبُوا مِمَّا يفعلُهُ جحا بِوَلَدِهِ ، و سَأَلُوهُ: لِمَاذا تَضرِبُهُ بِهٰذِهِ القَسْوَةِ ، هل صَنَعَ ذَنْباً يَستَحِقُّ بهذه القَسْوَةِ؟ فأجابهم : كلّا! لم يَصنَعْ ذنباً، و لكِنّي أَضرِبُهُ لِكَيْلا يُمَزِّقَ الجِلْبَابَ الجديدَ.

فقالوا: عَجَباً لك يا شيخ ! أُتْرُكِ الوَلَدَ ، لا تَضْرِبْهُ الآنَ، و لكِنْ اِضْرِبْهُ اذا مَزَّقَ الجِلبَابَ ، فَصَاحَ جحا فيهم قائلاً: بل عَجَباً لكم أنتم ! و ما فَائِدَةُ ضَرْبِهِ بعدَ تَمزِيقِ الجلبابِ؟!.

(۸) ایک مرتبہ جحا اپنے چھوٹے لڑکے کے لئے بازار سے نیا لمبا کرتا (گاؤن) خرید کرلایا، جب لڑکے نے اسے پہنا تو باپ کے پاس خوش خوش آیا تو جحا نے ڈنڈا لیا اور لڑکے کو بڑی بے رحمی سے پیٹنے لگا، لڑکا چیخنے چلانے اور رونے لگا، یہاں تک کہ لوگوں کی بھیڑ لگ گئی، ان کو جحا کی اس حرکت سے بڑا تعجب ہوا، انہوں نے پوچھا: بھئی کیوں اس بیدردی سے مارے جارہے ہو! اس نے ایسا کیا گناہ کیا جو اس سختی کا مستحق ٹھہرا؟

جحا نے کہا: بالکل نہیں ! اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے، لیکن میں اس کو اس لئے مار رہا ہوں تا کہ وہ نئے کرتے کو پھاڑ نہ ڈالے۔

لوگوں نے کہا: شیخ تمہارا معاملہ بھی بڑا عجیب وغریب ہے، لڑکے کو چھوڑ دو اور اِس وقت نہ مارو، اُس وقت مارنا جب وہ کرتا پھاڑ ڈالے،۔ جحا چیخ کر بولا: آپ لوگوں کا معاملہ عجیب وغریب ہے، جب وہ کرتا (جلباب) پھاڑ ہی چکا ہوگا تو اس کو مارنے کا کیا فائدہ!!

(۹)

ضَاعَ حِمَارُ جُحَا ، فأخذ يَبحَثُ عنه، و يسألُ أهلَ القَريَةِ ، و يَطلُبُ منهم مُسَاعَدَتَهُ في البحثِ عنه، و لمّا تَعِبَ و تَعِبُوا ، و يَئِسَ و يَئِسُوا مِن وُجُودِ الحِمارِ ، جلس أمام دَارِهِ ، و أخذ يُحَمْدِلُ بِصَوتٍ عَالٍ، فسأله

السامعون ، أتَحمَدُ اللّٰهَ على ضِياعِ الحمارِ؟فأجابهم ، نعم، أما سَمِعتمُ العُقلاءَ يقولون: بَلِيَّةٌ أخفُّ مِن بَلِيَّةٍ، ضاع الحمارُ وَحدَهُ ، و لو كُنتُ راكبَهُ لَضِعتُ معه ، و لم أَجِدْ نفسِي ، فكيف تُنكِرُونَ عَلَى أن أَحْمَدَ اللّٰهَ بعد هذا؟الحمدُ لله ، الحمدُ لله ، ضَاعَ الحمارُ ، و بَقِيَ جحا.

(۹) جحا کا ایک گدھا کھو گیا،اس نے اس کی تلاش شروع کی،گاؤں والوں سے پوچھتا رہا،اور ڈھونڈھنے میں اس کی مدد کرنے کی درخواست کی۔،جحا اور سب لوگ تھک ہار گئے اور گدھے کی موجودگی سے مایوسی ہوگئی،تو جحا اپنے گھر کے سامنے جا بیٹھا اور بلند آواز سے "الحمدلله، الحمدلله" کا ورد کرنے لگا، سننے والوں نے کہا: گدھے کے کھوجانے پر تم الحمدلله (خدا کی ستائش اور شکر بجالاتے ہو)؟! اس نے کہا: ہاں، کیا آپ لوگوں نے عقل مندوں کو یہ کہتے نہیں سنا کہ "سابقہ مصیبت مابعد مصیبت سے ہلکی ہوتی ہے" تنہا گدھا کھویا ہے، اگر میں اس پر سوار ہوتا تو میں بھی اس کے ساتھ کھوجاتا اور خود کو نہ پاتا، اس کے بعد آپ لوگوں کو میرے خدا کا شکر بجالانے پر حیرت کیوں ہے؟! ساری تعریفیں اور شکر اللہ ہی کے لئے ہے، ساری تعریفیں اور شکر اللہ ہی کے لئے ہے، گدھا کھو گیا اور جحا اپنی جگہ موجود ہے۔

(۱۰)

بينما كان جحا نائماً ذاتَ لَيْلَةٍ، رَأَى في مَنامِهِ أنَّ أحَدَ أصحابِهِ يُعْطِيهِ تِسْعَةَ دَرَاهِمَ ، فقال: يا أخي ! اِجْعَلْهَا عَشَرَةً كاملةً ، ولا تَنقُصْهَا دُونَ العَشَرَةِ ، فقال له الصَّدِيقُ : كَلَّا يا شيخُ! ليس مَعِيَ اللآنَ غيرُ هذه التِسعَةِ ، فَخُذْهَا وَ اشْكُرِ اللّٰهَ عليها

فأجابه جحا بِالْحَاحٍ: يا أخي! لماذا تُنْكِرُ فَضْلَ اللهِ عليك من أُجل دِرهَمٍ واحدٍ، اِنَّ الدَّراهِمَ كَثيرةٌ فى جَيْبِكَ ، و لن تَنْقُصَ ثَرْوَتُكَ اذا جَعلتَ التسعة عَشَرَةً.

و طال بينهما الجدالُ و النِّقَاشُ فى الحُلمِ، و لَمَّا ارْتَفَعَ صَوتُهُمَا،

صَحَا جحا من نومه ، و فتح عَيْنَيْه، فلم يَجِدْ فى يَدِهِ شيئاً ، لا تِسعة و لا عَشَرة ، و لم يَرَ الصديقَ أمامه ، و عِندَئِذٍ نَدِمَ نَدَماً شديداً ، و رجع الى فِرَاشِهِ و نَامَ ، و أَغْمَضَ عَينيهِ ، و مَدَّ يَدهُ و هو يقول: رَضِيتُ يا صاحِبِى بِتِسْعَةٍ ، هَاتِ ما سَمَحَتْ نفسُک به ، فَانّي لا أُحِبُّ أن يَحْدُثَ بيننا خِلَاف.

(۱۰) ایک دن جحا سو رہا تھا، اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کا ایک ساتھی اس کو نو درہم دے رہا ہے، اس نے کہا: میرے دوست! انہیں پورے دس کر دو، دس سے کم نہ دو، دوست نے کہا: ہر گز نہیں، میرے پاس اس وقت یہی نو درہم ہیں، تم اِنہیں لے لو، اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

جحا نے بڑی لجاجت سے کہا: میرے بھائی تم کیوں ایک درہم کی خاطر اللہ کی نعمت کی ناسپاسی کرتے ہو، تمہاری جیب میں بہت سارے درہم موجود ہیں اگر تم نو کے بجائے دس کر دو گے تو تمہاری دولت میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

خواب ہی میں جب تو تو میں میں اور بحث و مباحثہ دیر تک چلا، اور آوازیں بلند ہونے لگیں، تو جحا کی نیند ٹوٹ گئی، آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے، نہ نو درہم، نہ دس درہم، اس کا دوست بھی وہاں موجود نہ تھا، اب اسے بڑا پچھتاوا ہوا، آخر وہ دوبارا بستر پر لیٹ گیا اور سونے کے لئے آنکھیں بند کر لیں، اور ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا، میرے یار! مجھے نو درہم منظور ہے، لاؤ تمہارا جی جتنا دینے کا روادار ہے وہ دو، میں پسند نہیں کرتا کہ ہمارے بیچ کسی قسم کا اختلاف ہو۔

(۱۱)

أَهْدَى السُّلطَانُ الى جحا خاتَماً ثَمِيناً، لِأَنَّه أضحَكَهُ ليلةً كاملةً، و كان جحا يَعتَزُّ بِهذا الخاتَمِ، و يَفتخِرُ به أمام الناس، و فى إِحدَى الليالى رَاحَ يَتَوَضَّأُ فى بيته لِيُصَلِّيَ العِشَاءَ ، و لم يكن عنده مِصبَاحٌ ، فَوَقَعَ الخَاتَمُ مِن اِصْبَعِهِ ، فلم يُتِمَّ وُضُوءَهُ ، و لم يَبْحَثْ عن الخاتم فى المكان الذى وقع

فيه ، و إنما خرج من البيت ، و أخذ يبحث عنه في الطريق على ضوءِ المِصباح الذي يُنارُ في الشّارِع.

و كُلّما مرّ أحدٌ مِمّنْ يعرِفُهُ ، طلب منه أن يُساعِدَه بالبحث معه ، حتّى اجتمع عَددٌ من الجِيران ، و صاروا يبحثون و يُنقّبون ، و لكنّهم لم يَعْثُروا على الخاتَم ، و أخيراً سأله أحدُ الجيران : في أيّ مكانٍ وقع الخاتَمُ يا شيخ؟ إنّنا لم نُبقِ في الطريق مَوضِعاً لم نُفتّشْهُ؟ فأجابه جحا : إنّه وقع في البيت ، حيثُ كنتُ أتوضّأ ، فقالوا مُتعَجّبين : يا شيخُ! يَضِيعُ خاتَمُكَ في البيت ، و تَبحثُ عنه في الطريق ، و تُتعِبُ نفسَك و الآخَرين بِدُونِ أيّ فائدةٍ !! فالْتَفتَ اليه بِدَهشَةٍ و قال: عجباً لكم أيها الناسُ! ما أشدّ غفلتَكم ، خبّرُوني كيف أبحثُ عنه هناك في الظلام الدامِسِ؟

(١١) سلطان وقت نے جحا کو ہدیہ میں ایک قیمتی انگوٹھی دی ، کیونکہ اس نے بادشاہ کو رات بھر ہنسایا تھا ، جحا کو یہ انگوٹھی بڑی عزیز تھی اور لوگوں کے سامنے اس کی وجہ بڑے فخر کا اظہار کرتا تھا ، ایک رات عشاء کی نماز کے لے اپنے گھر میں وضوء کر رہا تھا ، اس کے پاس روشنی تھی نہیں ، اتنے میں انگوٹھی اس کی انگلی سے گر گئی ، انگوٹھی جہاں گری تھی وہاں اس نے اسے تلاش نہیں کیا ، بلکہ وہ گھر سے باہر نکل کر راستہ میں اس چراغ کی روشنی میں ڈھونڈھنے لگا جو (سرکاری) چراغ سڑک میں جلا کرتا تھا ، جان پہچان والوں میں سے جب بھی کوئی اس کے پاس سے گذرتا تو جحا اس سے ڈھونڈھنے میں مدد دینے کی درخواست کرتا ، دیکھتے ہی دیکھتے اس کے پڑوسیوں کی ایک بھاری تعداد اکھٹا ہوگئی اور لوگ لگن سے ڈھونڈھنے لگے ، لیکن انہیں انگوٹھی نہیں ملی ، آخر کار ایک پڑوسی نے پوچھا : شیخ بتایئے انگوٹھی کہاں گری ہے؟ ہم نے سڑک میں کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی جسے چھان نہ مارا ہو ، جحا نے کہا : وہ تو گھر میں وہاں گری ہے جہاں میں وضوء کر رہا تھا ، لوگوں نے حیران ہو کر کہا : شیخ تمہاری انگوٹھی گھر میں کھوئی ہے اور تم اُسے راستے میں تلاش کر رہے ہو ، بلا مطلب خود بھی پریشان ہو اور

دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہو، یہ سنا تو جحا ان کی طرف مڑا اور نہایت حیرانی سے کہا: حیرانی تو آپ لوگوں پر ہونی چاہئے، کیسے بے خبر ہیں آپ لوگ! خدارا بتائیے! میں وہاں اندھیرے میں کیسے تلاش کروں؟!

(١٢)

جلس جحا مرةً في أحدِ المَجَالِسِ، فسمع الناسَ يَتَحَدَّثُون عن الأموات، و يَصِفُون حَالَهُم عند الموت، و يقولون: حينما يموت الانسان تَبْرُدُ رِجلاهُ، و يَدَاهُ. و بعد أيّامٍ خرج جحا بحماره الى الجبل لِيَجْمَعَ حَطَباً، و كان ذلك في الشتاء، و كان البَرْدُ شديداً جداً، فلم يَمْضِ عليه الاّ وقتٌ قصيرٌ، حتّى شَعُرَ بِأنَّ الدَّمَ جَمَدَ في أطرافِهِ، و أحسّ برداً شديداً بجسمه كله، فَدَمَعَتْ عيناهُ و قال: إذَنْ أموتُ الآن كما يقول الناسُ، و نزل من فوقِ الحمارِ، و رَقَدَ على الأرضِ، و غَطّى نفسَهُ بِثِيَابِهِ كما يُغَطّى المَيّتُ، و هو يقول: حينما يَرانِي الناسُ هنا يَدْفِنُونَنِي و يُرجِعُون الحمارَ الى زوجتي.

و بعد قليلٍ، هَجَمَ ذِئبٌ على حماره، وَ افْتَرَسَهُ، و صار المسكينُ يَنْهِقُ و يَرْفُسُ، و لٰكِنّه لم يَتَخَلَّصْ من الذئبِ، فَكشفَ جحا وَجهَهُ، و نَظَرَ الى الذئبِ و قال: وَيْلٌ لك أيُّها الجَبانُ اتَفْتَرِسُ حماراً مسكيناً مات صاحِبُهُ، و اللهِ لو كُنتُ حَيّاً لَأرَيْتُكَ!

(١٢) کسی مجلس میں جحا بیٹھا ہوا تھا، لوگوں کو مردوں کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا، لوگ مرتے وقت کی حالت بیان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: آدمی جب مرتا ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، چند دنوں کے بعد جحا اپنے گدھے کو لے کر پہاڑ کی طرف نکل پڑا، تاکہ لکڑیاں جمع کر لائے، یہ سردی کا زمانہ تھا، اور ٹھنڈک بہت شدید تھی، ابھی زیادہ وقت نہ گذرا تھا کہ جحا نے محسوس کیا کہ خون اس کے ہاتھ پاؤں میں

منجمد ہوگیا ہے اوراس کے پورے وجود میں سردی سرایت کرگئی ہے (موت کے تصور سے)اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ، اس کو خیال ہوا کہ لوگوں کے کہنے کے مطابق اب میں مرنے والا ہوں، وہ گدھے کی پیٹھ سے اتر گیا اور زمین پر لیٹ گیا، جسم پر کپڑا ڈھانپ لیا جس طرح سے کہ مردے کوڈھانپ دیا جاتا ہے، اور سوچا کہ لوگ ہمیں دیکھیں گے، تو دفن کر دیں گے اور گدھے کو واپس لے جا کر میری بیوی کے حوالے کر دیں گے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک بھیڑیئے نے جحا کے گدھے پر حملہ کر دیا اور اس کا جسم پھاڑ ڈالا ، بیچارہ گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا رہا، ہاتھ پیر چلاتا رہا، لیکن بھیڑئے سے بچ نہ سکا، جحا نے اپنا چہرہ کھولا اور بھیڑیئے کی طرف دیکھ کر کہا: بزدل بھیڑیئے! تمہارا ستیاناس جائے! تم ایک لاچار اور مسکین گدھے پر جس کا مالک مر چکا ہے حملہ کر رہے ہو، اگر میں زندہ ہوتا تو (اپنا زور بازو) تمہیں دکھا دیتا۔

(۱۳)

خرج جحا مرةً الى السوق ، وقد ركب الحمارَ ، ووضع الخُرْجَ فوق كَتِفِهِ ، و كان الخُرجُ ثقيلاً ، فَسَالَ العِرقُ في جِسمِهِ كُلِّهِ ، فلمَّا رَآه النـاسُ ضَحِكُوا و قالوا : ما هذا يا جحا؟ ان العقلاء لا يصنعون هذا . ضَعْ الـخُرجَ على ظَهْرِ الحمارِ ، وَارْكَبْ فوقه، ولا تُتْعِبْ نَفْسَكَ بِحَمْلِهِ. فنظر اليهم بِسُخرِيَةٍ و اِبَاءٍ ، و قال هذا ظُلْمٌ تصنعونه أنتم ! تركبون الحمارَ و تَضَعُون عليه الخُرجَ ، أمَّا جحا فَرَجُلٌ عَادِلٌ ، رَحيمُ القلبِ، ركب الحمارَ وَ اسْتَرَاحَ ، فَيَجِبُ عليه أن يَحمِلَ الخُرُجَ عن الحمارِ و يُرِيحَهُ منه

(۱۳). جحا ایک مرتبہ بازار گیا، وہ گدھے پر سوار تھا اور چارے کی تھیلی (توڑا) اپنے کندھے پر لادے ہوئے تھا، یہ تھیلی بھاری بھرکم تھی، چنانچہ اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا، لوگوں نے دیکھا تو انہیں ہنسی آ گئی اور انہوں نے اس سے کہا: جحا یہ کیا؟ سمجھدار لوگ ایسا نہیں کرتے، تھیلی گدھے کی پیٹھ پر رکھ لو اور اس کے اوپر بیٹھ جاو، یہ بوجھ اٹھا کر خود کو نہ تھکاؤ۔

جحا نے ان کو بڑے استہزائیہ اور مغرورانہ انداز میں دیکھا اور کہا: یہ ظلم ہے اور آپ ہی لوگ ایسا ظلم کر سکتے ہیں کہ گدھے پر سواری بھی کریں اور اس پر تھیلی بھی لادلیا کریں، ..جحا تو انصاف پسند اور مہربان دلی انسان ہے گدھے پر سواری کرتا ہے اور راحت پاتا ہے، لہذا اس کا فرض بنتا ہے کہ تھیلی کو اس سے دور رکھے اور اس کے بوجھ سے اس کو آرام پہنچائے۔

طريقة الانشاء والكتابة

انشاء پردازی کا طریقہ

عربی زبان کیسے سیکھیں؟

(۱) - ابتدائی مرحلے میں طلبا عربی زبان کے الفاظ کا ایک خاطر خواہ ذخیرہ یاد کریں ،الفاظ کے انتخاب میں ان الفاظ کو ترجیح ہونی چاہیے جو عملی زندگی سے تعلق رکھتے ہوں، کم از کم پانچ ہزار الفاظ کا ضروری ذخیرہ آپ کی کاپی میں موجود ہونا چاہیے۔

(۲) - درسی وغیر درسی جو کتابیں بھی پڑھیں ان میں سے اچھے جملے اور عمدہ تعبیرات اخذ کر کے اپنی کاپی میں یکجا کریں۔

(۳) - عربی زبان کے ادبی شہ پارے باقاعدہ سمجھ کر یاد کریں۔

جس کی تفصیل حسب ذیل ہو سکتی ہے؛

(الف) قران کریم کے آخری تین پارے مع حلِّ لغات اور فہم آیات کے ساتھ حفظ کریں۔

(ب) کلام نبوت میں سے دس خطبے، سو جوامع الکلم، اور بیس ایسی احادیث جو امثال نبوی پر مشتمل ہوں یاد کریں۔

(ج) نامور خطبائے عرب کی چند مشہور تقریریں آپ اپنی کاپی پر نقل کیجئے اور ان کے بعض نمونے یاد کیجئے۔

(د) تقریباً دو سو مشہور ترین عمدہ اشعار جمع کیجئے اور بار بار ان کو دہراتے رہئے۔

(۴)- آپ اپنے معاشرے میں جہاں کہیں بھی ہوں اپنے ذہن کو سوالی بنایئے، اور اپنے اردگرد کی پھیلی ہوئے دنیا میں جس شئی کو دیکھئے اس کی عربی جاننے کی کوشش کیجئے اور ذہن پر زور دینے کے باوجود معلوم نہ کر سکیں تو لغت یا اپنے اساتذہ کی طرف رجوع کیجئے۔

(۵)- عربی بولنے کی مشق کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمت سے کام لیں اور اپنے طلبا ساتھیوں کے ساتھ ما فی الضمیر کوادا کرنے کی امکانی کوشش کریں، خواہ کتنی ہی غلطیاں کیوں نہ ہوں، اگر بہت جھجک محسوس کریں تو خود کلامی کی عادت ڈالیں، یعنی خود ہی ذہن میں سوال ابھاریں اور خود ہی جواب دینے کی کوشش کریں۔

(٦)- زبان وادب کے نام سے درس میں جو چیزیں پڑھائی جاتی ہیں صرف انہیں پر تکیہ نہ کرلیں، بلکہ جو کتابیں اس مقصد کے لئے نہیں پڑھائی جاتی ہیں ان سے بھی آپ عربی سیکھ سکتے ہیں، صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

(۷)- زبان وادب کی درسی کتابیں آپ پڑھتے ہیں، ان کا صرف ترجمہ جان لینا کافی نہیں ہے، بلکہ یہ دیکھنا ہوگا کہ اردو زبان کی تعبیر کو عربی زبان میں کیسے اور کس طرح ادا کی گئی ہے، ہر زبان کا اظہار جداگانہ اور اپنا مخصوص مزاج لئے ہوئے ہوتا ہے، اس مزاج سے واقفیت ضروری ہے۔

(۸)- دوسری زبانوں کی طرح عربی زبان میں بھی صلات سے واقفیت حاصل کرنے کا کوئی مسلم قاعدہ نہیں پایا جاتا، افعال کے صلات کا علم آپ کو کثرت مطالعہ اور خاصے مشق ومزاولت کے بعد ہی ہوگا، دوران درس ومطالعہ اور حلّ لغات کے وقت اس جانب توجہ رہے تو خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

(۹)- درسی کتابوں کے مالہ وما علیہ کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ عربی کتابوں کی عبارت خوانی بآواز بلند، مخارج کی صحت اور اعراب کی درستگی کے ساتھ بار بار کیا کریں۔

(۱۰)- اردو کی طرح عربی زبان عجلت کے ساتھ ادا کئے جانے کی متحمل نہیں ہو پاتی، یہاں ہر حرف کو مکمل ادا کرنا ہوتا ہے، جبکہ اردو کے بہت سے حروف بوقتِ ادائیگی کھا دئے جاتے ہیں، دونوں زبانوں کے مزاج اور ادائیگی میں بہت فرق ہے، جسے بہر حال ملحوظ رکھنا ہوگا۔

(۱۱) -عربی جلسوں میں ذوق وشوق کے ساتھ شرکت کریں، اور ہر بار نئے موضوع پہ تقریر کرنے کی کوشش کریں، بہتر ہو کہ کی جانے والی تقریر کی عبارت خوانی کسی استاد کے پاس کر لیجئے اور تقریر کرنے سے پہلے اس کے مفہوم ومدعا کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

کیا پڑھیں؟

کیا پڑھیں؟ کا جواب قاری کی ذہنی سطح اور علمی معیار و قابلیت کو سامنے رکھے بغیر دینا بے حد مشکل ہے، تاہم مرحلہ وار مطالعہ کے لئے چند کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے، آپ اپنی علمی بساط اور ذہنی قابلیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خود اپنے لئے بہتر انتخاب کر سکتے ہیں؛

قصّے، کہانیوں، آپ بیتیوں، روز ناچوں، ناولوں، ڈراموں، لطیفوں اور چٹکلوں کے مطالعے سے گفتگو والی زبان بہت زیادہ سیکھی جا سکتی ہے۔

قصہ گوئی کے فن میں کامل کیلانی نے بڑا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے، ان کی تصنیفات ہزاروں میں ہیں، آپ ۴۰--۵۰ کتابچے ضرور پڑھیں۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ کی کتاب قصص النبیین اگر آپ نے درس میں پڑھی ہو تب بھی زبان شناسی کے نقطۂ نظر سے دوبارہ مطالعہ کیجئے، ان کی دوسری شاہکار تصنیف الطریق الی المدینہ اپنے اسلوبِ نگارش میں یگانہ، دل آویز اور سرور انگیز ہے، اسے پڑھئے اور بار بار پڑھئے۔

احمد امین کو پڑھئے اور اس کے سہل شگفتہ اور رواں اسلوب کو اپنانے کی کوشش کیجئے۔

لطفی منفلوطی کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے اور اس کے شاہکار نمونوں کو اپنی کاپی میں نقل کیجئے۔

نجیب کیلانی نے اسلامی تاریخ اور اسلامی فکر و نظر کے حوالے سے متعدد، کامیاب، مقصدی اور ولولہ انگیز ناولیں لکھی ہیں جو فی الواقع ادب اسلامی کی زبردست خدمت ہے، ان کی کتابیں دستیاب ہوں تو ضرور مطالعہ کیجئے۔

پہلا مرحلہ

سلسلةُ القصصِ	كامل كيلاني
سلسلةُ القصصِ	جودةُ السحار
سلسلةُ القصصِ	محمد عطيه الأبراشي
قصصُ النبيين	أبو الحسن علي الندوي

حیاتی　　أحمد أمین

ماجدولین　　(نقلهُ) مصطفی لطفی المنفلوطی

الشاعر　　//　　//

القراء ةُ الراشدةُ　　أبو الحسن علی الندوی

القراء ة الرشیدةُ　　وزارةُ المعارف مصر

القراء ةُ الواضحةُ　　وحید الزمان کیرانوی

دروسُ اللغةِ العربیةِ　　ف .عبد الرحیم

صور من حیاةِ الصحابةِ　　عبد الرحمن رافت پاشا

صور من حیاةِ التابعین　　//　　//

قاتلُ حمزة　　نجیب الکیلانی

لیلُ الخطایا　　//　　//

الطریق الطویل　　//　　//

أرضُ الأنبیاء　　//　　//

النداء الخالد　　//　　//

عذراء القریهِ　　//　　//

الطریق إلی المدینةِ　　//　　//

روعةُ البیانِ فی الحوار القصصی　　محمد علاء الدین الندوی

دوسرا مرحلہ

اس مرحلے میں مندرجہ ذیل ادباء اور نامور اہل قلم کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا:

النظرات (٣ أجزاء)　　مصطفی لطفی منفلوطی

العبرات (٣ أجزاء)　　//

صور و خواطر	شیخ علی طنطاوی
قصص من التاریخ	//
رجا ل من التاریخ	//
نور الله	نجیب الکیلانی
الأیام (۳ أجزاء)	طه حسین
علی هامش السیرةِ	//
الوعد الحق	//
شجرةُ البؤس	//
عبقریات	عباس محمود عقاد
اقبال الشاعر الثائر	نجیب الکیلانی
الاسلامیَّةُ والمذاهبُ الأدبیَّةُ	نجیب کیلانی
إذا هبَّتْ ریحُ الإیمان	الشیخ ابو الحسن علی الندوی
مذکراتُ السائح فی الشرق العربی	الشیخ أبو الحسن الندوی
من نهر کابل إلی نهر یرموک	//
الإسلام علی مفترق الطرق	محمد أسد
شهداء الإسلام	أحمد متعال
شهداء الإسلام	علی سامی النشار
زعماء الاصلاح	أحمد أمین

تیسرا مرحلہ

اس مرحلے میں مندرجہ ذیل کتابوں کے مطالعے سے آپ کا علمی اور ادبی ذوق ایک معیار مطلوب تک پہنچ جائے گا؛

وحی القلم (۳ أجزاء)	مصطفی صادق الرافعی

وحی الرسالة	أحمد حسن زيات
فجر الإسلام	أحمد أمين
ضحى الإسلام	//
ظهر الإسلام	//
فيضُ الخاطر (۹أجزاء)	//
أمراء البيان	كرد علی
القديم و الجديد	//
كنوز الأجداد	//
التصوير الفنّی فی القرآن	سيد قطب
منهجُ الفن الإسلامی	محمد قطب
روائع اقبال	أبو الحسن علی الندوی
حديثُ الأربعاء	طه حسين
الرسالةُ المحمَّديةُ	سيد سليمان الندوی

اس مرحلے میں آپ طہ حسین کی تصنیفات، توفیق الحکیم اور نجیب محفوظ کی ان ناولوں کا بھی ناقدانہ مطالعہ کر سکتے ہیں جو اسلامی تہذیب اور اس کی قدروں کو زک پہنچاتی ہیں، پہلے اور دوسرے مرحلے میں ان جیسے ادیبوں کو پڑھنا خطرے سے خالی نہیں۔

انشا پردازی کیسے سیکھیں

پہلا مرحلہ

اوّلاً: نحوی قواعد کے مطابق اردو کے جملوں کو عربی میں منتقل کریں، معلم الانشاء حصہ اول سے مدد لیجئے اور ہر اردو تمرین کے تحت جتنے جملے دیے گئے ہیں اتنے ہی جملوں کا آپ اپنی جانب سے اضافہ کر کے ترجمہ کیجئے۔

ثانیاً: درسی وغیر درسی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی اچھا سا جملہ نظر آ جائے تو

اسی طرز پہ بے شمار جملے لکھئے (ڈھالئے) مثلاً آپ نے ایک جملہ پڑھا؛

عجباً للذين لا يجدون الفرصةَ لأداءِ الصلواتِ.

اس طرز پر اس طرح کے جملے آپ اپنی طرف سے لکھ سکتے ہیں؛

عجباً للذين لا يسأمون لذائذَ الحياةِ.

عجباً للذين لا يمتنعون عن إرتكابِ المعاصی.

عجباً للذين لا يبذلون أقصى جهودهم لبناءِ مستقبلهم الزاهرِ.

ثالثاً؛ کتابچے اور رسائل وجرائد میں کوئی وقیع مضمون پڑھیں تو اس کی تلخیص کریں، تلخیص کا فن مضمون نگاری کی سمت پہلا قدم ہے، کسی بھی مضمون کی تلخیص دو طرح سے ہو سکتی ہے؛

(ا) مصنف ہی کے الفاظ وتعبیرات میں تلخیص۔

(ب) مصنف کے مفہوم ومعنی کی اپنی زبان میں تلخیص۔

رابعاً؛ روز مرّہ پیش آنے والے مشاہدات اور خود کے ساتھ پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے واقعات کو عربی میں لکھیں، بہتر ہو کہ روزنامچہ لکھنے کی عادت ڈالیں۔

خامساً؛ کسی عربی لغت کا کتاب کی طرح سے لگن اور سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کریں، میری ناقص رائے میں **المعجمُ الحی** کا مطالعہ طلبا کے لئے مفید ہوگا، یہ ایک مختصر عربی لغت ہے جس میں لفظ کی مختصر تشریح کے ساتھ ساتھ ایک ایک مثال بھی دے دی گئی ہے۔

دوسرا مرحلہ

اولاً؛ معیاری جملوں کا ترجمہ کریں اور پہلے مرحلے میں ذکر کئے گئے نکات کی روشنی میں اپنے معیار کو ترقی دیں۔

ثانیاً؛ ابتدا میں ہلکے پھلکے موضوعات پہ مضمون نگاری کی مشق کریں، پھر تدریجاً علمی موضوعات کی سمت آئیں، یہاں معلم الانشاء حصہ اول ودوم سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ثالثاً؛ جن کتابوں کا مطالعہ کریں ان کے مفہوم (لب لباب) کو نہایت اختصار کے ساتھ اپنی کاپی میں قلم بند کریں۔

رابعاً؛ مختلف مشہور دینی شخصیات پہ تعارفی مضامین لکھنے کی ابتدا کریں (اگر چہ بادی النظر میں یہ آسان ہے مگر حقیقت میں سیرت نگاری کا حق ادا کرنا سب سے دشوار امر ہے۔

خامساً؛ اس مرحلے میں خطوط نویسی پر زور دیجئے اور روزنامچہ (مذکرّہ) یا آپ بیتی پابندی سے لکھتے رہئے۔

تیسرا مرحلہ

اس مرحلے میں آپ کو مضمون نویسی اور مقالہ نگاری کی مشق کے علاوہ معیاری ،موثر اور سلیس ادبی زبان میں کتابوں کے ترجمے اور ترجمانی کا کام کرنا ہے،مگر اس سے پہلے چند معرکۃ الآرا تصنیفات اور ان کے ترجمے کو سامنے رکھ کر دونوں کا ایک ساتھ دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کرلیں ،راقم اپنی ناقص رائے میں **ماذا خسِر العالم بإنحطاطِ المسلمین، معالم فی الطریق** اور **مبادئ الإسلام** اور ان کے ترجمے کے مطالعے کا مشورہ دے گا، ان کے اردو اور انگریزی ترجمے بآسانی دستیاب ہیں ،اگر آپ کو تینوں زبانوں سے شغف ہو تو تینوں کو ایک ساتھ رکھ کر پڑھئے۔

اب جبکہ آپ علمی موضوعات پہ قلم اٹھانے اور انشایئے تخلیق کرنے کی پوزیشن میں ہیں، لہذا سب سے پہلے اپنے مضمون کا انتخاب کرنے کے بعد اس پر قدیم وجدید مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے ان میں سے قابلِ ذکر کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں اور جب موضوع پر ایک حد تک حاوی ہو جائیں تو نوکِ قلم کو حرکت دیں، اور اعتدال کے ساتھ فکر وخیال کو صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیں، ذیل میں چند مفید مشورے دئے جاتے ہیں۔

انشاپردازی کے چند رہنما اصول

(۱) اپنے موضوع کے انتخاب اور اس کے مختلف پہلوؤں پر غور وفکر کے بعد اس کے ممکنہ اہم عناصر ترتیب دیں، پھر گہرے مطالعے، عمیق فکر اور اہلِ علم سے تبادلۂ خیال کے بعد ہر ہر جز پر اپنی کاوش کا اظہار کریں۔

(۲) زبان سلیس سادہ اور موثر ہو، پر تکلّف اور پیچیدہ الفاظ کے استعمال سے

گریز کریں۔

(۳) خواہ مخواہ اپنی تحریر میں متروک الاستعمال اور نامانوس الفاظ کا انبار جمع نہ کریں کہ ان کے بوجھ تلے معانی دب کر رہ جائیں۔

(۴) از اول تا آخر پورے مضمون میں منطقیانہ ترتیب قائم رکھیں، اس طرح کہ ہر فقرہ دوسرے فقرے سے اور ہر ماسبق اپنے لاحق سے لڑی کے دانوں اور ایک جسم کے اعضاء کی طرح سے مربوط ہو۔

(۵) غیر ضروری مترادفات کے استعمال سے اپنی تحریر کو پاک رکھیں، موضوع اور ہیئت دونوں ہی کو متوازن رکھیں، نیز غیر ضروری طوالت اور ناقص اختصار سے پرہیز کریں۔

(۶) انشا پردازی کی خوبی یہ ہے کہ فطرتِ انسانی اور جذباتِ انسانی کو اپیل کر سکے، اس کے لئے ضروری ہے کہ عام فہم انداز میں اظہار مافی الضمیر کیا جائے، لیکن بازاری زبان اور گھٹیا اسلوب سے پرہیز ضروری ہے۔

(۷) تحریر و قلم اور افہام و تفہیم پیغام رسانی کا ذریعہ ہیں، لہذا جو کچھ لکھا جائے دوسروں کو سامنے رکھ کر لکھا جائے۔

(۸) از ابتدا تا انتہا مضمون کے مرکزی نقطے سے ہٹنے نہ پائیں اور ہر آن اپنے موضوع کی اہمیت کا خیال رکھیں۔

(۹) علاماتِ وقف و فواصل (قواعدِ املا) کا دقت بینی سے اہتمام کریں۔

(۱۰) اپنے موضوع کو کسی نتیجے تک پہنچا کر ختم کریں اور تمہید اور خاتمے کے درمیان منطقی ربط اور نتیجہ خیزی پیدا کریں۔

(۱۱) اہلِ زبان کے محاورے، موثر و شگفتہ جملے، فصیح و بلیغ ترکیبیں، اساتذۂ فن کے موزوں اشعار، اہلِ فکر و نظر کے اقوال اور قرآن و حدیث کی واضح ہدایات سے اپنی بات کو موثر بنانے کی کوشش کریں۔

انشا پردازی کے چند ضروری شرائط

۱) خارجی مطالعے کی عادت ڈالیں اور معیاری ومقصدی کتب ورسائل کا مطالعہ جی لگا کر کریں۔

۲) اہلِ علم اورارباب ذوق کی صحبت سے فیض حاصل کر کے اپنے علمی اورادبی ذوق کوفروزاں اوراپنی تنقیدی صلاحیت کو پروان چڑھائیں۔

۳) متعلقہ موضوع پر زیادہ سے زیادہ ٹھوس معلومات جمع کرنے کی سعی کریں۔

۴) ہر مطالعہ، یا مشاہدہ، یا مکالمہ کے حسن وقبح پہ غور کرنے کی عادت ڈالیں۔

۵) متعلقہ موضوع کے حوالے سے کوئی نئی چیز قاری کو دینے کی کوشش کریں اور تکرار کی کلفت سے دور رہیں، ہاں اگر تکرار کی غرض تذکیر ہو تو پھر جدّت آفریں اسلوب اور موثر طرزِ نگارش اپنائیں۔

آخر میں یہ نہ بھولئے کہ آپ ایک زندہ قوم اور ایک بین الاقوامی اسلامی جماعت کے ممبر اور سپاہی ہیں، یعنی آپ اس کے پیغام کے امین وعلمبردار ہیں، لہذا آپ کی زبان وقلم اور ساری صلاحیت وتوانائیوں کو اسی پیغام کا خادم ہونا چاہئے۔

السيرة الذاتية (پہلا نمونہ)

محمد علاء الدين الندوى

سنة الميلاد ١٩٥٧م، رانشى، جهارخند

● شهادات نالها

١-الدراسة الابتدائية .دار العلوم إسلام نغر رانشى جهارخند ١٩٦٧م

٢-الدراسة المتوسطة.مدرسةالاصلاح سرائمير أعظم جراه ١٩٧١م

٣-الدراسة الثانوية. دار العلوم ندوة العلماء لكناؤ ١٩٧٤م

٤-نال شهادة العالمية فى علوم الشريعة-دار العلوم ندوة العلماء ١٩٧٦م

٥-نال شهادة الفضيلة فى الأدب العربى -دار العلوم ندوة العلماء ١٩٧٨م

٦-عاش فى خدمة سماحة الشيخ أبى الحسن على الحسنى الندوى .رحمه الله تعالىٰ.مدة سنة ونصفها

-نال شهادة الليسانس فى اللغة العربية من الجامعة الاسلاميه بالمدينة المنورة ١٩٨٣م

٨-نال شهادة تدريب الأئمة والدعاة والخطباء والمدرسين ،مكة المكرمة ١٩٨٥م

٩-نال شهادة الثانوية (بالأدب الانجليزى فقط)ليبريا،غرب أفريقيا ١٩٨٦م

١٠-نال شهادة الماجستر فى اللغة العربية وآدابها جامعة لكناؤ. الهند ١٩٩٩م

● وظائف إشتغلها

١ .الاشتغال بالتدريس والدعوة فى ليبريا (غرب أفريقيا) ١٩٨٦ - ١٩٨٨م

٢ .التدريس فى الجامعة الاسلاميه تعليم الدين دابيل. غوجرات ١٩٨٩-١٩٩٦م

٣ .التدريس فى كلية اللغة العربية بدار العلوم ندوة العلماء منذ يونيو ١٩٩٦م

٤ .مدير التحرير لمجلة "بانگ حراء" الشهرية ،لكناو. منذ٢٠٠٣م

٥ .رئيس مجلس العلم والعرفان (للنشر والتوزيع)،لكناؤ،رانشى

٦ .الامين العام لجامعة المسلمات إسلام ناغور،رانشى جهارخند

٧ .استاذ زائر لالقاء المحاضرات فى الادب العربى فى الجامعة الاسلامية شانتا فورم كيرالا،الهند

● عدد تاليفات مطبوعة (١٤)

● عدد الندوات والمؤتمرات التى سلهم فيها مع تقديم الأوراق (٣٠)

عنوان المراسلة: ندوة العلماء، ص. ب ٩٣، لكناؤ. (الهند)

البريد الالكترونى: alauddinnadwi@yahoo.co.in، الجوال: +919839449925

السيرة الذاتية (دوسرا نمونه)

- **معلومات شخصية**

الإسم:

الجنسية :

تاريخ الميلاد:

مكان الميلاد:

العمر:

هاتف منزل: هاتف جوال:

الوظيفة: الجهة:

- **الأهداف:**

نوع الهدف:

- **المؤهلات العلمية :**

المؤهل: تاريخه: التقدير:

الجامعة / المعهد الكلية: التخصص:

- **الدورات التدريبية و الندوات و المحاضرات:**

البرنامج: تاريخه: المركز:

محتويات البرنامج:

- **الخبرات العلمية:**

الوظيفة: الشركة: الفترة:

- **العضويات و اللجان المشارك فيها:**

اللجنة / الجمعية نوع العضوية:

- **مهارات أخرى:**

نوعية المهارات:

- **اللغات:**

العربية: التحدث: القراءة: الكتابة

الإنكليزية: القراءة : الكتابة

لغات وأخرى:

- **المراجع:**

الإسم: رقم الجوال:

العنوان:

البريد الإلكتروني:

و الله ولى التوفيق.

بيانات شخصية . ذاتی تفصیلات

(personal notes)

Name	نام	الإسم:
Home Telephone	گھر کا ٹیلی فون	تليفون المنزل
Adress	پتہ	العنوان
work Adress	آفس کا پتہ	عنوان العمل
Work Telephone	آفس کا ٹیلی فون نمبر	رقم تليفون العمل
Work Fax	آفس کا فیکس نمبر	رقم فاكس العمل
e-mai Address	ای میل کا پتہ	عنوان البريد الإلكتروني
Mobile	موبائل نمبر	رقم الجوال
Car registration	گاڑی کا رجسٹریشن نمبر	رقم تسجيل السيارة
Driving Licence	ڈرایونگ لائسنس	رخصة القيادة
NI Number	ملکی انشورنس نمبر	رقم التأمين الوطني
Passport No	پاسپورٹ نمبر	رقم جواز السفر
Doctor Telephone	ڈاکٹر کا نمبر	تليفون الطبيب/الدكتور
Blood Group	بلڈ گروپ	مجموعة فصيلة الدم
Allergies	الرجک کی قسمیں	أنواع الحساسيات
In case of emergency, please call	ہنگامی صورت حال میں اس پتے پر اطلاع کریں	في حالة الطوارئ يرجى تبليغ
Name	نام	الإسم
Adress	پتہ	العنوان
Telephone	ٹیلی فون نمبر	رقم التليفون
Mobile No.	موبائل نمبر	رقم الجوال

يا الله

ع. حسان

انّـــي دَعـــوتُكَ يَـــا الـــلَّـــهُ مُبْتَهِلاً

اَحْسَسْـــتُ قُـــرْبَكَ إِذْ أدْعُـوكَ يَـــا اللَّـــهْ

أُمـــرّغُ الـــوَجْـــهَ مِـــن وَجْـــدٍ وَمِـــنْ ضَـــرَعٍ

والـــقـــلـــبُ يهتفُ فـــى الأضـــلاع يـــا الـــلـــهْ

أنـــا الـشـقـــىُّ بـــآثـــا مـــى وقـــد كثُـــرتْ

فَـــابْسُـــطْ يـــمينك بـــالـــغـــفـــران يـــا اللـــهْ

أنـــا الـــغـــريـــقُ بـــأحـــزانـــى ولا لَـجَـــأً

إلا إليك مـــن الأحـــزان يـــا الـــلـــهْ

أنـــا الـــغـــريـــبُ فـــلا أهـــلٌ ولا وطـــنٌ

أنـــت الـــعـــزاءُ مـــن الأحبـــاب يـــا الـــلـــهْ

يـــا ربِّ، حبُّك أضـــنـــا نـــى وسهّـــدنـــى

فَـــانْـــظُـــرْ إلـــىّ بـــفـــضـــلٍ مـــنـــك يـــا الـــلـــهْ

لا تـــتـــركـــنّـــى وحـــيـــداً دونـــمـــا ســـنـــدٍ

فـــأنـــت قـــصـــدى وأنـــت الـــعـــونُ يـــا الـــلـــهْ

فهرست

من أجل تواصُلٍ بنّاءٍ بين المؤلف و القارى

إلى حضرة /السيد القارى العزيز المحترم ! السلام عليكم و رحمة الله و بركاته
نشكر لك اقتناءك كتابنا "التعبيرات المختارة" ، و نرغب فى تواصل بنّاء بين المؤلف و القارى، و بإعتبار أن رأيك مهم ، و باعث كبير على تطوير هذه المجموعة يسعدنا أن ترسل إلينا بملاحظاتك القيمة بملإ هذه الإستمارة لكى ندفع بمسيرتنا إلى الأمام فى ضوء ها. فهيا بفضلك بإستيفاء البيانات التالية:

- الإسم الكامل: الوظيفة:
  المؤهل التعليمى: السن:
  الحى: المدينة:
  الشارع: ص،ب
- ١- من أين عرفت هذا الكتاب؟
  أثناء زيارتك المكتبة،أوترشيح من أستاذ،أومن صديق.
  ٢-ما رأيك فى الكتاب؟
  ٣-ما رأيك فى إخراج الكتاب، و سعره؟
  ٤- ما رأيك فى منهج الكتاب ، و عرضه، و تنسيقه، و طبعه؟
  ٥- ما رأيك فى مواد الكتاب، و كيف يمكن إثراؤه؟
  ٦-هل يحتاج الكتاب إلى إضافة شيئ أو حذف شيئ؟
  ٧- ما هى الفصول و الموضوعات التى تمكن زيادتها إلى الكتاب ؟
  ٨- ما رأيك فى حجم الكتاب، و ورقه، و حروفه(fount)و إخراجه؟
  ٩- ما هى المقترحات فى نظركم فى تحسين هذا الكتاب؟

نحن نرحب بكل نوع من الإقتراحات الجادة البناء ة التى تخدم اللغة العربية و علومها ، و نحاول تحقيقها حسب الإمكانيات بإذن الله تعالى. نرجو الإجابة

و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

(مولف کتاب ہٰذا اور قاری کے درمیان)
علمی تعلق ووابستگی کی خاطر

جناب/محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے ''منتخب تعبیرات'' کا انتخاب کیا، ہماری خواہش ہے کہ مولف اور قاری کے درمیان علمی اور تعمیری تعلق برقرار رہے، چونکہ آپ کی رائے بڑی اہمیت کی حامل ہے اور بڑی تحریک پیدا کرسکتی ہے اس لیے ہماری تمنا ہے کہ آپ اس فارم کے ذریعے اپنے قیمتی مشوروں سے ہمیں نوازیں تاکہ اس علمی سفر میں ہم آگے بڑھ سکیں۔ تو برائے مہربانی جواب دینے کی زحمت کریں:

مکمل نام و پتہ:

مشغولیت/کام کی نوعیت:

علمی صلاحیت: عمر:

ٹیلی فون: موبائل: ای میل:

۱- یہ کتاب آپ کو کہاں سے اور کیسے ملی؟

۲- کتاب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۳- کتاب کی آئندہ طباعت اور پیش کش کے بارے میں کیا مشورہ دینا پسند کریں گے؟

۴- کتاب کی موجودہ پیش کش، طباعت اور اس کی قیمت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

۵- کتاب کے طریقۂ کار، ترتیب اور موضوعات کے بارے میں اپنے مفید

مشوروں سے نوازیں؟

۶- کتاب کو زیادہ مفید، نتیجہ خیز اور کار آمد بنائے جانے کے بارے میں آپ کا کیا مشورہ ہوگا؟

۷- آپ کے خیال میں کتاب میں کن چیزوں (موضوعات) کا اضافہ ہونا چاہئے؟

۸- کتاب کی ضخامت، کاغذ، کمپوزنگ (فاؤنٹ) اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے ضرور پیش فرمائیں؟

عربی زبان وعلوم کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں آپ جس قسم کے سنجیدہ اور تعمیری مشوروں سے نوازیں گے ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے اور حسب استطاعت عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

والسلام

(مولف) محمد علاء الدین ندوی

Postal Address:
Mohd.Alauddin Nadwi
Po.Box.93
Nadwatul Ulama,Lucknow
Pin Code.226007
U.P.India.

Mob:+91-9839449925
e-mail:manadwi@outlook.com

مصنف کی دیگر مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہیں

(۱) **فصل الخطاب (الجزء الاول)**

عربی کی ۳۸ تقاریر کا مجموعہ

(۲) **فصل الخطاب (الجز الثانی)**

عربی کی ۳۳ تقاریر کا مجموعہ

(۳) منتخب تعبیرات (ساتواں ایڈیشن)

قدیم وجدید عمدہ تعبیرات کا مجموعہ

(۴) ذرا قرن اول کو آواز دینا (پانچواں ایڈیشن)

(۵) جہیز اور اسلام (دوسرا ایڈیشن)

جہیز کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء کتاب

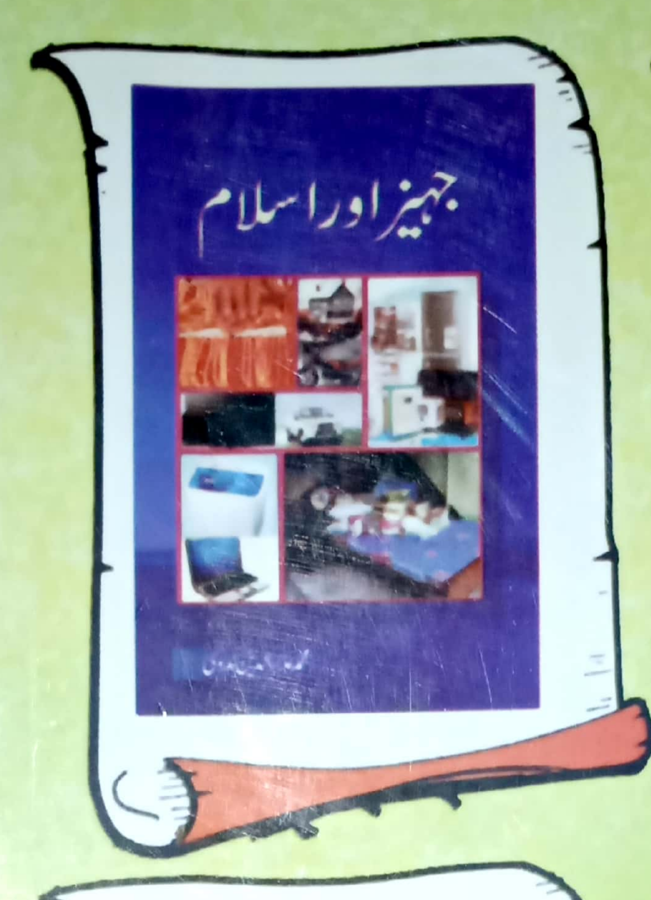
(۶) سحر البیان (حصہ اول)

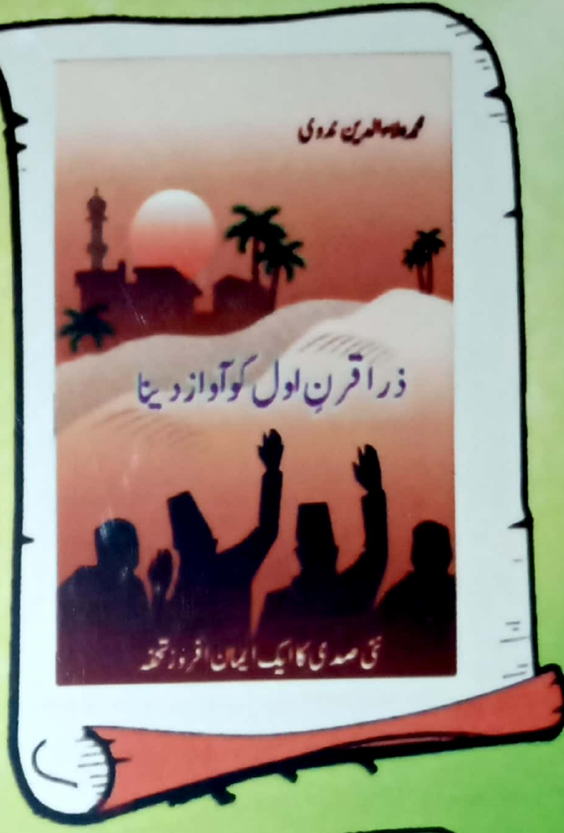
بچوں کیلئے عربی زبان کی نظمیں

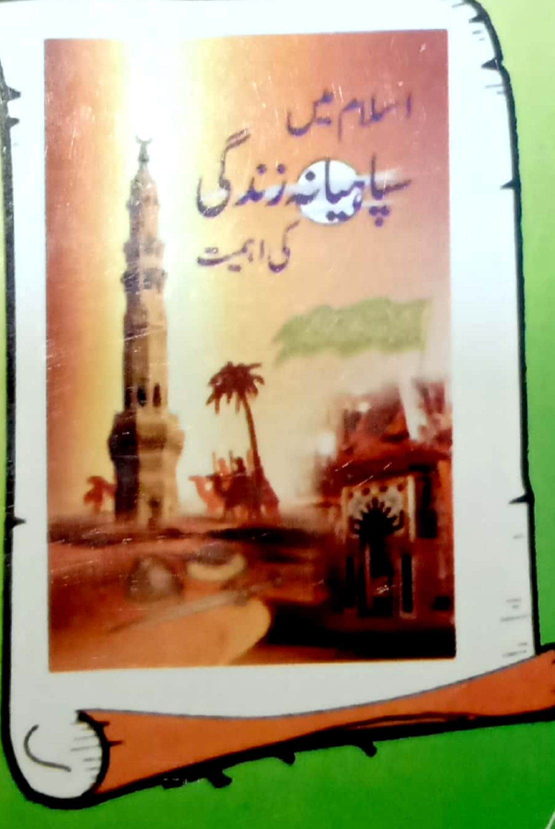
ناشر

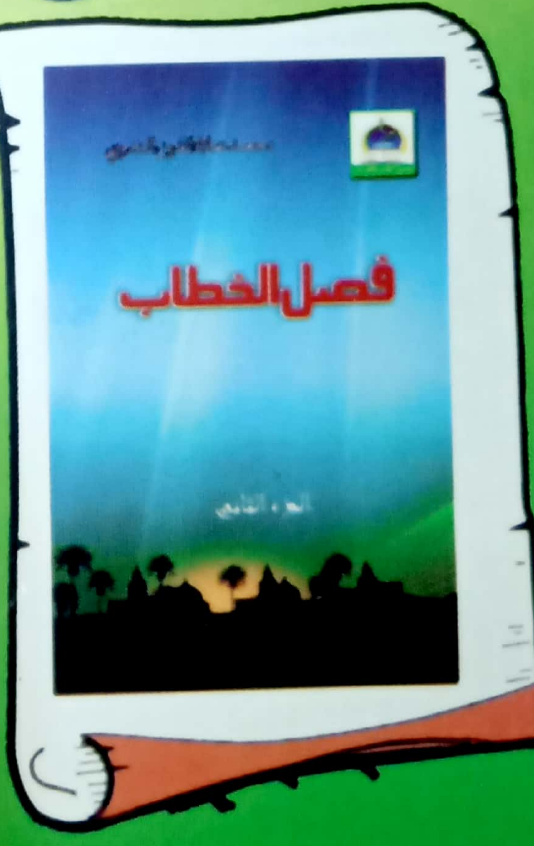
مجلس علم وعرفان، لکھنؤ

موبائل: 9839449925









ناشر

مجلس علم و عرفان، لکھنؤ

موبائل: 9839449925

Designed & Printed at : Mashhud Enterprises, Lko.

Mobile : 9839133588, 9451947786

Rs. 160/-